Postal Reg.No.GDP/001/2016-18

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 65

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly BADAR Qadian

شمارہ 1-2

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

26 ربیع الاوّل-3 ربیع الثانی 1437 ہجری قمری   14-7 صلح 1395 ہجری شمسی   14-7 جنوری 2016ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔ حضور انور نے مورخہ 8 جنوری 2016 کو مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور انور نے وقف جدید کے نئے سال کا اعلان فرماتے ہوئے احباب جماعت کی مالی قربانیوں کے بعض ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین۔

دیکھو مَیں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ہزاروں نشان میری تصدیق کے ظاہر ہوئے ہیں اور ہو رہے ہیں اور آئندہ ہوں گے اگر یہ انسان کا منصوبہ ہوتا تو اِس قدر تائید اور نصرت اس کی ہرگز نہ ہوتی اور یہ امر انصاف اور ایمان کے برخلاف ہے کہ ہزاروں نشانوں میں سے جو ظہور میں آ چکے صرف ایک یا دو امر لوگوں کو دھوکہ دینے کیلئے پیش کرنا کہ فلاں فلاں پیشگوئی پوری نہیں ہوئی

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود ومہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

میرے ہی زمانہ میں رمضان کے مہینہ میں کسوف خسوف ہوا۔ میرے ہی زمانہ میں ملک پر موافق احادیث صحیحہ اور قرآن شریف اور پہلی کتابوں کے طاعون آئی۔ اور میرے ہی زمانہ میں نئی سواری یعنی ریل جاری ہوئی۔ اور میرے ہی زمانہ میں میری پیشگوئیوں کے مطابق خوفناک زلزلے آئے تو پھر کیا تقویٰ کا مقتضا نہ تھا کہ میری تکذیب پر دلیری نہ کی جاتی؟

دیکھو مَیں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ہزاروں نشان میری تصدیق کے ظاہر ہوئے ہیں اور ہو رہے ہیں اور آئندہ ہوں گے اگر یہ انسان کا منصوبہ ہوتا تو اِس قدر تائید اور نصرت اس کی ہرگز نہ ہوتی اور یہ امر انصاف اور ایمان کے برخلاف ہے کہ ہزاروں نشانوں میں سے جو ظہور میں آ چکے صرف ایک یا دو امر لوگوں کو دھوکہ دینے کیلئے پیش کرنا کہ فلاں فلاں پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ اَے نادانو! اور عقل کے اندھو! اور انصاف اور دیانت سے دور رہنے والو! ہزارہا پیشگوئیوں میں سے اگر ایک یا دو پیشگوئیوں کا پورا ہونا تمہاری سمجھ میں نہیں آ سکا تو کیا تم اِس عذر سے خدا تعالیٰ کے سامنے معذور ٹھہر جاؤ گے۔☆ توبہ کرو کہ خدا کے دن نزدیک ہیں اور وہ نشان ظاہر ہونے والے ہیں جو زمین کو ہلا دیں گے۔

یہ تو خدا کے نشان ہیں جو مَیں پیش کرتا ہوں۔ مگر تم سوچو کہ اس مخالفت میں تمہارے ہاتھ میں کونسی دلیل ہے بجز اِس کے کہ ایسی حدیثیں پیش کرتے ہو جن کے مخالف قرآن شریف گواہی دیتا ہے اور جن کے مخالف حدیثیں بھی موجود ہیں اور جن کے مخالف واقعات اپنا چہرہ دکھلا رہے ہیں۔ وہ دجّال کہاں ہے؟ جس سے تم ڈراتے ہو مگر لَا الضَّآلِّیۡنَ والا دجّال دن بدن دنیا میں ترقی کر رہا ہے اور قریب ہے کہ آسمان و زمین اس کے فتنہ سے پھٹ جائیں۔ پس اگر تمہارے دلوں میں خدا کا خوف ہوتا تو سُورۃ فاتحہ پر غور کرنا ہی تمہارے لئے کافی تھا۔ کیا یہ ممکن نہ تھا کہ جو کچھ تم نے مسیح موعود کی پیشگوئی کے معنی سمجھے ہیں وہ صحیح نہ ہوں۔ کیا ان غلطیوں کے نمونے یہود اور نصاریٰ میں موجود نہیں ہیں پھر تم کیونکر غلطی سے بچ سکتے ہو۔ اور کیا خدا کی یہ عادت نہیں ہے کہ کبھی وہ ایسی پیشگوئیوں سے اپنے بندوں کا امتحان بھی لیا کرتا ہے جیسا کہ توریت اور ملاکی نبی کی پیشگوئی سے اور انجیل کی پیشگوئی سے یہود ونصاریٰ کو امتحان میں ڈالا گیا۔ سو تقویٰ کے دائرہ سے باہر قدم مت رکھو کیا جیسا کہ یہود نے اور اُن کے نبیوں نے سمجھا تھا آخری نبی بنی اسرائیل میں سے آیا یا الیاس نبی دوبارہ زمین پر آ گیا؟ ہرگز نہیں بلکہ یہود نے دونوں جگہ غلطی کھائی۔ پس تم ڈرو کیونکہ خدا تعالیٰ تمہیں سورہ فاتحہ میں ڈراتا ہے کہ ایسا نہ ہو کہ تم یہود بن جاؤ۔ یہود بھی تمہارے دعویٰ کی طرح ظاہر الفاظ کتاب اللہ سے متمسک تھے۔ مگر بوجہ اِس کے کہ حَکَمۡ کی بات کو انہوں نے نہ مانا اور اُس کے نشانوں سے کچھ فائدہ نہ اُٹھایا مواخذہ میں آ گئے اور اُن کا کوئی عذر سنا نہ گیا۔

یہ نکتہ بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ساتویں صدی پر مبعوث ہوئے تھے کیونکہ خدا تعالیٰ نے دیکھا کہ ساتویں صدی تک بہت سی گمراہی عیسائیوں اور یہودیوں میں پیدا ہو گئی تھی۔ سو خدا تعالیٰ نے دونوں قوموں کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بطور حَکَمۡ مبعوث فرمایا۔ مگر جو مسلمانوں کیلئے حَکَمۡ مقدر تھا اُس کے ظہور کی میعاد پہلی میعاد سے دو چند کی گئی یعنی چودھویں صدی۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ عیسائی تو صرف ساتویں تک بگڑ گئے مگر مسلمانوں کی حالت میں اس مدّت کے دو حصّہ میں پہنچ کر فتور آئے گا اور چودھویں صدی کے سر پر اُن کا حَکَمۡ ظاہر ہوگا۔

☆ اگر خدا تعالیٰ کے نشانوں کو جو میری تائید میں ظہور میں آ چکے ہیں آج کے دن تک شمار کیا جائے تو وہ تین لاکھ سے بھی زیادہ ہوں گے پھر اگر اس قدر نشانوں میں سے دو تین نشان کسی مخالف کی نظر میں مشتبہ ہیں تو اُن کی نسبت شور مچانا اور اس قدر نشانوں سے فائدہ نہ اُٹھانا کیا یہی ان لوگوں کا تقویٰ ہے کیا انبیاء کی پیشگوئیوں میں اس کی نظیر نہیں ملتی؟ منہ

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 48-49)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے محض لِلّٰہ عقدِ اخوت اور محبت کی کوئی مثال اگر دی جاسکتی ہے تو وہ حضرت مولانا حکیم نورالدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مثال ہے
تمام دنیوی رشتوں سے بڑھ کر بیعت کا حق ادا کرتے ہوئے اگر کسی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے رشتہ جوڑا تو اس کی اعلیٰ ترین مثال حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی ہے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 13 رنومبر 2015ء بطرز سوال وجواب
بمطابق منظوری سیّدنا حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عشق اور محبت کا تعلق تھا اس بارے میں حضور انور نے کیا بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جو عشق اور محبت کا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے تھا اسے ہر وہ احمدی جس نے آپ کے بارے میں کچھ نہ کچھ پڑھا ہو یا سنا ہو جانتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے محض لِلّٰہ عقدِ اخوت اور محبت کی کوئی مثال اگر دی جاسکتی ہے تو وہ حضرت مولانا حکیم نورالدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مثال ہے۔ اقرارِ اطاعت کرنے کے بعد اگر اس کے انتہائی معیاری نمونے دکھا کر اس پر قائم رہنے کی مثال کوئی دی جاسکتی ہے تو وہ حضرت مولانا نورالدینؓ کی ہے۔ تمام دنیوی رشتوں سے بڑھ کر بیعت کا حق ادا کرتے ہوئے اگر کسی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے رشتہ جوڑا تو اس کی اعلیٰ ترین مثال حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی ہے۔ خادمانہ حالت کا بیمثال نمونہ اگر کسی نے قائم کیا تو وہ حضرت حکیم الامّت مولانا نورالدینؓ نے قائم کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سامنے عجز وانکسار میں اگر ہمیں کوئی انتہائی اعلیٰ مقام پر نظر آتا ہے تو جماعت احمدیہ کی تاریخ میں اس کا بھی اعلیٰ معیار حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے قائم کیا اور پھر امام الزمان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وہ اعزاز پایا جو کسی اور کو نہ مل سکا۔ آپ علیہ السلام نے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے بارے میں فرمایا کہ ”چہ خوش بُودے اگر ہر یک زِ اُمّت نورِ دیں بودے“۔

سوال حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی قربانیوں کے معیار اور اطاعت کے اعلیٰ ترین نمونے کے متعلق حضرت مصلح موعودؓ نے کیا بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی قربانیوں کے معیار اور اطاعت کے اعلیٰ ترین نمونے کا ذکر کرتے ہوئے ایک جگہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ ایک دفعہ جب آپ قادیان آئے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا مجھے آپ کے متعلق الہام ہوا ہے کہ اگر آپ اپنے وطن گئے تو اپنی عزت کھو بیٹھیں گے۔ اس پر آپ نے وطن واپس جانے تک کا نام تک نہ لیا۔ اس وقت آپ اپنے وطن بھیرہ میں ایک شاندار مکان بنا رہے تھے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ جب میں بھیرہ گیا ہوں تو میں نے بھی یہ مکان دیکھا تھا۔ اس میں آپ ایک شاندار ہال بنوا رہے تھے تاکہ اس میں بیٹھ کر درس دیں اور مطب بھی کیا کریں۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ موجودہ زمانے کے لحاظ سے (یعنی اس زمانے میں جب یہ بیان ہو رہا ہے) تو وہ مکان زیادہ حیثیت کا نہ تھا لیکن جس زمانے میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے قربانی کی تھی اس وقت جماعت کے پاس زیادہ مال نہیں تھا۔ اس وقت اس جیسا مکان بنانا بھی ہر شخص کا کام نہیں تھا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے بعد آپ نے واپس جا کر اس مکان کو دیکھا تک نہیں۔ بعض دوستوں نے کہا بھی کہ آپ ایک دفعہ جا کر مکان تو دیکھ آئیں۔ لیکن آپ نے فرمایا کہ میں نے اسے خدا تعالیٰ کے لئے چھوڑ دیا ہے اب اسے دیکھنے کی کیا ضرورت ہے۔

سوال حضور انور نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی سادگی اور اطاعت کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی سادگی اور اطاعت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ہم نے خود حضرت خلیفہ اول کو دیکھا ہے آپ مجلس میں بڑی مسکنت سے بیٹھا کرتے تھے۔ ایک دفعہ مجلس میں شادیوں کا ذکر ہو رہا تھا۔ ڈپٹی محمد شریف صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی ہیں وہ سناتے ہیں کہ حضرت خلیفہ اول اکڑوں بیٹھے ہوئے تھے یعنی آپ نے اپنے گھٹنے اٹھائے ہوئے تھے اور سر جھکا کر گھٹنوں میں رکھا ہوا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا مولوی صاحب جماعت کے بڑھنے کا ایک ذریعہ کثرت اولاد بھی ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ اگر جماعت کے دوست ایک سے زیادہ شادیاں کریں تو اس سے بھی جماعت بڑھ سکتی ہے۔ حضرت خلیفہ اول نے گھٹنوں پر سر اٹھایا اور فرمایا کہ حضور میں تو آپ کا حکم ماننے کے لئے تیار ہوں لیکن اس عمر میں مجھے کوئی شخص اپنی لڑکی دینے کے لئے تیار نہیں ہوگا۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہنس پڑے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں دیکھو یہ انکسار اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ادب تھا جس کی وجہ سے انہیں یہ رتبہ ملا۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی اولاد کی شادیوں کے متعلق کیا تحقیقات فرمایا کرتے تھے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب ہماری شادیوں کی تجویز فرمائی تو سب سے پہلے یہ سوال کرتے تھے کہ فلاں صاحب کے ہاں کتنی اولاد ہے؟ وہ کتنے بھائی ہیں؟ آگے ان کی کتنی اولاد ہے؟ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ جس جگہ میاں بشیر احمد صاحب کی شادی کی تحریک ہوئی اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دریافت فرمایا کہ اس خاندان کی کس قدر اولاد ہے اور جب آپ کو معلوم ہوا کہ سات لڑکے ہیں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اَور تمام باتوں پر غور کرنے سے پہلے فرمانے لگے کہ بہت اچھا ہے یہیں شادی کی جائے۔ فرماتے ہیں کہ میری اور میاں بشیر احمد صاحب کی شادی کی تجویز اکٹھی ہی ہوئی تھی۔ ہم دونوں کی شادی کے وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہی دریافت فرمایا کہ معلوم کیا جائے کہ جہاں رشتے تجویز ہوئے ہیں ان کے ہاں اولاد کتنی ہے۔ کتنے لڑکے ہیں۔ کتنے بھائی ہیں۔ تو جہاں آپ نے اور باتوں کو دیکھا وہاں وُلُودًا کو مقدم رکھا۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں اب بھی بعض لوگ جب مجھ سے مشورہ لیتے ہیں مَیں ان کو یہی مشورہ دیتا ہوں کہ یہ دیکھو جہاں رشتے تجویز ہوئے ہیں ان کے ہاں کتنی اولاد ہے۔

سوال فیملی پلاننگ کے متعلق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کیا حقائق بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آجکل کی دنیا میں فیملی پلاننگ پر بہت زیادہ زور دیا جاتا ہے۔ لیکن ایسے ممالک جہاں اس پر بہت زور دیا گیا ان میں اب یہ احساس بڑھ رہا ہے کہ یہ غلط ہے۔ جب انسان قانون قدرت سے لڑنے کی کوشش کرتا ہے تو مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ ایک لمبے عرصے تک چین نے اپنے شہریوں پر پابندی لگا دی تھی کہ ایک سے زیادہ بچہ نہ ہو ورنہ جرمانہ یا سزا بھی ہوگی اور وہاں ایسے بھی واقعات ہوئے کہ لوگوں نے یا اپنے بچے ضائع کر دیئے یا ان کو پیدائش کے وقت مار دیا۔ لیکن اب اس کا احساس ان لوگوں میں پیدا ہوا ہے اور اب انہوں نے اس پابندی کو اٹھایا ہے۔ اور بعض دوسرے ممالک بھی ہیں جہاں یہ پابندی ہے اور اب یہ کہا جا رہا ہے کہ اگر یہ پابندی جاری رہی تو ان ملکوں میں کچھ عرصے کے بعد افرادی قوت بالکل ختم ہو جائے گی۔ ان کو کام کرنے والے نہیں ملیں گے۔ آئندہ نسل جو ہے اس میں اتنا بڑا گیپ (gap) آ جائے گا کہ بیچ میں اس وقفے کو غیروں کے ذریعہ سے پُر کرنا پڑے گا۔ چنانچہ اب یہ اپنی پالیسیاں بدل رہے ہیں۔ اور یہی نتیجہ ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ کے قانون سے انسان لڑنے کی کوشش کرے اور اپنے آپ کو عقلِ کُل سمجھے۔ اب ان کو یہ فکر پیدا ہوگئی ہے کہ ہماری نسلوں میں ایک نسل سے دوسری نسل تک اتنا خلا پیدا ہو جائے گا کہ اس کو پتا نہیں کس طرح پُر کیا جائے گا اور اس کی وجہ سے پھر قوموں کو نقصان ہو گا۔ بہرحال یہ ضمنی بات بیچ میں آئی۔

سوال حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ جب بہت خوش ہوتے تو حضرت مسیح موعودؑ کا کس طرح ذکر کیا کرتے تھے۔ نیز اس ضمن میں ہونے والے اعتراض کا آپؓ نے کیا جواب دیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: پھر حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جو عشق تھا اس کی مثال دیتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عادت تھی جب آپ بہت خوش ہوتے اور محبت سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر کرتے تو مرزا کا لفظ استعمال کرتے اور فرماتے کہ ’ہمارے مرزا‘ کی یہ بات ہے۔ ابتدائی ایام میں جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ابھی دعویٰ نہیں تھا چونکہ آپ کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے تعلقات تھے اسی لئے اس وقت سے یہ لفظ آپ کی زبان پر چڑھے ہوئے تھے۔ کئی نادان اس وقت اعتراض کیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ حضرت مولوی صاحب کے دل میں نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ادب نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں آپ کو یعنی خلیفہ اوّل کو لوگ عام طور پر مولوی صاحب یا بڑے مولوی صاحب کہا کرتے تھے۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں میں نے خود کئی دفعہ یہ اعتراض لوگوں کے منہ سے سنا ہے اور حضرت مولوی صاحب کو اس کا جواب دیتے ہوئے بھی سنا ہے۔ چنانچہ ایک دفعہ اسی مسجد میں (یعنی مسجد اقصیٰ میں) حضرت خلیفہ اول جبکہ درس دے رہے تھے آپ نے فرمایا بعض لوگ مجھ پر اعتراض کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ادب نہیں کرتا حالانکہ میں محبت اور پیار کی شدت کی وجہ سے یہ لفظ بولا کرتا ہوں۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ظاہری الفاظ کو نہیں دیکھنا چاہئے بلکہ ان الفاظ کے اندر حقیقت جو مخفی ہو اس کو دیکھنا چاہئے۔

سوال حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے بلند مقام کے بیان کرنے کے متعلق حضرت مصلح موعودؓ نے کیا نصیحت بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک جگہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ اس بات کو بیان کرتے ہوئے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا جو مقام تھا بہت بالا مقام تھا، بہت بلند مقام تھا، بڑے ولی اللہ تھے لیکن اس میں غلو بھی نہیں ہونا چاہئے۔ یہ نہ ہو کہ اس کو اتنا بڑھا دو کہ انتہائی ایسے مقام پر لے جاؤ جہاں مبالغہ ہونا شروع ہو جائے۔ آپ فرماتے ہیں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی اولاد میں سے بعض نے مبالغہ کرنے کی کوشش کی اور بعض غیر مبائع بھی مبالغہ کرتے ہیں۔ لیکن غیر مبائعین جو ہیں یہ آپ کی محبت میں نہیں کرتے بلکہ ان کا مقصد تو اپنا مقصد حاصل کرنا ہے۔ لیکن حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سچائی کے اظہار سے بھی نہیں رکنا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سچائی کا اظہار بھی کیا ہے اور آپ کے مقام کو بھی بلند کیا ہے۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ بیشک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بڑی تعریف فرمائی۔ جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت مولوی نورالدین صاحب کی بڑی تعریف فرمائی۔ مگر قرآن اس لئے نہیں اترا تھا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عزت قائم کی جائے۔ نہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں یہ کہیں ذکر آتا ہے کہ ہم نے تجھے اس لئے مبعوث کیا ہے کہ تُو نورالدین کی عزت قائم کرے۔ ہاں جو سچائی اور حقیقت تھی اس کا آپ نے اظہار کر دیا۔

سوال حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی عاجزی کے متعلق حضور انور نے کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی عاجزی کی جو انتہا تھی اس کا ذکر ایک صحابی کے حوالے سے حضرت مصلح موعود نے کیا ہے۔ ایک صحابی کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ملنے کے لئے آیا آپ مسجد مبارک میں بیٹھے تھے اور دروازے کے پاس جوتیاں پڑی تھیں۔ ایک آدمی سیدھے سادے کپڑوں والا آ گیا اور آ کر جوتیوں میں بیٹھ گیا۔ یہ صحابی کہتے ہیں کہ میں نے سمجھا کہ یہ کوئی جوتی چور ہے۔ چنانچہ میں نے اپنی جوتیوں کی نگرانی شروع کر دی کہیں وہ لے کر بھاگ نہ جائے۔ کہنے لگے اس کے کچھ عرصے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فوت ہو گئے اور میں نے سنا کہ آپ کی جگہ کوئی اور شخص خلیفہ بن گیا ہے اس پر میں بیعت کرنے کے لئے آیا۔ جب میں نے بیعت کے لئے اپنا ہاتھ بڑھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ وہی شخص تھا جس کو میں نے اپنی بیوقوفی سے جوتی چور سمجھا تھا (یعنی حضرت خلیفہ اول) اور میں اپنے دل میں سخت شرمندہ ہوا۔ آپ کی عادت تھی کہ آپ جوتیوں میں آ کر بیٹھ جاتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آواز دیتے تو آپ ذرا آگے آ جاتے۔ پھر جب کہتے کہ مولوی نورالدین صاحب نہیں آئے تو پھر کچھ اور آگے آ جاتے۔ اس طرح بار بار کہنے کے بعد کہیں وہ آگے آتے تھے۔ تو یہ صحابی پھر بیان کرتے ہیں کہ میں ان کی اولاد کو بھی کہا کرتا تھا کہ یہ مقام جو انہوں نے حاصل کیا اس طرح عاجزی سے حاصل کیا تھا۔

......☆......☆......☆......

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کو بھیج کر اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا آغاز فرمایا۔ وہ لوگ یقیناً بڑے خوش قسمت تھے جنہوں نے چودہ سو سال بعد پھر تازہ بہ تازہ وحی والہام کے نازل ہونے کا زمانہ پایا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آ کر اس سے براہ راست فیض پایا۔ جب انسان تصور کی آنکھ سے دیکھے کہ کس طرح وہ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گرد اپنے آپ کو پا کر اپنی قسمت پر اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کا شکر کرتے ہوں گے تو دل کی عجیب کیفیت ہوتی ہے

صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگیوں سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے بیان فرمودہ بعض ایمان افروز واقعات کا تذکرہ

ہمیں خدا تعالیٰ کو اپنی روحانی آنکھ سے دیکھنے کی کوشش کرنی چاہئے اور یہ خدا تعالیٰ سے تعلق بڑھانے سے ہی ہو سکتا ہے اور اسی طرح پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یقین بھی اس وقت حقیقی ہوگا جب اس بات پر قائم ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس زمانے میں دنیا کی اصلاح کے لئے بھیجا ہے اور یہ وقت کی ضرورت ہے

اللہ تعالیٰ سے تعلق ہو تو پھر خوف کردگار بھی ہوتا ہے اور پھر کثرتِ اعجاز کی ضرورت نہیں ہوتی۔ دلیلوں کی ضرورت نہیں ہوتی۔ معجزے مانگنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ زمانے کی ضرورت اور آپ کی زندگی کا ہر لمحہ آپ کی صداقت کا ثبوت ہے۔ پس ہمیں اس کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے اور اس حوالے سے اپنے ایمانوں کو مضبوط کرتے رہنا چاہئے

جس تباہی کی طرف دنیا تیزی سے جا رہی ہے اس کے لئے احباب جماعت کو بہت زیادہ دعا کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ نام نہاد اسلامی حکومت جو عراق اور شام میں قائم ہے اس کے خلاف اب مغربی حکومتوں نے فرانس کے ظالمانہ واقعہ کے بعد جو سخت اقدامات کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور ہوائی حملے کرنے کا منصوبہ بنایا ہے بلکہ شروع کر دیئے ہیں، اگر ان حکومتوں نے یہ حملے کرنے ہیں تو پھر ان پر کریں جو ظلم کر رہے ہیں

مغربی ممالک پہلے انہی حکومتوں کی مدد کرتے رہتے ہیں پھر ان کے خلاف ہو جاتے ہیں۔ لیبیا، شام، عراق وغیرہ کی حکومتوں کے خلاف ہو کر یا انہیں الٹا دیا یا الٹانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ اور یہ سب ایک لمبے عرصے سے انصاف سے کام نہ لینے کا نتیجہ ہے کہ دنیا میں فساد پھیلا ہوا ہے۔ بدقسمتی سے مسلمان ممالک کی حکومتیں بھی اپنے اپنے ممالک میں بے انصافی اور ظلم سے کام لے رہی ہیں۔ گویا کہ ایسے پیچ دار حالات ہو چکے ہیں کہ جنگ عظیم کی صورت ہے۔ اب بھی یہی لگ رہا ہے کہ انصاف سے کام لینے کی طرف توجہ نہیں ہوگی۔ نہ بڑی طاقتوں کو، نہ مسلمان حکومتوں کو اس طرف توجہ ہوگی۔ بظاہر لگتا ہے کہ نام نہاد اسلامی حکومت کے خلاف سب مل کے کارروائی کر رہے ہیں۔ اس لئے اگر اس کو ختم کر دیں یا ختم کر سکتے ہوں تو امن کے حالات پیدا ہو جائیں گے۔ لیکن بعض حالات اس طرف اشارہ کر رہے ہیں کہ یہ فتنہ ختم ہو بھی گیا تو حالات نہیں سدھریں گے بلکہ اس کے بعد بڑی طاقتوں کی آپس میں کھینچا تانی شروع ہو جائے گی۔ اور بعید نہیں کہ جنگ شروع ہو جائے۔ اس لئے بہت زیادہ دعاؤں کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو تباہی سے بچائے۔ اس کے علاوہ بھی احتیاطی تدابیر کے لئے گزشتہ سالوں میں مَیں نے جماعت کو توجہ دلائی تھی اس طرف بھی توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ حکومتوں اور طاقتوں کو عقل دے کہ دنیا کو تباہی کی طرف اور بربادی کی طرف نہ لے کر جائیں

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 04 ردسمبر 2015ء بمطابق 04 رفتح 1394 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹر نیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ـ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ـ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ـ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ـ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ـ

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ـ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ـ

اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کو بھیج کر اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا آغاز فرمایا۔ وہ لوگ یقیناً بڑے خوش قسمت تھے جنہوں نے چودہ سو سال بعد پھر تازہ بہ تازہ وحی والہام کے نازل ہونے کا زمانہ پایا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آ کر اس سے براہ راست فیض پایا۔ جب انسان تصور کی آنکھ سے دیکھے کہ کس طرح وہ صحابہ اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گرد پا کر اپنی قسمت پر اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کا شکر کرتے ہوں گے تو دل کی عجیب کیفیت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کیسے اپنے وعدوں کا سچا ہے کہ اس نے جب فرمایا کہ میں آخرین میں بھی ایسے لوگ پیدا کروں گا جو پہلوں سے ملنے والے ہوں گے تو وحی والہام کے تازہ بتازہ نشان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کے ذریعہ دکھا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آنے والوں کے ایمانوں کو مضبوط تر کر دیا۔ وہ ہر روز اس تلاش سے صبح کا آغاز کرتے تھے کہ پتا کریں کہ آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کیا تازہ وحی والہام ہوا ہے۔ صحابہ کی اس کیفیت کا ذکر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یوں فرمایا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وحی کے متعلق یہ کیفیت تھی کہ احمدی دن چڑھتے ہی عاشقوں کی طرح ادھر ادھر دوڑنے لگتے تھے کہ معلوم کریں کہ حضور کو رات کیا وحی ہوئی ہے۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ ادھر میں گھر سے نکلا اور مجھ سے پوچھنے لگے یا کوئی اور بچہ نکلا تو اس سے دریافت کرنے لگے کہ آج کی تازہ وحی کیا ہے؟ آپ کو کیا الہام ہوا ہے؟ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ اور ہماری یہ حالت تھی کہ ادھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نماز کے لئے تشریف لے گئے اور ہم نے جھٹ جا کر کاپی اٹھا کر دیکھی کہ دیکھیں کیا تازہ الہام ہوا ہے۔ یا پھر خود مسجد میں پہنچ کر آپ کے دہن مبارک سے سنا، آپ کے منہ سے سنا۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد اول صفحہ 313-314)

پس یہ ذوق وشوق اس لئے تھا کہ اپنے ایمانوں کو مزید صیقل کریں، مضبوط کریں۔ اس کی برکات حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر اور حمد کریں کہ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے کی توفیق عطا فرمائی۔

پھر بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا کہ کسی صحابی کی موجودگی میں الہام ہوتا اور وہ خوش قسمت بھی اللہ تعالیٰ کی وحی کو سن رہا ہوتا۔ بعض دفعہ ایسی کیفیت بھی ہوتی کہ ساتھ بیٹھے ہوئے سن رہا ہوتا۔ ایسے ہی ایک بزرگ کا ذکر کرتے ہوئے جن کی موجودگی میں الہام ہوا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ڈاکٹر سید عنایت اللہ شاہ صاحب ایک نہایت ہی پرانے احمدی خاندان میں سے ہیں۔ ان کے والد سید فضل شاہ صاحب حضرت صاحب کے نہایت ہی مقرب صحابی تھے اور عام طور پر حضرت صاحب کی خدمت کیا کرتے تھے اور اکثر قادیان میں آتے جاتے تھے۔ سید ناصر شاہ صاحب اوورسیئر جو بعد میں شاید ایس ڈی او ہو گئے تھے یہ سید فضل شاہ صاحب ان کے بھائی تھے۔ ان میں بھی بڑا اخلاص تھا اور وہ بھی حضرت صاحب کو بہت پیارے تھے۔ اور وہ بھی اپنے اخلاص کی وجہ سے اپنے بھائی یعنی سید فضل شاہ صاحب کو کہا کرتے تھے کہ کام کچھ نہ کرو قادیان جا کر بیٹھے رہو۔ حضرت صاحب سے ملاقات کیا کرو۔ مجھے کچھ ڈائریاں بھیج دیا کرو۔ کچھ دعاؤں کے لئے کہتے رہا کرو۔ جو تمہارے اخراجات ہیں، خرچے ہیں وہ مَیں بھیجا کروں گا۔ چنانچہ وہ اپنے بھائی کی مدد کرتے رہتے تھے محض اس وجہ سے کہ

وہ قادیان میں حضرت صاحب کے پاس بیٹھے ہوئے ہیں۔

حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک وحی جس کے شروع میں اَلرُّحیٰ آتا ہے اور جو خاص ایک رکوع کے برابر ہے وہ ایسی حالت میں نازل ہوئی جبکہ حضرت صاحب کو درد گردہ کی شکایت تھی اور وہ یعنی سید فضل شاہ صاحب آپ کو دبا رہے تھے۔ گویا ان کو یہ خاص فضیلت حاصل تھی کہ ان کی موجودگی میں دباتے ہوئے حضرت صاحب پر وحی نازل ہوئی اور وحی بھی اس طرز کی تھی کہ کلام بعض دفعہ اونچی آواز سے آپ کی زبان پر جاری ہو جاتا تھا۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ ہم چھوٹے بچے ہوتے تھے کہ ہم بے احتیاطی سے اس کمرے میں چلے گئے جس میں حضرت صاحب لیٹے ہوئے تھے۔ آپ نے اپنے اوپر چادر ڈالی ہوئی تھی اور سید فضل شاہ صاحب مرحوم آپ کو دبا رہے تھے ان کو محسوس ہوتا تھا کہ وحی ہو رہی ہے (بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو لکھا ہوا ہے کہ آپ ان سے خود لکھواتے بھی رہے تھے۔) انہوں نے یعنی فضل شاہ صاحب نے اشارہ کر کے مجھے کہا کہ یہاں سے چلے جاؤ۔ چنانچہ ہم باہر آ گئے۔ بعد میں پتا لگا کہ بڑی لمبی وحی تھی جو نازل ہوئی ہے۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 3 صفحہ 673)

یہ الہام جس کا حضرت مصلح موعود ذکر فرما رہے ہیں یہ اس واقعہ اور مقدمے کے بارے میں ہے جب مرزا امام الدین صاحب وغیرہ نے دیوار کھینچ کر راستے بند کر دیئے تھے۔ عدالت میں جو کاغذات پیش ہوئے ان کی رُو سے فیصلہ مخالفین کے حق میں ہوتا نظر آتا تھا بلکہ انہوں نے مشہور کر دیا تھا کہ جلد مقدمہ خارج ہو جائے گا۔ لیکن جس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کو خبر دی تھی اسی طرح ہوا اور آخر وقت میں ایک ایسا ثبوت کاغذات میں مل گیا جس سے اس زمین پر مرزا امام دین صاحب کے ساتھ حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے والد بھی قابض حصہ دار تھے۔ چنانچہ عدالت نے آپ علیہ السلام کے حق میں فیصلہ دیا اور دیوار گرانے کا حکم دیا۔ یہ وحی بھی بڑی شان اپنے اندر رکھتی ہے اس لئے مَیں اس کا ترجمہ بھی پڑھ دیتا ہوں۔ تذکرہ میں اور حقیقۃ الوحی میں اس کا ذکر ہے۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود فرماتے ہیں کہ: ’’مجھے یاد ہے کہ اس وقت سید فضل شاہ صاحب لاہوری برادر سید ناصر شاہ صاحب اوورسیر متعین بارہ مولہ کشمیر میرے پیر دبا رہا تھا اور دوپہر کا وقت تھا کہ یہ سلسلہ الہام دیوار کے مقدمہ کی نسبت شروع ہوا۔ میں نے سید صاحب کو کہا کہ یہ دیوار کے مقدمہ کی نسبت الہام ہے۔ آپ جیسا جیسا یہ الہام ہوتا جائے لکھتے جائیں۔ چنانچہ انہوں نے قلم دوات اور کاغذ لے لیا۔ پس ایسا ہوا کہ ہر ایک دفعہ غنودگی کی حالت طاری ہو کر ایک ایک فقرہ وحی الٰہی کا جیسا کہ سنت اللہ ہے زبان پر نازل ہوتا تھا۔ اور جب ایک فقرہ ختم ہو جاتا تھا اور لکھا جاتا تھا تو پھر غنودگی آتی تھی اور دوسرا فقرہ وحی الٰہی کا زبان پر جاری ہوتا تھا یہاں تک کہ کُل وحی الٰہی نازل ہو کر سید فضل شاہ صاحب لاہوری کی قلم سے لکھی گئی اور اس میں تفہیم ہوئی کہ یہ اس دیوار کے متعلق ہے جو امام الدین نے کھینچی ہے جس کا مقدمہ عدالت میں دائر ہے اور یہ تفہیم ہوئی کہ انجام کار اس مقدمہ میں فتح ہوگی۔ چنانچہ میں نے اپنی ایک کثیر جماعت کو یہ وحی الٰہی سنا دی اور اس کے معنی اور شانِ نزول سے اطلاع دے دی اور اخبار الحکم میں چھپوا دیا اور سب کو کہہ دیا کہ اگرچہ مقدمہ اب خطرناک اور صورت نومیدی کی ہے مگر آخر خدا تعالیٰ کچھ ایسے اسباب پیدا کر دے گا جس میں ہماری فتح ہوگی کیونکہ وحی الٰہی کا خلاصہ مضمون یہی تھا۔‘‘ (حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 280-279)

یہ عربی میں وحی ہوئی۔ لمبی ہے۔ مَیں اس کا ترجمہ پڑھتا ہوں۔ یہ ترجمہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود ہی کیا ہوا ہے۔ ترجمہ یہ ہے کہ: ’’چکی پھرے گی اور قضا و قدر نازل ہوگی یعنی مقدمہ کی صورت بدل جائے گی جیسا کہ چکی جب گردش کرتی ہے تو وہ حصہ چکی کا جو سامنے ہوتا ہے بباعث گردش کے پردہ میں آ جاتا ہے اور وہ حصہ جو پردہ میں ہوتا ہے وہ سامنے آ جاتا ہے۔...... یہ خدا کا فضل ہے جس کا وعدہ دیا گیا ہے۔ یہ ضرور آئے گا اور کسی کی مجال نہیں جو اس کو ردّ کر سکے......۔ کہہ مجھے میرے خدا کی قسم ہے کہ یہی بات سچ ہے اِس امر میں نہ کچھ فرق آئے گا اور نہ یہ امر پوشیدہ رہے گا اور ایک بات پیدا ہو جائے گی جو تجھے تعجب میں ڈالے گی۔ یہ اس خدا کی وحی ہے جو بلند آسمانوں کا خدا ہے۔ میرا رب اس صراط مستقیم کو نہیں چھوڑتا جو اپنے برگزیدہ بندوں سے عادت رکھتا ہے اور وہ اپنے ان بندوں کو بھولتا نہیں جو مدد کرنے کے لائق ہیں۔ سو تمہیں اس مقدمہ میں کھلی کھلی فتح ہوگی مگر اس فیصلہ میں اس وقت تک تاخیر ہے جو خدا نے مقرر کر رکھا ہے۔ تو میرے ساتھ ہے اور میں تیرے ساتھ ہوں۔ تُو کہہ ہر ایک امر میرے خدا کے اختیار میں ہے پھر اس مخالف کو اس کی گمراہی اور ناز اور تکبر چھوڑ دے......۔ وہ قادر تیرے ساتھ ہے۔ اس کو پوشیدہ باتوں کا علم ہے بلکہ جو نہایت پوشیدہ باتیں ہیں جو انسان کے فہم سے بھی برتر ہیں وہ بھی اس کو معلوم ہیں۔...... وہی خدا حقیقی معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ انسان کو نہیں چاہئے کہ کسی دوسرے پر توکّل کرے کہ گویا وہ اس کا معبود ہے۔ ایک خدا ہی ہے جو یہ صفت اپنے اندر رکھتا ہے۔ وہی ہے جس کو ہر ایک چیز کا علم ہے اور جو ہر ایک چیز کو دیکھ رہا ہے اور وہ خدا ان لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور اس سے ڈرتے ہیں اور جب کوئی نیکی کرتے ہیں تو نیکی کے تمام باریک لوازم کو ادا کرتے ہیں سطحی طور پر نیکی نہیں کرتے اور نہ ناقص طور پر بلکہ اس کی عمیق در عمیق شاخوں کو بجا لاتے ہیں اور کمال خوبی سے اس کا انجام دیتے ہیں سو انہیں کی خدا مدد کرتا ہے کیونکہ وہ اس کی پسندیدہ راہوں کے خادم ہوتے ہیں اور ان پر چلتے ہیں اور چلاتے ہیں۔ ہم نے احمد کو (حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں) یعنی اس عاجز کو اس کی قوم کی طرف بھیجا۔ پس قوم اس سے رُوگردان ہو گئی اور انہوں نے کہا کہ یہ تو کذّاب ہے۔ دنیا کے لالچ میں پڑا ہوا ہے۔ یعنی ایسے ایسے حیلوں سے دنیا کمانا چاہتا ہے اور انہوں نے عدالتوں میں اس پر گواہیاں دیں تا اس کو گرفتار کرا دیں اور وہ ایک تُند سیلاب کی طرح جو اوپر سے نیچے کی طرف آتا ہے اس پر اپنے حملوں کے ساتھ گر رہے ہیں۔ مگر وہ کہتا ہے کہ میرا پیارا مجھ سے بہت قریب ہے۔ وہ قریب تو ہے مگر مخالفوں کی آنکھوں سے پوشیدہ ہے۔‘‘

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 281 تا 283)

پس یہ وحی بڑی شان سے پوری ہوئی اور مختلف جگہوں پہ آپ نے اس کا ذکر فرمایا ہوا ہے۔ ہوسکتا ہے ایک سے زیادہ دفعہ بھی ہوئی ہو۔ پوشیدہ ظاہر ہوا اور آخری وقت میں فیصلہ ہوا اور جب بھی آپ پر مقدمات قائم کئے گئے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب مخالفین کی خواہشیں ان کے اوپر الٹائی گئیں اور ان کے خلاف فیصلے ہوئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مجالس کا ذکر فرماتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ہمارے کانوں میں ابھی تک وہ آوازیں گونج رہی ہیں جو ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے براہ راست سنیں۔ فرماتے ہیں مَیں چھوٹا تھا مگر میرا مشغلہ یہی تھا کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مجلس میں بیٹھا رہتا اور آپ کی باتیں سنتا۔ فرماتے ہیں ہم نے ان مجالس میں اس قدر مسائل سنے ہیں کہ جب آپ کی کتابوں کو پڑھا جاتا ہے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ تمام باتیں ہم نے پہلے سنی ہوئی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عادت تھی کہ آپ دن کو جو کچھ لکھتے وہ شام کو مجلس میں آ کر بیان کر دیتے اس لئے آپ کی تمام باتیں ہم کو حفظ ہیں اور ہم ان مطالب کو خوب سمجھتے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی منشاء اور آپ کی تعلیم کے مطابق ہیں۔

(ماخوذ از سوانح فضل عمر جلد اول صفحہ 113)

پھر حقیقی ایمان کا ذکر کرتے ہوئے ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ ایک ماں کو اس کے بچے کی خدمت کے لئے اگر صرف دلائل دیئے جائیں اور کہا جائے کہ اگر تم خدمت نہیں کرو گی تو گھر کا نظام درہم برہم ہو جائے گا اور یہ ہوگا اور وہ ہوگا تو یہ دلائل اس پر ایک منٹ کے لئے بھی اثر انداز نہیں ہو سکتے۔ ماں کو دلیلوں سے بچے کی خدمت پر مجبور نہیں کیا جاتا۔ وہ اگر خدمت کرتی ہے تو صرف اس جذبہ محبت کے ماتحت جو اس کے دل میں کام کر رہا ہوتا ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ ایمان العجائز ہی انسان کو ٹھوکروں سے بچاتا ہے ورنہ وہ لوگ جو حیل و حجت سے کام لیتے ہیں اور قدم قدم پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فلاں حکم کیوں دیا گیا ہے اور فلاں کام کرنے کو کیوں کہا گیا ہے وہ بسا اوقات ٹھوکر کھا جاتے ہیں اور ان کا رہا سہا ایمان بھی ضائع ہو جاتا ہے۔ لیکن کامل الایمان شخص اپنے ایمان کی بنیاد مشاہدے پر رکھتا ہے۔ وہ دوسروں کے دلائل کو سن تو لیتا ہے مگر ان کے اعتراضات کا اثر قبول نہیں کرتا کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کو اپنی روحانی آنکھوں سے دیکھ چکا ہوتا ہے۔ پھر آپ نے منشی اروڑے خان صاحبؓ کی مثال دی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک صحابی تھے۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں ان کا ایک لطیفہ مجھے یاد ہے (پہلے بھی ایک دفعہ مَیں اس کا ذکر کر چکا ہوں۔ دوبارہ کر دیتا ہوں۔) فرماتے ہیں کہ وہ کہا کرتے تھے کہ مجھے بعض لوگوں نے کہا کہ اگر تم مولوی ثناء اللہ صاحب کی ایک دفعہ تقریر سن لو تب تمہیں پتا لگے کہ مرزا صاحب سچے ہیں یا نہیں۔ وہ کہنے لگے میں نے ایک دفعہ ان کی تقریر سن لی (مولوی ثناء اللہ صاحب کی)۔ بعد میں لوگ مجھ سے پوچھنے لگے اب بتاؤ کیا اتنے دلائل کے بعد بھی مرزا صاحب کو سچا سمجھا جا سکتا ہے۔ کہتے ہیں مَیں نے کہا مَیں نے تو مرزا صاحب کا منہ دیکھا ہوا ہے۔ ان کا منہ دیکھنے کے بعد اگر مولوی ثناء اللہ صاحب دو سال بھی میرے سامنے تقریر کرتے رہیں تب بھی ان کی تقریر کا مجھ پر کوئی اثر نہیں ہو سکتا اور میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ جھوٹے کا منہ ہے۔ بیشک مجھے ان کے اعتراضات کے جواب میں کوئی بات نہ آئے میں تو یہی کہوں گا کہ حضرت مرزا صاحب سچے ہیں۔ غرض حکمت کا معلوم ہونا ایک کامل مومن کے لئے ضروری نہیں ہوتا کیونکہ اس کا ایمان عقل کی بنا پر نہیں ہوتا بلکہ مشاہدے کی بِنا پر ہوتا ہے۔

(ماخوذ از تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ 280-279)

منشی اروڑے خان صاحب کا یہ واقعہ ہے۔ اس حوالے سے بھی یہ سامنے لانا ضروری تھا کہ ہمیں خدا تعالیٰ کو اپنی روحانی آنکھ سے دیکھنے کی کوشش کرنی چاہئے اور یہ خدا تعالیٰ سے تعلق بڑھانے سے ہی ہو سکتا ہے اور اسی طرح پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یقین بھی اس وقت حقیقی ہوگا جب اس بات پر قائم ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس زمانے میں دنیا کی اصلاح کے لئے بھیجا ہے اور یہ وقت کی ضرورت ہے۔ وقت تقاضا کر رہا ہے۔ اس زمانے میں ایک مصلح آنا چاہئے تھا۔ مسیح موعود کو آنا چاہئے تھا۔ دنیا کی حالت ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ثبوت ہے اس کے علاوہ کوئی دلیلوں کی ضرورت ہی نہیں کیونکہ اس بگڑے ہوئے زمانے کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی۔ پس اللہ تعالیٰ سے تعلق ہو تو پھر خوف کردگار بھی ہوتا ہے اور پھر کثرتِ اعجاز کی ضرورت نہیں ہوتی۔ دلیلوں کی ضرورت نہیں ہوتی۔ معجزے مانگنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ زمانے کی ضرورت اور آپ کی زندگی کا ہر لمحہ آپ کی صداقت کا ثبوت ہے۔

پس ہمیں اس کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے اور اس حوالے سے اپنے ایمانوں کو مضبوط کرتے رہنا چاہئے اور خدا کرے کہ زمانے کی ضرورت کا احساس دوسرے مسلمانوں کو بھی ہو جائے اور وہ بھی زمانے کے امام کو مانیں۔

حضرت منشی اروڑے خان صاحبؓ کے اخلاص کا ذکر کرتے ہوئے ایک جگہ حضرت مصلح موعود بیان فرماتے ہیں کہ ہماری جماعت میں بعض نام ایسے ہیں جو عجیب سے لگتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک مخلص صحابی کا نام اروڑا تھا۔ اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں۔ اس زمانے میں رواج تھا کہ بعض لوگ جن کے بچے عام طور پر فوت ہو جاتے ہیں وہ بچے کو میلے کے ڈھیر پر گھسیٹتے تھے۔ گندی جگہ پر گھسیٹتے کہ شاید وہ اس طرح بچ جائے۔ ایک رسم یا ایک طریقہ رائج تھا یا خیال کیا جاتا تھا اور پھر اس کا نام اروڑا رکھ دیا جاتا تھا۔ ان منشی صاحب کا نام اسی طرح ان کے والدین نے اروڑا رکھا تھا مگر وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں اروڑا نہ تھے۔ مَیلی جگہ پر رہنے والے نہیں تھے۔ ماں باپ نے ان کا یہ نام اس لئے رکھا تھا کہ شاید میلے کے ڈھیر پر پڑ کر ہی یہ

بچہ زندہ رہے مگر اللہ تعالیٰ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدموں میں ڈال کر نہ صرف جسمانی موت سے بلکہ روحانی موت سے بھی بچانا چاہتا تھا۔ ماں باپ نے اسے گندگی کی نظر کرنا چاہا مگر خدا تعالیٰ نے اس کے پاک دل کو دیکھا اور اسے اپنے لئے قبول کیا۔ چنانچہ اس نے انہیں ایمان نصیب کیا اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخلص صحابی بنے اور ایسے مخلص کہ بہت کم لوگ ایسے ہوتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ایسے اخلاص کے بغیر نجات کی امید رکھنا فضول بات ہے۔ اس قسم کے مخلص تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی ان کے اخلاص پر تعریف فرما رہے ہیں۔ ان لوگوں نے اپنے اخلاص کا ثبوت ایسے رنگ میں پیش کیا کہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ یہ لوگ محبت اور پیار کے خیمے تھے۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 19 صفحہ 886)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے بارے میں ذکر کرتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ منشی صاحب مرحوم شاید مجسٹریٹ یا سیشن جج کی پیشی میں تھے۔ اس کے ساتھ کام کرتے تھے۔ مہینہ میں ایک بار ضرور قادیان آجاتے تھے اور چونکہ ایک چھٹی سے فائدہ نہ اٹھا سکتے تھے جب تک ساتھ ہفتے کا کچھ وقت نہ ملے اس لئے جس دن ان کے قادیان آنے کا موقع ہوتا تو ان کا افسر دفتر والوں سے کہہ دیتا کہ آج جلدی کام ختم ہونا چاہئے کیونکہ منشی جی نے قادیان جانا ہے اگر وہ نہ جاسکے تو ان کے دل سے ایسی آہ نکلے گی کہ میں برباد ہو جاؤں گا اور اس طرح ہمیشہ ان کو ٹھیک وقت پر فارغ کر دیتا۔ افسر گو ہندو تھا مگر آپ کی نیکی، تقویٰ اور قبولیت دعا کا اس پر ایسا اثر تھا کہ وہ آپ ہی آپ ان کے لئے قادیان آنے کا وقت نکال دیتا اور کہتا کہ اگر یہ قادیان نہ جاسکے تو ان کے دل سے ایسی آہ نکلے گی کہ میں نہیں بچ سکوں گا۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 19 صفحہ 887)

تو یہ ان بزرگوں کا غیروں پر بھی اثر تھا جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منہ کو دیکھا ہوا تھا اور پھر اخلاص میں بڑھے ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ سے ان کا ایک تعلق تھا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ انسان جیسا اللہ تعالیٰ سے معاملہ کرتا ہے ویسا ہی وہ اس سے کرتا ہے۔ پس جس رنگ میں انسان اپنے دل کو اس کے لئے پگھلاتا ہے اسی رنگ میں اللہ تعالیٰ بھی اس کے ساتھ سلوک کرتا ہے۔ دنیا اسے مارتی ہے، اسے گالیاں دیتی ہے، اسے دبانے کی کوشش کرتی ہے مگر وہ ہر دفعہ دبائے جانے کے بعد گیند کی طرح پھر ابھرتا ہے۔ ایسے مومنوں کو ہر طرح کی روکوں کے باوجود اللہ تعالیٰ بڑھاتا ہے اور یہی حقیقی جماعت ہوتی ہے جو ترقی کرتی ہے اور ایسا ایمان پیدا کرنا چاہئے۔ پس اپنے دلوں کو ایسا ہی بناؤ اور ایسی محبت سلسلے کے لئے پیدا کرو پھر دیکھو تمہیں اللہ تعالیٰ کس طرح بڑھاتا ہے۔ جو لوگ خدا تعالیٰ کے ہو جاتے ہیں ان کو تو مانگنا بھی نہیں پڑتا۔ بعض وقت وہ ناز کے انداز میں کہتے ہیں کہ ہم نہیں مانگیں گے اور اللہ تعالیٰ خود بخود ان کی ضروریات پوری کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ہی میں نے یہ واقعہ بھی سنا ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ ایک بزرگ تھے ایک دفعہ ان پر ایسی حالت آئی کہ وہ سخت مصیبت میں تھے۔ کسی نے ان سے کہا کہ آپ دعا کیوں نہیں کرتے۔ تو انہوں نے کہا کہ اگر میرا رب مجھے نہیں دینا چاہتا تو میرا دعا کرنا گستاخی ہے۔ جب اس کی مرضی نہیں تو میں کیوں مانگوں۔ یہ ان کا مقام تھا۔ اس صورت میں مَیں تو یہی کہوں گا مجھے نہ ملے۔ اور اگر وہ دینا چاہتا ہے تو میرا مانگنا بے صبری ہے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ یہ مطلب نہیں کہ دعا کرتے ہی نہیں بلکہ کبھی کبھی کامل مومنوں پر ایسی کیفیات آتی ہیں۔ کبھی کبھی ایسی کیفیات آتی ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ اچھا ہم مانگیں گے نہیں۔ دعا کرنے کا تو خود اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہوا ہے کہ مانگو لیکن بعض دفعہ ایسی کیفیت ہوتی ہے، بعض اس تعلق کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سے ناز و نخرے کر رہے ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ خود ہماری ضرورت کو پورا کرے گا۔ مگر یہ مقام یونہی حاصل نہیں ہوتا۔ یہ مت خیال کرو کہ تم یونہی بیٹھے رہو، اپنے قلوب میں محبت نہ پیدا کرو۔ نمازوں میں خشوع و خضوع پیدا نہ کرو۔ صدقہ و خیرات اور چندوں میں غفلت کرو۔ جھوٹ اور فریب سے کام لیتے رہو اور پھر بھی اللہ تعالیٰ کے خاص فضل کے وارث ہو جاؤ، یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 19 صفحہ 888-887)

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں میں نے کئی دفعہ پہلے بھی سنایا ہے کہ قاضی امیر حسین صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخلص صحابی تھے۔ احمدی ہونے سے قبل وہ کٹر وہابی تھے اور اسی طرح سے کئی باتیں ظاہری آداب کی وہ برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ وہابی بہت کٹر ہوتے ہیں بعض چیزوں کو وہ برداشت نہیں کر سکتے جو ظاہر کی چیزیں ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں جب حضور باہر تشریف لاتے تو دوست حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھ کے کھڑے ہو جاتے تھے۔ قاضی صاحب مرحوم احمدی تو ہو گئے تھے لیکن ان کا یہ خیال تھا کہ یہ کھڑے ہونا جائز نہیں ہے بلکہ شرک ہے اور اس بارے میں ہمیشہ بحث کیا کرتے تھے کہ آج ہم میں ایسی باتیں موجود ہیں تو آئندہ کیا ہوگا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں وہ میرے استاد بھی تھے۔ کہتے ہیں جب میری خلافت کا زمانہ آیا تو ایک دفعہ میں باہر آیا تو معاً کھڑے ہو گئے۔ (حضرت مصلح موعود کو دیکھتے ہی کھڑے ہو گئے۔) تو میں نے انہیں کہا قاضی صاحب یہ تو آپ کے نزدیک شرک ہے۔ اس پر وہ ہنس پڑے اور کہنے لگے کہ خیال تو میرا یہی ہے مگر کیا کروں رُکا نہیں جاتا۔ اس وقت بغیر خیال کے کھڑا ہو جاتا ہوں۔ میں نے کہا بس یہی جواب ہے آپ کے تمام اعتراضات کا۔ جہاں بناوٹ سے کوئی کھڑا ہو تو یہ بیشک شرک ہے مگر جب آدمی بیتاب ہو کر کھڑا ہو جائے تو یہ شرک نہیں ہے۔ یہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ بعض امور ایسے ہیں جنہیں تکلف اور بناوٹ شرک بنا دیتے ہیں۔ پس اس بات کا خیال رکھنا چاہئے۔ فرماتے تھے اپنے ایک بھائی کی وفات پر حضرت عائشہ نے بے اختیار چیخ ماردی اور منہ پر ہاتھ مار لیا۔ کسی نے ان سے دریافت کیا کہ کیا یہ جائز ہے؟ آپ نے فرمایا بے اختیاری میں ایسا ہو گیا۔ میں نے جان کر نہیں کیا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں قاضی صاحب کی یہ بات مجھے ہمیشہ یاد رہتی ہے کہ بے اختیاری میں ہو گیا۔ بہرحال ان صحابہ کا بھی اپنا رنگ تھا۔ ہر ایک کا اخلاص اور محبت تھا۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 19 صفحہ 889)

اللہ تعالیٰ سے تعلق کیسے کیسے نشان دکھاتا ہے۔ اس بارے میں حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سنا ہوا ہے کہ ایک دفعہ غالباً ہارون الرشید کے زمانے میں ایک بزرگ جو اہل بیت میں سے تھے اور جن کا نام موسیٰ رضا تھا اس بہانے سے قید کر دیئے گئے کہ ان کی وجہ سے فتنے کے پیدا ہونے کا احتمال ہے۔ ایک دفعہ آدھی رات کے وقت ایک سپاہی ان کے پاس قید خانے میں رہائی کا حکم لے کر پہنچا۔ وہ بہت حیران ہوئے کہ اس طرح میری رہائی کا فوری حکم کس طرح ہو گیا۔ وہ بادشاہ سے ملے تو اس سے پوچھا کہ کیا بات ہے کہ آپ نے مجھے اس طرح یکا یک رہا کر دیا۔ اس نے کہا کہ وجہ یہ ہوئی کہ میں سو رہا تھا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ کسی نے آ کر مجھے جگایا ہے۔ خواب میں ہی میری آنکھ کھل گئی تو پوچھا آپ کون ہیں تو معلوم ہوا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ کیا حکم ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ ہارون الرشید یہ کیا بات ہے کہ تم آرام سے سو رہے ہو اور ہمارا بیٹا قید خانے میں ہے۔ یہ سن کر مجھ پر ایسا رعب طاری ہوا کہ اسی وقت رہائی کے احکام بھجوائے۔ ان بزرگ نے کہا کہ اس روز مجھے بھی قید خانے میں بڑا کرب تھا۔ اس سے پہلے مجھے بھی کبھی رہائی کی خواہش پیدا نہ ہوئی تھی لیکن اس دن بڑی بے چینی تھی کہ رہائی ہو جائے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 19 صفحہ 891-890)

حضرت مصلح موعود اس کے بعد پھر دوبارہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عاشق کا، منشی اروڑا صاحب مرحوم کا، حوالہ دیتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عشاق میں سے تھے ان کی یہ عادت تھی کہ وہ کوشش کرتے کہ ہر جمعہ یا اتوار کو وہ قادیان پہنچ جایا کریں۔ چنانچہ جب انہیں چھٹی ملتی یہاں آجایا کرتے تھے اور مہینے میں ایک دفعہ آنے کا تو پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ اور پھر جب آتے تھے تو اپنے سفر کا ایک حصہ پیدل طے کرتے تھے تا کہ کچھ رقم بچ جائے اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں پیش کر سکیں۔ ان کی تنخواہ اس وقت بہت تھوڑی تھی۔ غالباً پندرہ بیس روپے تھی اور اس میں سے وہ نہ صرف گزارہ کرتے بلکہ سفر خرچ بھی نکالتے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں بھی نذرانہ پیش کرتے۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں میں نے ان کو ہمیشہ ایک ہی کوٹ میں دیکھا ہے، دوسرا کوٹ پہنتے ہوئے مَیں نے ان کو ساری عمر نہیں دیکھا۔ انہوں نے تہہ بند باندھا ہوا ہوتا تھا اور معمولی سا کرتہ ہوتا تھا۔ ان کی بڑی خواہش یہ ہوتی تھی کہ وہ آہستہ آہستہ کچھ رقم جمع کرتے رہیں اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں نذرانہ عقیدت کے طور پر پیش کر دیں۔ رفتہ رفتہ وہ اپنی دیانت کی وجہ سے ترقی کرتے گئے اور تحصیلدار بھی ہو گئے۔

پھر ان کا جو مشہور واقعہ ہے حضرت مصلح موعودؓ نے بیان کیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد ایک دن آئے۔ مجھے باہر بلایا اور بڑی شدت سے رونا شروع کر دیا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے کہا مجھے سمجھ نہیں آئی کہ کیا وجہ ہے۔ پھر انہوں نے تین یا چار سونے کے اشرفیاں نکال کر دیں کہ یہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دینا چاہتا تھا لیکن توفیق نہیں ملی اور اب جبکہ مجھے توفیق ہوئی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس دنیا میں نہیں اور اس پر پھر بڑی شدت سے رونا شروع کر دیا۔ تو حضرت مصلح موعود اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ ہوتا ہے عشق۔ اگر دنیا کی یہ نعمتیں کوئی نعمتیں ہیں اور اگر واقعہ میں ہمیں ان سے کوئی حقیقی آرام پہنچ سکتا ہے تو ایک مومن کا دل ان کو استعمال کرتے وقت ضرور دکھتا ہے کہ اگر یہ نعمتیں ہیں تو اس قابل تھیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملتیں۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 24 صفحہ 168-167)

حضرت عائشہؓ کا ایک واقعہ بھی آتا ہے کہ جب آپ کو نرم آٹے کی روٹی ملی تو آنکھوں میں آنسو آ گئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یہ نہیں ملتا تھا اور آپ موٹے پسے ہوئے آٹے کی روٹی کھایا کرتے تھے۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 24 صفحہ 166-165)

حضرت مصلح موعود اسی ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اپنے عشق کا ذکر کرتے ہوئے ایک واقعہ لکھتے ہیں۔ یہ فرمانے کے بعد کہ اگر یہ نعمتیں کسی قابل تھیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملتیں اور پھر آپ کے بعد آپ کے ظل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ملتیں۔ فرماتے ہیں کہ میں چھوٹا ہی تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں مجھے شکار کرنے کا شوق پیدا ہو گیا۔ ایک ہوائی بندوق (airgun) میرے پاس تھی جس سے مَیں شکار مار کر گھر لایا کرتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام چونکہ کھانا کم کھایا کرتے تھے اور آپ کو دماغی کام زیادہ کرنا پڑتا تھا اور میں نے خود آپ سے یا کسی اور طبیب سے سنا ہوا تھا کہ شکار کا گوشت دماغی کام کرنے والوں کے لئے مفید ہوتا ہے اس لئے میں ہمیشہ شکار آپ کی خدمت میں پیش کر دیا کرتا تھا۔ مجھے یاد نہیں کہ اس زمانے میں مَیں نے خود کبھی شکار کا گوشت اپنے لئے پکوایا ہو۔ ہمیشہ یہ شکار مار کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دے دیا کرتا تھا۔ تو جب انسان کو اپنے محبوب سے محبت کامل ہوتی ہے تو پھر یا تو وہ کسی چیز کو راحت ہی نہیں سمجھتا اور یا اگر راحت سمجھتا ہے تو کہتا ہے یہ اس محبوب کا حق ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر قرآنی علوم کے بڑے بڑے معارف اپنے فضل سے کھولے ہیں مگر بیسیوں مواقع مجھ پر ایسے آئے جبکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی نکتہ مجھ پر کھولا گیا تو میرے دل میں اس وقت بڑی تمنا اور آرزو پیدا ہوئی کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا حضرت خلیفہ اول کے زمانے میں یہ نکتہ مجھ پر کھلتا تو میں ان کے سامنے پیش کرتا اور مجھے ان کی خوشنودی حاصل ہوتی۔ فرماتے ہیں اصل مقام تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہی ہے حضرت خلیفہ اول کا خیال مجھے اس لئے آیا کرتا ہے کہ انہوں نے مجھے قرآن شریف پڑھایا اور انہیں مجھ سے بے حد محبت تھی اور ان کی یہ خواہش ہوا کرتی تھی کہ میں قرآن پر غور کروں اور اس کے مطالب نکالوں۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ دنیاوی چیزیں نہیں بلکہ یہ چیزیں ہیں جو ہمارے لئے حقیقی راحت کا

سامان بہم پہنچا سکتی ہیں۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 24 صفحہ 169-168)

یہ تو قصہ تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عاشق کا۔ ایسے لوگوں کا جو قادیان جاتے تھے اور ہر وقت یہی خواہش ہوتی تھی کہ وہیں بیٹھے رہیں جیسا کہ فضل شاہ صاحب کا بھی قصہ سنایا اور منشی اروڑے خان صاحب کا بھی۔ ایک طرف تو وہ لوگ تھے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منہ کو دیکھتے تھے اور اس کوشش میں ہوتے تھے قادیان پہنچیں۔ قادیان آنے کے لئے بے چین ہوتے تھے اور آپ کے لئے پھر قربانیاں بھی دیتے تھے۔ لیکن بعض ایسے بھی ہوتے ہیں بیچارے جن پر قادیان کا نیک ماحول مصیبت بن جاتا تھا۔ دنیاوی لذات ان پر اتنی غالب ہوتی تھیں کہ وہ نیک ماحول سے جان چھڑا کر بھاگتے تھے۔ ایسے ہی ایک شخص کا واقعہ بھی حضرت مصلح موعودؓ نے لکھا ہے۔

فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں ایک دفعہ قادیان ایک شخص آیا اور ایک دن ٹھہر کر چلا گیا۔ جنہوں نے اسے قادیان بھیجا تھا انہوں نے اس خیال سے بھیجا تھا کہ یہ قادیان جائے گا اور وہاں کچھ دن ٹھہر کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی باتیں سنے گا وہاں کے حالات دیکھے گا تو اس پر احمدیت کا کچھ اثر ہوگا۔ مگر جب وہ صرف ایک دن ہی ٹھہر کر واپس چلا گیا تو ان بھیجنے والوں نے اس سے پوچھا کہ تم اتنی جلدی کیوں آ گئے۔ تو وہ کہنے لگا توبہ کرو جی وہ بھی کوئی شریفوں کے ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ انہوں نے خیال کیا کہ شاید کسی احمدی کے نمونے کا اچھا اثر نہیں ہوا جس سے اس کو ٹھوکر لگی ہوئی ہے۔ انہوں نے پوچھا کہ آخر بات کیا ہوئی ہے جو تم اتنی جلدی چلے آئے۔ فرماتے ہیں کہ ان دنوں قادیان اور بٹالہ کے درمیان یکّے چلا کرتے تھے۔ (ٹانگے چلا کرتے تھے۔) اس نے کہا میں صبح کے وقت قادیان پہنچا۔ مہمان خانے میں مجھے ٹھہرایا گیا۔ میری تواضع اور آؤ بھگت کی گئی۔ ہم نے کہا سندھ سے آئے ہیں راستہ میں تو کہیں حقہ پینے کا موقع نہیں ملا اب اطمینان سے بیٹھ کر حقہ پئیں گے اور آرام کریں گے۔ ابھی ذرا حقہ آنے میں دیر تھی کہ ایک شخص نے کہا کہ بڑے مولوی صاحب یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الاول (ان کو بڑے مولوی صاحب کہا جاتا تھا) اب حدیث کا درس دینے لگے ہیں پہلے درس سن لیں بعد میں حقہ پئیں۔ ہم نے کہا چلو اب قادیان آئے ہیں تو حدیث شریف کا درس بھی سن لیں۔ حدیث کا درس سن کر آئے تو ایک شخص نے کہا کھانا بالکل تیار ہے پہلے کھانا کھا لیں۔ ہم نے کہا ٹھیک ہے۔ ٹھیک بات ہے کھانے سے فارغ ہو کر پھر اطمینان سے حقہ پئیں گے۔ ابھی کھانا کھا کر بیٹھے ہی تھے کہ کسی نے کہا کہ ظہر کی اذان ہو چکی ہے۔ ہم نے کہا اب آئے ہیں تو چلو قادیان میں نماز ہی پڑھ لیتے ہیں۔ ظہر کی نماز پڑھ چکے تو مرزا صاحب بیٹھ گئے یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیٹھ گئے اور باتیں ہونا شروع ہو گئیں۔ ہم نے کہا کہ چلو مرزا صاحب کی گفتگو بھی سن لیں کہ کیا فرماتے ہیں پھر چل کر حقہ پئیں گے۔ (حقہ دماغ سے نہیں نکلا) وہاں سے باتیں سن کر آئے اور آ کر پیشاب پاخانے سے فارغ ہو کر بیٹھے اور حقہ سلگایا کہ اب تو سب طرف سے فارغ ہیں اب تسلی سے حقہ پیتے ہیں لیکن ابھی دو کش بھی حقہ کے نہ لگائے تھے کہ کسی نے کہا کہ عصر کی اذان ہو چکی ہے نماز پڑھ لو۔ حقہ کو اس طرح چھوڑ کر ہم عصر کی نماز پر چلے گئے۔ عصر کی نماز پڑھی تو خیال تھا کہ اب تو شام تک حقہ کے لئے آزادی ہوگی۔ کسی نے کہا کہ بڑے مولوی صاحب مسجد اقصیٰ میں چلے گئے ہیں اور وہاں قرآن کریم کا درس ہوگا۔ ہم نے سمجھا تھا کہ اب شام تک حقہ پینے کا موقع ملے گا پر خیر اب آئے ہیں تو قرآن کریم کا درس بھی سن لیتے ہیں۔ بڑی مسجد میں گئے درس سنا اور سن کر واپس آئے تو مغرب کی اذان ہو گئی اور حقہ اسی طرح دھرا رہا۔ پھر ہم مغرب کی نماز کے لئے چلے گئے۔ نماز پڑھ کر پھر مرزا صاحب بیٹھ گئے اور ہم پھر مجبوراً بیٹھ گئے۔ ہم نے کہا چلیں مرزا صاحب کی باتیں سن لیں۔ آخر وہاں سے آئے سوچا کہ اب شاید حقہ پینے کا موقع ملے لیکن کھانا آ گیا اور کہنے لگے کھانا کھا لو پھر حقہ پینا۔ شام کا کھانا بھی کھا لیا اور خیال کیا کہ اب تسلی سے حقہ کے لئے بیٹھیں گے کہ عشاء کی اذان ہو گئی۔ لوگ کہنے لگے نماز پڑھ لو۔ خیر عشاء کی نماز کے لئے بھی چلے گئے۔ نماز پڑھ کر خدا تعالیٰ کا شکر کیا کہ اب تو اور کوئی کام نہیں رہا اب پوری فرصت ہے اور حقہ پیتے ہیں۔ لیکن ابھی حقہ سلگایا ہی تھا کہ پتا لگا کہ باہر سے آنے والے مہمانوں کو عشاء کے بعد بڑے مولوی صاحب کچھ وعظ و نصیحت بھی کیا کرتے ہیں۔ اب بڑے مولوی صاحب وعظ کرنے لگ گئے۔ وہ ابھی وعظ و نصیحت کر ہی رہے تھے کہ سفر کی کوفت اور تکان کی وجہ سے ہم کو بیٹھے بیٹھے نیند آ گئی پھر پتا ہی نہیں تھا کہ ہم کہاں ہیں اور ہمارا حقہ کہاں ہے۔ صبح جب اٹھا تو میں اپنا بستر اٹھا کر وہاں سے بھاگا کہ قادیان میں شریف انسان کے ٹھہرنے کی کوئی جگہ نہیں۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 3 صفحہ 498-497)

تو یہ حال تھا شرفاء کا۔ اب اسی وجہ سے کہ ایک نشے کی عادت تھی دین کا علم سیکھنے سے محروم رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت سے فیض پانے سے محروم رہے۔ سب نشہ کرنے والوں کے لئے بھی اس میں ایک سبق ہے۔

اب میں دنیا کے جو حالات ہو رہے ہیں اس کے بارے میں مختصر بتانا چاہتا ہوں کہ جس تباہی کی طرف دنیا تیزی سے جا رہی ہے اس کے لئے احباب جماعت کو بہت زیادہ دعا کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ نام نہاد اسلامی حکومت جو عراق اور شام میں قائم ہے اس کے خلاف اب مغربی حکومتوں نے فرانس کے ظالمانہ واقعہ کے بعد جو سخت اقدامات کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور ہوائی حملے کرنے کا منصوبہ بنایا ہے بلکہ شروع کر دیئے ہیں، اگر ان حکومتوں نے یہ حملے کرنے ہیں تو پھر ان پر کریں جو ظلم کر رہے ہیں۔ ان حملوں سے اللہ تعالیٰ معصوموں اور عوام الناس کو محفوظ رکھے۔ وہاں شام وغیرہ میں رہنے والے اکثر تو ایک چکی میں پس رہے ہیں۔ نہ اِدھر کا راستہ ہے نہ اُدھر کا راستہ ہے۔ پھر ہمسایہ مسلمان ممالک بھی اس فتنہ کو ختم کرنے میں سنجیدہ نہیں ہیں۔ چاہئے تو یہ تھا کہ خود ہمسایہ ممالک مل کر وہاں کی حکومتوں کی مدد کر کے اس فتنے کو ختم کرتے۔ اس کو بڑھنے دیا گیا یہاں تک کہ یہ شر تمام دنیا میں پھیل گیا۔ اور ابھی بھی یہ کہا جاتا ہے کہ بعض ممالک جو ہمسایہ اسلامی ممالک ہیں اس نام نہاد اسلامی حکومت سے تجارت بھی کر رہے ہیں اور ان کا تیل وغیرہ بھی خرید رہے ہیں۔ روس ترکی پر اس کا الزام لگا رہا ہے گو ترکی اس کو ردّ کرتا ہے اور روس پر الٹا الزام لگاتا ہے۔ لیکن بہرحال کچھ نہ کچھ ہو تو رہا ہے۔ یہ تجارت چل رہی ہے۔ اس کے بارے میں مَیں کئی سال سے کہہ رہا ہوں۔ ان ہوائی حملوں میں مغربی دنیا کے ساتھ روس بھی شامل ہے۔ گو کہ مغربی دنیا سے اختلاف ہے۔ روس جو ہے وہ سیریا میں جو بشّار الاسد کی حکومت ہے ان کی طرفداری کر رہا ہے۔ باقی دنیا اس کے خلاف ہے۔ لیکن اس وقت بہرحال داعش کے ٹارگٹ جو ہیں وہ دونوں کے مشترکہ ہیں۔ لیکن اس کے باوجود جیسا کہ مَیں نے کہا کہ ان کے اختلافات بھی موجود ہیں۔ اگر سنجیدہ حالات ہوتے ہیں تو چین روس کی حمایت کا اعلان کرتا ہے۔ سیریا کی حکومت کہتی ہے کہ یورپ کے ہوائی حملوں کا اس وقت تک فائدہ نہیں جب تک ہم سے مل کر نہیں کرتے۔ پھر روس کا جو جہاز ترکی نے گرایا اس کے بعد کے اثرات سے دشمنیوں کے اظہار اور اعلانات بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ پھر یہ بھی سنا ہے کہ اس نام نہاد اسلامی حکومت نے اپنا یہ بھی ایک پلان بنایا ہے کہ اگر عراق، شام کے علاقے کو چھوڑنا پڑا تو لیبیا میں پھر اپنے اڈے قائم کریں گے، وہاں حکومت قائم کریں گے۔ اور پھر اس کا کیا نتیجہ نکلے گا۔ ظاہر ہے کہ اگر یہ لوگ اس کو ختم کرنا چاہتے ہیں تو یہ بھی بعید نہیں کہ ہوائی حملے بعد میں پھر وہاں لیبیا میں شروع ہو جائیں۔ پھر عوام مریں گے۔ مغربی ممالک پہلے انہی حکومتوں کی مدد کرتے رہتے ہیں پھر ان کے خلاف ہو جاتے ہیں۔ لیبیا، شام، عراق وغیرہ کی حکومتوں کے خلاف ہو کر یا انہیں الٹا دیا یا الٹانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ اور یہ سب ایک لمبے عرصے سے انصاف سے کام نہ لینے کا نتیجہ ہے کہ دنیا میں فساد پھیلا ہوا ہے۔ بدقسمتی سے مسلمان ممالک کی حکومتیں بھی اپنے اپنے ممالک میں بے انصافی اور ظلم سے کام لے رہی ہیں۔ گویا کہ ایسے پیچ دار حالات ہو چکے ہیں کہ جنگ عظیم کی صورت ہے۔ بلکہ ہمیں یہ کہنا چاہئے کہ چھوٹے پیمانے پہ جنگ عظیم شروع ہو چکی ہے۔ اب یہاں کے بہت سے تجزیہ نگار اس بات کو تسلیم کرنے لگ گئے ہیں، لکھنے بھی لگ گئے ہیں کہ جنگ عظیم شروع ہے۔ اس بات کی طرف مَیں تو گزشتہ کئی سال سے توجہ دلا رہا ہوں گو اب یہ لوگ خود بھی ایسی باتیں کرنے لگ گئے ہیں۔ لیکن اب بھی یہی لگ رہا ہے کہ انصاف سے کام لینے کی طرف توجہ نہیں ہو گی۔ نہ بڑی طاقتوں کو نہ مسلمان حکومتوں کو اس طرف توجہ ہو گی۔ بظاہر لگتا ہے کہ نام نہاد اسلامی حکومت کے خلاف سب مل کے کارروائی کر رہے ہیں۔ اس لئے اگر اس کو ختم کر دیں یا ختم کر سکتے ہوں تو امن کے حالات پیدا ہو جائیں گے۔ لیکن بعض حالات اس طرف اشارہ کر رہے ہیں کہ یہ فتنہ ختم ہو بھی گیا تو حالات نہیں سدھریں گے بلکہ اس کے بعد بڑی طاقتوں کی آپس میں کھینچا تانی شروع ہو جائے گی۔ اور بعید نہیں کہ جنگ شروع ہو جائے کیونکہ روس اور دوسری مغربی طاقتوں کی آپس میں رنجشیں بڑھتی چلی جا رہی ہیں اور پھر عوام ہی زیادہ تر مریں گے۔ گزشتہ جنگوں میں بھی ہم نے یہی دیکھا۔ عوام ہی مرتے ہیں۔ معصوم لوگ مرتے ہیں۔ اس لئے بہت زیادہ دعاؤں کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو تباہی سے بچائے۔ اس کے علاوہ احتیاطی تدابیر کے لئے بھی مَیں نے گزشتہ سالوں میں جماعت کو توجہ دلائی تھی اس طرف بھی توجہ دیں۔ بعض باتوں کی طرف میں نے مختصراً اشارہ کر دیا ہے۔ پھر مَیں توجہ دلاتا ہوں کہ دعاؤں کی طرف بہت توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ حکومتوں اور طاقتوں کو عقل دے کہ دنیا کو تباہی کی طرف اور بربادی کی طرف نہ لے کر جائیں۔

......☆......☆......☆......

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کے دن اللہ کے گھر کے ہر دروازے پر فرشتے ہوتے ہیں۔ وہ خدا کے گھر میں پہلے آنے والوں کو پہلے لکھتے ہیں اور آنے والوں کی فہرست ترتیب وار تیار کرتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب امام خطبہ شروع کرتا ہے تو وہ اپنا رجسٹر بند کر دیتے ہیں اور ذکر الٰہی سنتے ہیں۔ (صحیح بخاری کتاب الجمعہ باب الاستماع حدیث نمبر: 877)

طالب دعا: ایڈووکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم دیکھ لو کہ اللہ کا خلیفہ زمین پر موجود ہے تو اس سے وابستہ ہو جاؤ۔ اگرچہ تمہارا بدن تار تار کر دیا جائے اور تمہارا مال لُوٹ لیا جائے۔

(مسند احمد بن حنبل۔ حدیث نمبر 22333)

طالب دعا: ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، حیدرآباد

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-16522243-0794 , 2248-5222
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

خطبہ جمعہ

اس زمانہ میں اسلام پر میڈیا اور تحریر و تقریر کے ذریعہ سے جو حملے ہو رہے ہیں ان کا توڑ کرنے کے لئے اس شخص کے ساتھ رشتہ جوڑ کر اسلام کی خوبصورت تعلیم کی عظمت سے ان مخالفین کا منہ بند کریں جو اسلام پر دہشت گردی اور شدت پسندی کا الزام لگاتے ہیں۔ جو گروہ یا لوگ تلوار کے زور سے اسلام پھیلانے کا دعویٰ کرتے ہیں، تلوار کے ذریعہ سے اسلام پھیلانے کا دعویٰ کرتے ہیں، حقیقت میں وہ اسلام مخالف طاقتوں کے آلۂ کار ہیں

آج ہم احمدیوں نے ہی مسلمانوں اور غیر مسلموں دونوں کو حقیقت سے آشکار کرنا ہے۔ ان لوگوں کو بتانا ہے کہ تم جو بغیر علم کے کہہ دیتے ہو کہ اسلام کی تعلیم میں شدت پسندی ہے اسی لئے مسلمان بھی شدّت پسند بنتے ہیں، یہ تمہاری لاعلمی اور جہالت ہے۔ مسلمانوں کو بھی بتانا ہوگا کہ آپس کے قتل و غارت اور فرقہ بندی سے تم اسلام کو بدنام کر رہے ہو۔ اس وقت دنیا کو اسلام کی حقیقی تصویر دکھانا بہت ضروری ہے۔ دنیا کو ہم نے اپنے علم اور عمل سے بتانا ہے کہ دنیا کو اپنی سلامتی اور امن کا خطرہ اسلام سے نہیں بلکہ ان لوگوں سے ہے جو اسلام کے خلاف ہیں

آیات قرآنیہ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے
اسلام کی پُرامن تعلیم کی خوبصورتی کو ظاہر کرنے والی تعلیمات کا تذکرہ

مسلمان ممالک کے فساد میں بھی بعض بڑے ممالک کا حصہ ہے۔ اور اب تو مختلف مغربی میڈیا پر خود ان کے اپنے لوگ ہی کہنے لگ گئے ہیں کہ مسلمانوں کی یہ شدت پسند تنظیمیں ہماری حکومتوں کی پیداوار ہیں۔ پس دنیا کے امن اور سلامتی کو برباد کرنے والے صرف یہ مسلمان گروہ ہی نہیں ہیں جو اسلامی تعلیم کے خلاف چلتے ہوئے ظلم و فساد کر رہے ہیں بلکہ بڑی حکومتیں بھی ہیں جو اپنے مفادات کو اولیت دیتی ہیں اور دنیا کا امن ان کے نزدیک ضمنی اور ثانوی چیز ہے

یہ اسلام ہے اور صرف اسلام ہے جو دنیا میں امن و سلامتی کی ضمانت بن سکتا ہے اور یہ قرآن کریم ہے اور صرف قرآن کریم ہے جو امن اور سلامتی پھیلانے کی اور شدت پسندی کے خاتمے کی تعلیم دیتا ہے۔ پس اس تعلیم کا ادراک حاصل کرنے کی ہر ایک کو ضرورت ہے۔ اس تعلیم کو اپنے اوپر لاگو کرنے کی ضرورت ہے۔ اس تعلیم پر عمل کریں اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے اپنے عملی نمونوں سے دنیا کو بتائیں کہ آج قرآن کریم کی حفاظت کے کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق بخشی ہے اور یہ اس کا فضل ہے۔ پس یہ خوبصورت تعلیم دنیا میں پھیلانے کا کام سرانجام دینا ہر احمدی کی ذمہ داری ہے اور اس ذمہ داری کی ادائیگی کے لئے ہر احمدی لڑکے لڑکی، مرد عورت کو کوشش کرنی چاہئے۔ اور سب سے بڑی چیز اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے خاص تعلق پیدا کرنا ہے، اس کے آگے جھکنا ہے، اس کا تقویٰ اختیار کرنا ہے۔ اس کا تقویٰ اپنے دلوں میں پیدا کرنا ہے۔ تبھی ہم اپنے آپ کو اور اپنی نسلوں کو بھی اور دنیا کو بھی امن اور سلامتی دے سکتے ہیں

مکرم عنایت اللہ احمدی صاحب سابق مبلغ سلسلہ افریقہ کی نماز جنازہ حاضر۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب کالا افغانہ (درویش قادیان)
اور مکرمہ سیدہ قانتہ بیگم صاحبہ آف اڑیسہ (انڈیا) کی نماز جنازہ غائب۔ مرحومین کا ذکر خیر

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 11 ردسمبر 2015ء بمطابق 11 رفتح 1394 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

گزشتہ دنوں یہاں ایک اخباروں میں کالم لکھنے والے نے لکھا اور اسی طرح ایک آسٹریلین سیاستدان نے بھی کہا کہ اسلام کی تعلیم میں جو جہاد اور بعض دوسرے احکامات ہیں انہی کی وجہ سے مسلمان شدت پسند بنتے ہیں۔ اسلامی احکامات کے بارے میں گزشتہ دنوں یوکے (UK) کے بھی ایک حکومتی سیاستدان نے یہی کہا تھا کہ اسلام میں کچھ نہ کچھ تو شدت پسندی کے احکامات ہیں، سختی کرنے کے احکامات ہیں جس کی وجہ سے مسلمانوں کا شدت پسندی کی طرف رجحان ہے۔ آجکل جو اسلام کے نام پر عراق اور شام میں شدت پسند گروہ نے کچھ علاقے پر قبضہ کر کے اپنی حکومت قائم کی ہے اس نے مغربی ممالک کو بھی نہ صرف دھمکیاں دی ہیں بلکہ بعض جگہ ظالمانہ حملے کر کے معصوموں کو قتل بھی کیا ہے۔ اس کا میں گزشتہ خطبوں میں ذکر بھی کر چکا ہوں۔ اس چیز نے جہاں عوام کو خوفزدہ کیا ہے وہاں ان لوگوں کو جو بعض ملکوں کے لیڈر ہیں لاعلمی کی وجہ سے یا اسلام مخالف خیالات کی وجہ سے اسلام کے خلاف کہنے کا موقع بھی دیا ہے۔ کہنے اور لکھنے والے یہ بھی لکھتے ہیں کہتے بھی ہیں کہ ٹھیک ہے دوسرے مذاہب کی تعلیم میں بھی سختی ہے۔ بعض احکامات ایسے ہیں لیکن ان کے ماننے والے یا تو اس پر اب عمل نہیں کرتے یا اس میں حالات کے مطابق تبدیلیاں کر لی ہیں اور زمانے کی ضرورت کے مطابق اس تعلیم کو کر لیا ہے۔ اور اس بات پر ان کا زور ہے کہ لہٰذا اب قرآن کریم کے احکامات کو بھی اس زمانے کے مطابق ڈھالنے کی ضرورت ہے۔

بہرحال اس سے یہ بات تو ثابت ہوگئی کہ ان کے مطابق ان کی تعلیم اب خدا کی بھیجی ہوئی نہیں رہی بلکہ انسانوں کی بنائی ہوئی تعلیم رہ گئی ہے۔ اور یہ ہونا تھا کیونکہ ان تعلیموں کے قائم رہنے یا ان پر تا قیامت عمل کرنے والے پیدا ہونے کا خدا تعالیٰ کا وعدہ نہیں۔ لیکن قرآن کریم میں جب اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان فرمایا کہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ (الحجر:10) یعنی اس ذکر یعنی قرآن کریم کو ہم نے ہی اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔ تو اس کی حفاظت کے پھر سامان بھی فرمائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس آیت کی مختلف موقعوں پر مختلف کتابوں میں تفسیر فرمائی ہے۔ ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ کی قدیم سے یہ عادت ہے کہ جب ایک قوم کو کسی فعل سے منع کرتا ہے تو ضرور اس کی تقدیر میں یہ ہوتا ہے کہ بعض ان میں سے اس فعل کے ضرور مرتکب ہوں گے جیسا کہ اس نے توریت میں یہودیوں کو منع کیا تھا کہ تم توریت اور دوسری خدا کی کتابوں کی تحریف نہ کرنا۔ سو آخر ان میں سے بعض نے تحریف کی (اس کو بدلا) مگر قرآن کریم میں یہ نہیں کہا گیا کہ تم قرآن کریم کی تحریف نہ کرنا (اس کو نہ بدلنا) بلکہ یہ کہا گیا اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ (الحجر:10)۔ (ماخوذ از نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 419)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ (یہ آیت) ”صاف بتلا رہی ہے کہ جب ایک قوم پیدا ہوگی کہ اس ذکر کو دنیا سے مٹانا چاہے گی تو اس وقت خدا آسمان سے اپنے کسی فرستادہ کے ذریعہ سے اس کی حفاظت کرے گا“۔

(تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 267)

پس وقتاً فوقتاً یہ لوگ قرآنی تعلیم پر اعتراض کر کے اس تعلیم کو مٹانا چاہتے ہیں کیونکہ ان کی اپنی تعلیم یا مٹ گئی ہے یا صرف کتاب کی حد تک رہ گئی ہے۔ یہ مختلف طریقے آجکل میسج (Message) بھیجنے کے یا ٹوِیٹ

(Tweet) کرنے کے ہیں۔ ان میں واٹس اَیپ (WhatsApp) وغیرہ بھی ہے۔ گزشتہ دنوں اس پر ایک چھوٹی سی فلم چل رہی تھی جس میں دولڑکے ایک کتاب میں سے جس کے باہر قرآن لکھا ہوا تھا لوگوں کو بعض آیات یا حصے پڑھ کر سنا رہے تھے کہ یہ کیسی تعلیم ہے اور سڑک پر مختلف لوگوں سے اس کے بارے میں پوچھ رہے تھے، ان کا انٹرویو لے رہے تھے، ان کو بتاتے تھے۔ تو ہر ایک کو جب یہ پتا لگتا تھا کہ یہ قرآن کریم کی تعلیم ہے کیونکہ باہر لکھا ہوا تھا تو ہر ایک اسلام کی تعلیم کی برائیاں کر رہا تھا کہ دیکھو یہ ثابت ہو گیا کہ اسلامی تعلیم ہی ایسی ہے جس کی وجہ سے مسلمان ایسی حرکتیں کرتے ہیں۔ کچھ دیر کے بعد ان لڑکوں نے اس کتاب کا کور (cover) اتار دیا اور دکھایا کہ یہ اسلام کی نہیں یہ بائبل کی تعلیم ہے کیونکہ یہ بائبل ہے جو ہم پڑھ رہے تھے۔ تو کسی نے اس پر کوئی منفی تبصرہ نہیں کیا۔ اسلام کا نام آتا ہے تو فوراً منفی تبصرہ ہوتا ہے لیکن یہاں سارے بس ہنس کر چپ ہو گئے۔ ان میں عورتیں بھی تھیں مرد بھی تھے۔ تو ایک عورت نے کہا کہ اچھا بڑی حیرانی کی بات ہے۔ میں نے تو کرسچین سکول میں تعلیم حاصل کی اور بائبل پڑھی ہے مجھے تو کبھی اس کا خیال ہی نہیں آیا۔ تو یہ تو ان کا حال ہے۔ اگر ایک مسلمان غلط حرکت کرتا ہے تو اسلام کی طرف منسوب کر دیتے ہیں اگر کوئی دوسرے مذہب والا کرتا ہے تو کہتے ہیں بیچارا معذور ہے پاگل ہے۔

ہم مانتے ہیں کہ اسلام کے نام پر بعض مسلمان گروہوں کے غلط عمل نے اسلام کو بدنام کیا ہے لیکن اس پر قرآن کریم کی تعلیم کو نشانہ بنانا اور انتہا تک چلے جانا بھی اسلام کے خلاف دلوں کے بغض اور کینے کا اظہار ہے۔ اس کا ایک انتہائی اظہار تو آجکل امریکہ کے ایک صدارتی امیدوار کا اسلام اور مسلمانوں کے خلاف بولنا ہے۔

بہرحال یہ اسلام کے متعلق جو چاہے بولتے رہیں لیکن اسلام کی خوبصورت تعلیم کا مقابلہ نہ کسی مذہب کی تعلیم کر سکتی ہے اور نہ ہی ان کے اپنے بنائے ہوئے قانون کر سکتے ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے حالات کے مطابق قانون بدل دیئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں بھی اپنے وعدے کے مطابق قرآن کریم کی حفاظت کے لئے ایک فرستادے کو بھیجا جنہوں نے اسلام کی خوبصورت تعلیم سے ہمیں آگاہ فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں: قرآن کریم جس کا دوسرا نام ذکر ہے اُس ابتدائی زمانہ میں انسان کے اندر چھپی ہوئی اور فراموش ہوئی ہوئی صداقتوں اور ودیعتوں کو یاد دلانے کے لئے آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے اس وعدۂ واثقہ کی رو سے کہ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ۔ اس زمانہ میں بھی آسمان سے ایک معلم آیا جو آخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ (الجمعۃ:4) کا مصداق اور موعود ہے۔ وہ وہی ہے جو تمہارے درمیان بول رہا ہے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 1 صفحہ 97۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر آپ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے جو اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ (الحجر:10) کا وعدہ دے کر قرآن اور اسلام کی حفاظت کا خود ذمہ دار ہوتا ہے مسلمانوں کو اس مصیبت سے بچا لیا اور فتنے میں پڑنے نہ دیا۔ پس مبارک ہیں وہ لوگ جو اس سلسلے کی قدر کرتے اور اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں''۔ (ملفوظات جلد 1 صفحہ 95۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)۔ یعنی آپ کی جماعت میں شامل ہوئے۔

پھر آپ نے فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے موافق...... قرآن شریف کی عظمت کو قائم کرنے کے لئے چودھویں صدی کے سر پر مجھے بھیجا ہے''۔ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 193۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر فرمایا کہ ''قرآن کریم کی تائیدیں اور نصرتیں ہمارے شامل حال ہیں۔ یہ آج کسی اور مذہب کے پیرو کو نصیب نہیں۔'' (بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد 2 صفحہ 770، الحکم جلد 5 نمبر 25 مؤرخہ 10 جولائی 1901ء صفحہ 2)

پس یہ باتیں جہاں مخالفین اسلام کے اعتراضات کا شافی جواب ہیں وہاں ان کا یہ کہنا ہی کہ دوسرے مذاہب زمانے کے مطابق اپنے آپ کو ڈھال چکے ہیں اس بات کا اعتراف ہے کہ وہ مذہب مردہ ہو چکے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس پرشوکت کلام میں مسلمانوں کو بھی دعوت ہے کہ اس زمانہ میں اسلام پر میڈیا اور تحریر و تقریر کے ذریعہ سے جو حملے ہو رہے ہیں ان کا توڑ کرنے کے لئے اس شخص کے ساتھ رشتہ جوڑ کر اسلام کی خوبصورت تعلیم کی عظمت سے ان مخالفین کا منہ بند کریں جو اسلام پر دہشت گردی اور شدت پسندی کا الزام لگاتے ہیں۔ جو گروہ یا لوگ تلوار کے زور سے اسلام پھیلانے کا دعویٰ کرتے ہیں، تلوار کے ذریعہ سے اسلام پھیلانے کا دعویٰ کرتے ہیں، حقیقت میں وہ اسلام مخالف طاقتوں کے آلہ کار ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں واضح طور پر بتا دیا کہ یہ زمانہ تلوار کے جہاد کا زمانہ نہیں ہے اور تلوار کے جہاد کی اجازت بھی ان مشروط حالات کی وجہ سے ملی تھی جو اسلام کے ابتدائی زمانے میں پیدا ہوئے تھے کہ دشمن اسلام کو تلوار کے زور سے ختم کرنا چاہتا تھا۔ اسلام امن اور پیار کی تعلیم سے بھرا پڑا ہے۔ یعنی قرآن کریم اس تعلیم سے بھرا ہوا ہے۔ پس آج اس زمانے میں اس تعلیم کا پرچار کرنے کی ضرورت ہے اور ہر احمدی کو اس تعلیم کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اس پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ تبھی اپنے احمدی ہونے کا بھی ہم حق ادا کر سکتے ہیں۔ آج ہم احمدیوں نے ہی مسلمانوں اور غیر مسلموں دونوں کو حقیقت سے آشکار کرنا ہے۔ جو لوگ اسلام پر اعتراض کرتے ہیں وہ جاہل ہیں اور ہم نے ان کو ان کی جہالت کا حال دکھانا ہے۔ اسلام کی تعلیم تو امن اور سلامتی کی تعلیم ہے۔ قرآن کریم کی روشنی میں ہی ہم نے یہ تعلیم دنیا کو دکھانی ہے۔ ان لوگوں کو بتانا ہے کہ تم جو بغیر علم کے کہہ دیتے ہو کہ اسلام کی تعلیم میں شدت پسندی ہے اسی لئے مسلمان بھی شدت پسند بنتے ہیں یہ تمہاری لاعلمی اور جہالت ہے۔ مسلمانوں کو بھی بتانا ہوگا کہ آپس کے قتل و غارت اور فرقہ بندی سے تم اسلام کو بدنام کر رہے ہو۔ گو ہمارے پاس زیادہ وسائل تو نہیں ہیں لیکن جس حد تک ہم پریس میڈیا اور مختلف ذرائع سے یہ کام کر سکتے ہیں ہر ملک میں اور ہر شہر میں کرنے چاہئیں۔ اس وقت دنیا کو اسلام کی حقیقی تصویر دکھانا بہت ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی قریباً ہر جگہ اس طرف توجہ ہے لیکن حالات کا تقاضا یہ ہے کہ لگاتار اس بارے میں میڈیا کو استعمال کیا جاتا رہے۔ ان سے تعلق اور رابطہ رکھا جائے۔ ان کے ذریعہ سے عوام الناس کو بتایا جائے۔ اللہ کے فضل سے امریکہ میں بھی اس معاملے میں ان کا کافی تعلق اور رابطہ ہے۔ باقی ملکوں میں بھی اور یہاں بھی کچھ رابطے ہیں۔ جرمنی میں بھی ہیں۔ تو ان کو وسیع تر کرتے چلے جانے کی ضرورت ہے۔

گزشتہ دنوں یہاں برٹش پارلیمنٹ میں گلاسگو کی ایک ایم پی (MP) نے اسلام کی حقیقت کے بارے میں جماعت احمدیہ کے حوالے سے یہ بتا کر کہا کہ اسلام کی امن اور سلامتی کی تعلیم پر عمل کرنے والے احمدی مسلمان ہیں اور مَیں گلاسگو میں ان کے ایک پیس سمپوزیم میں شامل ہوئی تھی اور اس نے بڑی تعریف کی۔ اس پر وہیں بیٹھی ہوئی وزیر داخلہ، ہوم سیکرٹری نے بھی کہا کہ جو اسلام احمدی پیش کرتے ہیں وہ واقعی اس سے بالکل مختلف ہے جو اسلامی شدت پسند دکھاتے ہیں۔ اور حقیقت میں احمدی امن پسند شہری ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ احمدی کوئی نئی تعلیم پیش نہیں کرتے بلکہ قرآن کریم کی تعلیم پیش کرتے ہیں۔ لیکن یہ ایک واقعہ ہو کر اگر خاموشی ہو گئی تو کچھ دیر کے بعد لوگ یہ کہہ کر بھول جائیں گے کہ ہاں جی برٹش پارلیمنٹ میں ایک سوال اٹھا تھا اور مسئلہ ختم ہو گیا۔ اس کو تو ہر وقت تازہ رکھنے کی ضرورت ہے کہ اسلام کی تعلیم کیا ہے؟ پریس نے ایک دفعہ خبر دے دی اور ہم خاموش ہو گئے۔ لیکن شدّت پسندی کا کوئی واقعہ ہوتا ہے یا نہیں بھی ہوتا تو ان کے حوالے سے اخبار میں شہ سرخیاں دی جاتی ہیں۔ پھر اسلام مخالف لوگوں کو اسلام کے خلاف بولنے کا موقع مل جاتا ہے۔

گزشتہ دنوں جب میں جاپان میں تھا تو وہاں بھی پڑھے لکھے طبقے کا یہ اظہار تھا۔ بلکہ ایک عیسائی پادری نے بھی کہا کہ اسلام کی تعلیم جو تم قرآن کریم کی روشنی میں بتا رہے ہو اس کو جاننے کی جاپانیوں کو بہت ضرورت ہے بلکہ دنیا کو ضرورت ہے۔ اس نے کہا لیکن اس کا فائدہ تبھی ہوگا کہ اب اس بات کو اس فنکشن تک محدود نہ کریں جس میں آپ بول رہے ہیں بلکہ جاپان میں مسلسل کوشش سے یہ تعلیم لوگوں کو بتائیں۔

پس اب انصاف پسند غیر بھی یہ کہہ رہے ہیں کہ خاموش نہ بیٹھ جاؤ بلکہ لگاتار دنیا کے سامنے یہ تعلیم پیش کرتے رہو تبھی فائدہ ہوگا۔ اب یہ جاپان جماعت کا بھی کام ہے کہ جامع منصوبہ بندی کر کے اس بات کو تازہ رکھیں۔ اسی طرح یہاں اس ملک یوکے (UK) میں بھی اور دنیا کے دوسرے ممالک میں بھی اسلام کی خوبصورت تعلیم کا ادراک جس طرح ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ہوا ہے اسے پھیلائیں۔ اس خوبصورت تعلیم کے سامنے کوئی ٹھہر ہی نہیں سکتا۔ اور یہ سب باتیں قرآن کریم کی تعلیم کی روشنی میں ہمیں آپ نے بتائی ہیں اور آگے جماعت کے لٹریچر میں بھی بہت ساری جگہوں پہ موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی صحیح تشریح اور تفسیر کے پہنچانے، اس کے معنوں کی صحیح تشریح کرنے کیلئے اور قرآن کریم کی حفاظت کے لئے آپ علیہ السلام کو بھیجا جیسا کہ آپ نے فرمایا۔ آپ نے اپنی کتب اور ملفوظات اور تقاریر میں اس کا خوب حق ادا کیا ہے۔

پس اس زمانے میں قرآن کریم کی حفاظت کا اللہ تعالیٰ نے آپ سے کام لیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کام لیا ہے۔ اور یہی کام ہر احمدی کا ہے کہ ہر طبقے اور ہر مزاج تک اس پیغام کو پہنچائیں اور ہر جگہ اس کام کو سرانجام دیتے ہوئے آپ علیہ السلام کی بیعت میں آنے کا حق ادا کریں۔

اس وقت مَیں بعض مثالیں پیش کرتا ہوں جو اسلام کی امن کی تعلیم کی خوبصورتی ظاہر کرتی ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے کہ لَآ اِكْرَاهَ فِی الدِّیْنِ (البقرۃ:257) کہ دین میں کوئی جبر نہیں۔

پھر فرمایا: وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِی الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِیْعًا اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى یَكُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ۔ (یونس:100) اور اگر اللہ تعالیٰ اپنی ہی مشیئت کو نازل کرتا تو جس قدر لوگ زمین پر موجود ہیں سب کے سب ایمان لے آتے۔ پس جب خدا بھی مجبور نہیں کرتا تو کیا تُو لوگوں کو مجبور کرے گا کہ وہ ایمان لے آئیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ اسلام نے کبھی جبر کا مسئلہ نہیں سکھایا۔ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لَاٰمَنَ مَنْ فِی الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِیْعًا کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو پھر ہر ایک زمین پر جو موجود ہے وہ ایمان لے آتا لیکن اللہ تعالیٰ نے نہیں چاہا اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش کے باوجود اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا کہ تمہارے کہنے سے بھی یہ نہیں ہوگا۔

پس اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے اور یہی ایک تعلیم ہے جو بڑے واضح طور پر ظاہر کرتی ہے کہ اسلام میں جبر نہیں ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ: ''اسلام نے کبھی جبر کا مسئلہ نہیں سکھایا۔ اگر قرآن شریف اور تمام حدیث کی کتابوں اور تاریخ کی کتابوں کو غور سے دیکھا جائے اور جہاں تک انسان کے لئے ممکن ہے تدبّر سے پڑھا یا سنا جائے تو اس قدر وسعت معلومات کے بعد قطعی یقین کے ساتھ معلوم ہوگا کہ یہ اعتراض کہ گویا اسلام نے دین کو جبراً پھیلانے کے لئے تلوار اٹھائی ہے نہایت بے بنیاد اور قابل شرم الزام ہے۔ اور یہ ان لوگوں کا خیال ہے جنہوں نے تعصب سے الگ ہو کر قرآن اور حدیث اور اسلام کی معتبر تاریخوں کو نہیں دیکھا بلکہ جھوٹ اور بہتان لگانے سے پورا پورا کام لیا ہے۔ مگر مَیں جانتا ہوں کہ اب وہ زمانہ قریب آتا جاتا ہے کہ راستی کے بھوکے اور پیاسے ان بہتانوں پر مطلع ہو جائیں گے۔ کیا اُس مذہب کو ہم جبر کا مذہب کہہ سکتے ہیں جس کی کتاب قرآن میں صاف طور پر یہ ہدایت ہے کہ لَآ اِكْرَاهَ فِی الدِّیْنِ (البقرۃ:257) یعنی دین میں داخل کرنے کے لئے جبر جائز نہیں۔ کیا ہم اس بزرگ نبی کو جبر کا الزام دے سکتے ہیں جس نے مکہ معظّمہ کے تیرہ برس میں اپنے تمام دوستوں کو دن رات یہی نصیحت دی کہ شر کا مقابلہ مت کرو اور صبر کرتے رہو۔ ہاں جب دشمنوں کی بدی حد سے گزر گئی اور

دین اسلام کے مٹا دینے کے لئے تمام قوموں نے کوشش کی تو اس وقت غیرت الٰہی نے تقاضا کیا کہ جو لوگ تلوار اٹھاتے ہیں وہ تلوار ہی سے قتل کئے جائیں۔ ورنہ قرآن شریف نے ہر گز جبر کی تعلیم نہیں دی۔ اگر جبر کی تعلیم ہوتی تو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب جبر کی تعلیم کی وجہ سے اس لائق نہ ہوتے کہ امتحانوں کے موقع پر سچے ایمانداروں کی طرح صدق دکھلا سکتے‘‘۔ (اگر جبر میں ہو تو دل سے سچائی نہیں دکھائی جا سکتی، وفا کا تعلق نہیں ظاہر کیا جا سکتا) فرمایا ’’لیکن ہمارے سید و مولیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی وفاداری ایک ایسا امر ہے کہ اس کے اظہار کی ہمیں ضرورت نہیں‘‘۔ (مسیح ہندوستان میں۔ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 12-11)

پھر آپ فرماتے ہیں: ’’اسلام کی لڑائیاں تین قسم سے باہر نہیں‘‘۔ یعنی تین قسم کی لڑائیاں ہیں جب اسلام میں سختی ہوئی یا سختی کرنے کی اجازت ہے۔ ’’دفاعی طور پر یعنی بہ بطریق حفاظت خود مختیاری۔ (اگر تم پر کوئی حملہ کرے تو اس وقت اپنی حفاظت اور دفاع کرنے کے لئے ہتھیار اٹھایا جا سکتا ہے)۔ ’’بطور سزا یعنی خون کے عوض میں خون‘‘۔ (اس وقت جب کسی کو سزا دینی ہو اور دوسروں نے حملہ کیا ہے خون بہایا ہے تو بہر حال سزا کے طور پر چاہے وہ جنگ ہے یا عام حالات ہیں اس وقت ہتھیار استعمال کیا گیا ہے یا سزا دی گئی ہے یا قتل کیا گیا ہے) اور نمبر تین ’’بطور آزادی قائم کرنے کے۔ یعنی بغرض مزاحموں کی قوت توڑنے کے جو مسلمان ہونے پر قتل کرتے تھے‘‘۔

(مسیح ہندوستان میں۔ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 12)

اب وہ دشمن لوگ جو اس بات پر قتل کرتے تھے کہ تم مسلمان کیوں ہو گئے؟ تم نے مذہب بدل لیا اس لئے مسلمان ہونے کی وجہ سے تمہیں قتل کرتے ہیں۔ تب اللہ تعالیٰ نے کہا کہ یہ مسلمانوں کو قتل کر رہے ہیں اس لئے ان کے خلاف بھی تلوار اٹھائی جا سکتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں ان تین وجوہات کے علاوہ کوئی وجہ نہیں جہاں تلوار اٹھائی جائے یا سختی کی جائے۔ فرمایا کہ

’’قرآن میں صاف حکم ہے کہ دین کے پھیلانے کے لئے تلوار مت اٹھاؤ اور دین کی ذاتی خوبیوں کو پیش کرو اور نیک نمونوں سے اپنی طرف کھینچو۔ اور یہ مت خیال کرو کہ ابتدا میں اسلام میں تلوار کا حکم ہوا کیونکہ وہ تلوار دین کو پھیلانے کے لئے نہیں کھینچی گئی تھی بلکہ دشمنوں کے حملوں سے اپنے آپ کو بچانے کے لئے اور یا امن قائم کرنے کے لئے کھینچی گئی تھی۔ مگر دین کے لئے جبر کرنا کبھی مقصد نہ تھا‘‘

(ستارہ قیصرہ۔ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 121-120)

فرمایا: ’’جو لوگ مسلمان کہلا کر صرف یہی بات جانتے ہیں کہ اسلام کو تلوار سے پھیلانا چاہئے وہ اسلام کی ذاتی خوبیوں کے معترف نہیں ہیں‘‘۔ (اس کا اعتراف نہیں کرتے) ’’اور ان کی کارروائی درندوں کی کارروائی سے مشابہ ہے‘‘۔ (جانور ہیں)۔ (تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 167 حاشیہ)

پس قرآن کریم کا جبر سے دین میں شامل نہ کرنے کا یہ اعلان معترضین کے اعتراض کے ردّ کے لئے کافی ہے اور جو عقلمند ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ اسلام کو غلط طریق پر بدنام کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ میں نے بتایا کہ بہت سے پڑھے لکھے لوگوں حتی کہ عیسائی پادری نے بھی یہ کہا کہ اسلام کی یہ پر امن تعلیم جو ہے اس کا بہت زیادہ پرچار کرو۔ اور جب لوگ یہ کہتے ہیں کہ اسلام کی تعلیم کا پرچار کرو تو اس بات سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ بات پوری ہو رہی ہے کہ راستی کے بھوکے اور پیاسے ان بہتانوں پر مطلع ہو جائیں گے۔ جب ان کو پتا لگتا ہے کہ اصل تعلیم کیا ہے۔ لیکن ساتھ ہی ہمیں بھی آپ علیہ السلام نے توجہ دلائی کہ ’’دین کی ذاتی خوبیوں کو پیش کرو‘‘۔ دین کی خوبیوں کو پیش کرو اور وہ تبھی پیش ہو سکتی ہیں جب خود علم ہو۔ اپنے علم کو بڑھاؤ۔ اور دوسرا فرمایا ’’اور نیک نمونوں سے اپنی طرف کھینچو‘‘۔ اپنے نیک نمونے قائم کرو تا کہ ہمیں دیکھ کے لوگ ہماری طرف آئیں۔

پس یہ ہر احمدی کی بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ دین کی ذاتی خوبیوں کو پیش کرنے کے لئے قرآن کریم کا علم حاصل کریں اور پھر اپنے نیک نمونے قائم کر کے دنیا کو اپنی طرف کھینچیں اور یہی علم اور عمل ہے جس سے اس زمانے میں ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غلامی میں آتے ہوئے قرآن کریم اور اسلام کی حفاظت کے کام میں حصہ دار بن سکتے ہیں اور دنیا کو بتا سکتے ہیں کہ اگر دنیا میں حقیقی امن قائم کرنا ہے تو قرآن کریم کے ذریعہ ہی قائم ہو سکتا ہے۔

قرآن کریم نے ایک جگہ اسلام کو قبول نہ کرنے والوں کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچا ہے کہ وَقَالُوْٓا اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ اَرْضِنَا (القصص:58) اور وہ کہتے ہیں کہ ہم اس ہدایت کی جو تجھ پر اتری ہے اتباع کریں تو اپنے ملک سے اچک لئے جائیں۔ پس اسلام کی تعلیم پر اعتراض اس لئے نہیں ہے کہ ظلم اور جبر کی تعلیم ہے بلکہ قبول نہ کرنے والے اسلام کی تعلیم پر جو اعتراض کر رہے ہیں وہ یہ ہے کہ اگر ہم تیری تعلیم پر عمل کریں جو امن والی تعلیم ہے جو سلامتی والی تعلیم ہے تو ارد گرد کی قومیں ہمیں تباہ کر دیں۔

پس اسلام کی تعلیم تو دوستی کا ہاتھ بڑھانے کی تعلیم ہے۔ امن اور سلامتی قائم کرنے کی تعلیم ہے۔ امن اور محبت کا پیغام دینے کی تعلیم ہے۔ اگر بعض مسلمان گروہ عمل نہیں کرتے تو ان کی بدقسمتی ہے۔ قرآن بیشک اصل الفاظ میں ان کے پاس موجود ہے لیکن عمل نہیں ہے۔ قرآن کریم کی تعلیم کی اور قرآن کریم کے احکامات کی جو حفاظت کرنی تھی یا کرنی چاہئے وہ یہ لوگ نہیں کر رہے۔ اس کی حفاظت تو مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت نے ہی کرنی ہے۔ دنیا کو ہم نے اپنے علم اور عمل سے بتانا ہے کہ دنیا کو اپنی سلامتی اور امن کا خطرہ اسلام سے نہیں بلکہ ان لوگوں سے ہے جو اسلام کے خلاف ہیں۔ اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس اقتباس میں بھی فرمایا ہے جو میں نے پڑھا کہ یہ لوگ جو اسلام کو بدنام کرتے ہیں وہ جھوٹ اور بہتان سے کام لیتے ہیں۔ اور ان کا یہ جھوٹ اور بہتان اصل میں دنیا کی سلامتی کو خطرے میں ڈال رہا ہے۔ یہ لوگ اپنے مفادات کے لئے، دنیا میں اپنی جغرافیائی اور سیاسی برتری حاصل کرنے کے لئے فساد برپا کئے ہوئے ہیں۔ مسلمان ممالک کے فساد میں بھی بعض بڑے ممالک کا حصہ ہے۔ اور اب تو مختلف مغربی میڈیا پر خود ان کے اپنے لوگ ہی کہنے لگ گئے ہیں کہ مسلمانوں کی یہ شدت پسند تنظیمیں ہماری حکومتوں کی پیداوار ہیں جو ہم نے عراق کی جنگ کے بعد یا شام کے حالات کے بعد پیدا کی ہیں۔ اس بات سے میں مسلمانوں اور ان لوگوں کو جو اسلام کے نام پر مسلمان کہلاتے ہوئے شدت پسندی کا اور اسلام کی غلط تعلیم کے اظہار کا مظاہرہ کر رہے ہیں بری الذمہ نہیں کرتا لیکن اس آگ کو بھڑکانے میں بڑی طاقتوں کا بہر حال حصہ ہے۔ انصاف سے کام نہ لینے کی ایک بہت بڑی وجہ ہے جس کی وجہ سے یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ اب وہ زمانہ نہیں رہا کہ کسی بڑی طاقت کی طرف سے ایک بیان آ گیا اور دنیا نے تسلیم کر لیا بلکہ ہر تجزیہ نگار کا میڈیا کے ذریعہ ہر جگہ پہنچنا یا اپنے خیالات پہنچانا اب آسان ہو گیا ہے۔ ابھی بھی ایک طرف تو شدت پسند لوگوں کو ختم کرنے کی باتیں ہوتی ہیں، ان پر بم گرائے جاتے ہیں اور دوسری طرف ان کو اسلحہ پہنچانے والوں اور غلط ذریعہ سے مال پہنچانے والوں یا مالی ٹرانزیکشن (Transaction) کرنے والوں کی طرف سے ان لوگوں نے باوجود علم ہونے کے کہ کس طرح یہ سب کچھ ہو رہا ہے آنکھیں بند کی ہوئی ہیں۔

پس دنیا کے امن اور سلامتی کو برباد کرنے والے صرف یہ مسلمان گروہ ہی نہیں ہیں جو اسلامی تعلیم کے خلاف چلتے ہوئے ظلم و فساد کر رہے ہیں بلکہ بڑی حکومتیں بھی ہیں جو اپنے مفادات کو اولیت دیتی ہیں اور دنیا کا امن ان کے نزدیک ضمنی اور ثانوی چیز ہے۔

ایک حقیقی مسلمان تو یہ جانتا ہے کہ خدا تعالیٰ سلام ہے وہ اپنی مخلوق کے لئے سلامتی چاہتا ہے اور حقیقی مسلمانوں میں یقیناً احمدی ہی ہیں جو اس بات کا ادراک رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انسانیت کو سلامتی دینے اور دنیا میں امن و سلامتی قائم رکھنے کے لئے کتنے احکامات دیئے ہیں، کتنی زیادہ رہنمائی فرمائی ہے۔

خدا تعالیٰ ایک جگہ قرآن کریم میں فرماتا ہے: وَقِيْلِهٖ يٰرَبِّ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُوْنَ۔ فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ (الزخرف:89-90)۔ اور جب اس نے کہا کہ اے میرے رب یہ لوگ ایمان نہیں لاتے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پس تو ان سے درگزر کر اور اتنا کہہ دے کہ سلام۔ (تم پر سلامتی ہو) پس عنقریب وہ جان جائیں گے کہ اسلام کی حقیقت کیا ہے۔

پس یہ ہے قرآن کریم کی تعلیم کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتے ہیں تو سننے والے انکار کرتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اے اللہ! میں تو ان کو امن اور سلامتی کی طرف بلا رہا ہوں اور یہ انکار کر رہے ہیں۔ یہ صرف انکار ہی نہیں کر رہے، یہ ایسی قوم ہیں جو نہ صرف ایمان نہیں لاتی سلامتی کے پیغام کو نہیں سمجھتی بلکہ الٹا مجھے امن نہیں دیتی۔ ہم مسلمانوں کی سلامتی کو بھی برباد کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فَاصْفَحْ عَنْهُمْ۔ کہ ان سے درگزر کر۔ ان کو سمجھ نہیں ہے، یہ عقل نہیں رکھتے۔ بیوقوف لوگ ہیں۔ غصہ میں آ جاتے ہیں۔ ان کی یہ باتیں سن کر کہہ دے کہ مَیں تو تمہارے لئے سلامتی لایا ہوں اور میرا پیغام سلامتی کا ہے اور یہی پیغام میں پہنچاتا رہوں گا۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ حکم دیا کہ اسلام مخالفین کی تمام زیادتیاں دیکھ کر اور سہہ کر صرف یہ جواب دے کہ میں تمہیں سلامتی کا پیغام ہی دیتا ہوں اور دیتا رہوں گا تا کہ دنیا میں امن قائم ہو۔ پس جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ حکم ہے تو پھر ہر مسلمان کے لئے یہ حکم کتنا ضروری ہے۔ آج بھی جب یہ حالات ہیں تو ہمارا یہی فرض ہے کہ اسی طرح پیغام پہنچائیں۔ ہمارا کام امن اور سلامتی کا پیغام پہنچانا ہے۔ اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر اسلام کی طرف سے کبھی تلوار اٹھائی گئی تو وہ بھی حفاظت کے لئے اور امن قائم کرنے کے لئے اٹھائی گئی، کبھی ظلم کے لئے نہیں اٹھائی گئی۔ پس یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ قرآن کریم نے کبھی بھی اور کہیں بھی یہ حکم دیا ہو کہ جو تمہاری بات نہیں مانتا اس کے خلاف تلوار اٹھاؤ اور اسے تہہ تیغ کر دو۔ اگر کوئی مسلمان گروہ یا مسلمان سربراہ اپنے عمل سے اس کی نفی کر رہا ہے اور یہ کہتے ہیں کہ ہم دنیا میں امن قائم کر رہے ہیں تو وہ حقیقی اسلام نہیں ہے۔ وہ ان کے اپنے ذاتی مفادات ہیں جن کا وہ اظہار کر رہے ہیں یا بڑی طاقتوں کے مفادات ہیں جنہوں نے مسلمانوں کو آلہ کار بنایا ہوا ہے۔ اور پھر اسلام پر ہی الزام کہ اس کی تعلیم ایسی ہے۔

ایک حقیقی مسلمان اور عبدرحمان کی تو پہچان ہی اللہ تعالیٰ نے یہ بتائی ہے کہ وَاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا۔ (الفرقان:64) اور جب جاہل لوگ ان سے لڑتے ہیں تو وہ بجائے لڑنے کے کہتے ہیں ہم تمہارے لئے سلامتی کی دعا کرتے ہیں۔

پس یہ قرآنی تعلیم ہے اور یہی تعلیم ہے جو ہر سطح پر امن اور سلامتی قائم کرنے اور اس کے لئے کوشش کرنے کا حکم دیتی ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کو اور خاص طور پر نوجوانوں کو کسی بھی قسم کے احساس کمتری کا شکار ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ اسلام ہے اور صرف اسلام ہے جو دنیا میں امن و سلامتی کی ضمانت بن سکتا ہے۔ اور یہ قرآن کریم ہے اور صرف قرآن کریم ہے جو امن اور سلامتی پھیلانے کی اور شدت پسندی کے خاتمے کی تعلیم دیتا ہے۔ پس اس تعلیم کا ادراک حاصل کرنے کی ہر ایک کو ضرورت ہے۔ اس تعلیم کو اپنے اوپر لاگو کرنے کی ضرورت ہے۔ اس تعلیم پر عمل کریں اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے اپنے عملی نمونوں سے دنیا کو بتائیں کہ آج قرآن کریم کی حفاظت کے کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق بخشی ہے اور یہ اس کا فضل ہے۔ قرآن کریم کی صحیح تفسیر اور تشریح ہی اس کی معنوی حفاظت بھی ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا ہے اور ہمیں آپ علیہ السلام کو ماننے کی توفیق دے کر اس کام کے لئے ہمیں بھی چن لیا، ہمیں بھی توفیق دی۔ پس یہ خوبصورت تعلیم دنیا میں پھیلانے کا کام سرانجام دینا ہر احمدی کی ذمہ داری ہے اور اس ذمہ داری کی ادائیگی کے لئے ہر احمدی لڑکے لڑکی، مرد عورت کو کوشش کرنی چاہئے۔ دنیا اس وقت آگ کے گڑھے کے جس

دہانے پر کھڑی ہے کسی وقت بھی ایسے حالات ہو سکتے ہیں کہ وہ اس میں گر جائے۔ ایسے وقت میں دنیا کو اس آگ میں گرنے سے بچانے کی کوشش کرنا اور امن اور سلامتی دینے کا کام کرنا ایک احمدی کی ذمہ داری ہے اور احمدی ہی کر سکتے ہیں۔

پس اس کے لئے کوشش کی ضرورت ہے اور سب سے بڑی چیز اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے خاص تعلق پیدا کرنا ہے، اس کے آگے جھکنا ہے، اس کا تقویٰ اختیار کرنا ہے۔ اس کا تقویٰ اپنے دلوں میں پیدا کرنا ہے۔ تبھی ہم اپنے آپ کو اور اپنی نسلوں کو بھی اور دنیا کو بھی امن اور سلامتی دے سکتے ہیں۔ ایسے ہی موقع کے لئے اور ان حالات کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ:

آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے
جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار

(درثمین صفحہ 154 شائع کردہ نظارت اشاعت ربوہ)

پس اس ذوالعجائب اور سب طاقتوں کے مالک خدا سے تعلق مضبوط تر کرنے کی ضرورت ہے اور اللہ تعالیٰ سے پیار میں بڑھنے کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور دنیا داروں کو بھی عقل دے کہ وہ خدا تعالیٰ کی آواز کو سنیں اور اپنی اصلاح کی کوشش کریں اور تباہی کے گڑھے میں گرنے سے بچیں۔

نمازوں کے بعد میں ایک جنازہ حاضر اور دو غائب پڑھاؤں گا۔ جنازہ حاضر مکرم عنایت اللہ احمدی صاحب کا ہے۔ 9؍دسمبر کو ان کی وفات ہوئی تھی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ بڑا لمبا عرصہ مبلغ سلسلہ رہے۔ ان کے والد کا نام اللہ بخش صاحب تھا جو قادیان کے اللہ بخش سٹیم پریس کے مالک تھے۔ عنایت اللہ احمدی صاحب کی پیدائش جنوری 1920ء کی ہے۔ پانچ سال کی عمر میں آپ قادیان آ گئے۔ تعلیم الاسلام سکول قادیان میں داخل ہوئے۔ 1936ء میں تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سے ہی میٹرک پاس کیا۔ پھر 1939ء میں مشرقی افریقہ میں ملٹری میں کلرک بھرتی ہوئے اور جولائی 1946ء کو فارغ ہوئے۔ 30؍مئی 1944ء کو چوبیس سال کی عمر میں آپ نے وقف کیا اور جولائی 1946ء سے مشرقی افریقہ میں بطور مبلغ کام شروع کیا اور دسمبر 1979ء تک بعمر ساٹھ سال ریٹائر ہوئے۔ 1946ء سے دسمبر 73ء تک 23 سال تین مہینے آپ نے بیرون پاکستان بطور مبلغ خدمت کی توفیق پائی۔ چار سال چار ماہ کینیا میں، اٹھارہ سال گیارہ مہینے تنزانیہ میں بطور مبلغ کام کیا۔ اس کے بعد ریٹائرمنٹ تک پاکستان میں سیالکوٹ اور جھنگ کے اضلاع میں بطور مربی اور مربی ضلع کام کی توفیق ملی۔ ان کی اولاد میں چار بیٹیاں اور تین بیٹے ہیں۔ ایک بیٹے حبیب اللہ احمدی صاحب ہیں جن کو بطور وقف خدمت کی توفیق ملی۔ جب تنزانیہ میں تبلیغی کاموں میں وسعت پیدا ہوئی تو 1947ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب مرحوم کی مدد کے لئے جو مبلغین بھیجے تھے ان میں چوہدری عنایت اللہ صاحب بھی شامل تھے۔ وہاں مختلف جگہوں پر انہوں نے خدمات سرانجام دیں۔ اسی طرح جب شیخ مبارک احمد صاحب قرآن کریم کا سواحیلی ترجمہ کر رہے تھے تو اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ان کو جو مددگار مہیا کئے ان میں بھی چوہدری عنایت اللہ صاحب اور مولانا جلال الدین صاحب قمر کو شامل کیا۔ اس طرح آپ کو قرآن کریم کے سواحیلی ترجمہ میں کام کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ دارالسلام میں تین سال آپ کو مشنری انچارج کے طور پر خدمت کی توفیق بھی ملی۔

ایک دفعہ آپ اپنی ایک جماعت پنگالے (Pangalay) کی مسجد میں نماز پڑھانے کے لئے سائیکل پر جا رہے تھے تو احمدی احباب نے بتایا کہ غیر احمدی امام اور دیگر لوگوں کا منصوبہ ہے اور امام نے ان کو اپنے ساتھ ملا لیا ہے کہ مسجد کو جلانا ہے اور وہاں بلوہ کرنا ہے اس لئے آپ پنگالے نہ جائیں۔ اس پر آپ نے بڑا دلیرانہ جواب دیا کہ میں ضرور جاؤں گا اور بہرحال سفر جاری رکھا۔ جیسا کہ میں نے کہا سائیکل پر جا رہے تھے۔ راستے میں ایک جگہ پنگالے کا چیف ملا اور اس نے آپ کو سائیکل پر دیکھا تو اپنی کار روکی اور کار میں بیٹھنے کی دعوت دی تو آپ نے کہا کہ نہیں میں سائیکل پر جا رہا ہوں، ٹھیک ہوں۔ بہرحال چیف کے اصرار پر آپ اس کی کار میں بیٹھ گئے اور چیف گاؤں میں لے کر آیا اور راستے میں آپ نے چیف کو بتایا کہ جو گاؤں کی صورتحال کی خبر ان کو پہنچی ہے۔ اس پر چیف نے تمام لوگوں کو بلایا اور کہا کہ یہ ہمارے مہمان ہیں اور مہمانوں سے بہرحال برا سلوک نہیں ہو گا اور میں ایسا نہیں کرنے دوں گا اور جو بھی ان کی مدد ہووے گی میں کروں گا اور امام کو بھی کافی سرزنش کی۔ بلکہ یہ بھی کہا کہ میں ان کے پیچھے نماز پڑھوں گا۔ چنانچہ جب نماز کا وقت آیا تو چیف نے ان کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ علاقے کے لوگوں پہ بھی ان کا بہت اثر تھا اور بڑے تعلقات وسیع تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کی نسل کو بھی جماعت اور خلافت سے وفا کا تعلق قائم رکھنے کی توفیق دے۔

دوسرا جنازہ غائب ہے جو مولوی بشیر احمد صاحب کالا افغانہ مرحوم درویش قادیان کا ہے۔ 87 سال کی عمر میں 7؍دسمبر کو ان کی وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مولوی بشیر احمد صاحب کالا افغانہ مرحوم اخبار بدر کے درویش نمبر میں شائع شدہ اپنی خودنوشت میں لکھتے ہیں کہ خاکسار کے گاؤں کے ایک دوست مکرم محمد احمد صاحب کالا افغانہ قادیان آ گئے تھے۔ میں ڈیرہ بابا نانک میں امتحان دے کر ملازمت کی تلاش میں تھا کہ مکرم محمد احمد صاحب نے پیغام بھجوایا کہ میں چونگی کی ملازمت چھوڑ کر دفتر الفضل میں کام کرنا چاہتا ہوں۔ تم میری جگہ چونگی میں لگ جاؤ۔ یہ اس وقت احمدی نہیں تھے۔ 1946ء کی بات ہے۔ کہتے ہیں کہ خاکسار اپنے گاؤں سے قادیان آ گیا اور چونگی میں ملازمت شروع کر دی۔ جس وقت میں قادیان ملازمت کے لئے آیا اس وقت مجھے احمدیت کے تعلق سے زیادہ معلومات نہیں تھیں۔ کہتے ہیں میں نے ایک غیر مسلم دوست کو کہا کہ مجھے نماز کے لئے کوئی ایسی مسجد بتاؤ جو قادیانیوں کی نہ ہو۔ میں ان کی مسجد میں نہیں جا سکتا۔ اس غیر مسلم نے مجھے مسجد اقصیٰ کا راستہ بتا دیا۔ کہتے ہیں مَیں وہاں گیا۔ دیکھا کہ بہت بڑی مسجد ہے کوئی نماز پڑھ رہا ہے کوئی تلاوت کر رہا ہے، خوبصورت منارہ ہے۔ میں دل ہی دل میں خوش ہوا کہ ہماری مسجد تو بہت اچھی ہے، اب میں قادیانیوں کی مسجد میں نہیں جاؤں گا۔ تو ایک روز پتا چلا کہ یہ احمدیوں کی مسجد ہے۔ کہتے ہیں ایک دن احراریوں کی مسجد میں بھی گیا لیکن وہاں کی حالت دیکھ کر عہد کر لیا کہ اب ہمیشہ میں مسجد اقصیٰ میں ہی نماز ادا کروں گا۔ پھر آہستہ آہستہ ان کا ایک احمدی دوست سے تعارف ہوا۔ انہوں نے ان کو جماعتی معلومات دیں اور کتاب ’’تبلیغ ہدایت‘‘ اور دیگر رسائل دیئے جس کے نتیجہ میں کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق دی۔ 1947ء میں ملک کی تقسیم ہوئی اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد پر خدام دور دور سے حفاظت مرکز کے لئے آنے لگے۔ اس موقع پر کہتے ہیں کہ خاکسار نے بھی اپنا نام حفاظت مرکز کے لئے پیش کر دیا جس کی منظوری ہوئی اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے درویشی میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ کہتے ہیں بیعت کرنے کے بعد میرے عزیز و اقارب اور خاص طور پر والدین نے بہت مخالفت کی اور پھر تقسیم ملک کے موقع پر بھی مجھے کہا کہ ہمارے ساتھ آ جاؤ اور میرے احمدی ہونے پر بڑا افسوس کرتے رہے۔ لیکن میرے انکار پر بڑا رو رو کر میرے والد اور والدہ نے کوشش کی لیکن بہرحال میں نہیں گیا۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھا۔ بلکہ کہتے ہیں کہ میری والدہ کی میرے اس غم میں بینائی جاتی رہی۔ 1952ء میں ان کی شادی حیدرآباد کے ظہور الدین صاحب کی بیٹی اختر النساء صاحبہ سے ہوئی۔ ان سے ان کے دو بیٹے محمود احمد صاحب اور شعیب احمد صاحب ہیں۔ شعیب صاحب واقف زندگی ہیں اور اس وقت قادیان میں ناظر بیت المال خرچ ہیں۔ اسی طرح ان کے ایک داماد قاری نواب صاحب واقف زندگی ہیں۔ انہوں نے دیہاتی مبلغ کے طور پر مہاراشٹر، کرناٹک میں خدمت کی توفیق پائی۔ تبلیغ کا ان کو بہت شوق تھا۔ کسی بورڈ یا تختی پر لکھتے تھے کہ امام مہدی علیہ السلام آ گئے ہیں تا کہ سب لوگ پڑھ لیں اور پھر تبلیغ شروع کر دیتے تھے اور اسی طرح مختلف دفاتر میں بھی ان کو کام کی توفیق ملی۔ مینیجر اخبار البدر بھی رہے اور اسی طرح لنگر خانے میں اور دوسری جگہوں پر بھی کام کیا۔ ان کے بھی محکموں کے ساتھ افسران کے ساتھ بڑے وسیع تعلقات تھے اور ان کا بڑا عزت و احترام کرتے تھے۔ باوجود پیرانہ سالی کے ہمیشہ مسجد میں آ کر نماز باجماعت ادا کیا کرتے تھے حتی کہ وفات والے دن بھی نماز ظہر اور عصر مسجد میں ادا کی اور مسجد مبارک کا جو پرانا حصہ تھا اس میں کھڑے ہو کے خاص طور پر نمازیں پڑھتے تھے۔ صاحب رؤیا و کشوف تھے۔ دعا گو شخص تھے، بہت ملنسار تھے اور اکثر جو نئے واقفین زندگی نوجوان ہیں وہ ان کی صحبت میں بیٹھ کر کافی فیض پایا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی ان کی دعاؤں اور نیکیوں کا وارث بنائے۔

تیسرا جنازہ مکرمہ سیدہ قانتہ بیگم صاحبہ کا ہے۔ اڑیسہ کی ہیں۔ ہمارے واقف زندگی ڈاکٹر طارق احمد صاحب جو اس وقت نور ہسپتال قادیان کے انچارج ہیں ان کی والدہ تھیں۔ 16؍اکتوبر کو ان کی وفات ہوئی تھی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ بڑی قناعت پسند، سادہ مزاج، صابرہ اور شاکرہ، غریب پرور، خوددار، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ اپنے بچوں کی اعلیٰ تعلیم اور اچھی تربیت کا انہوں نے بہت خیال رکھا۔ ان کے خاوند سرکاری ملازم تھے اور ان کی محدود تنخواہ تھی لیکن اس کے باوجود وہ اپنے غریب اور ضرورتمند عزیزوں کی بہت خدمت کرتے تھے اور اس سلسلے میں مرحومہ قانتہ صاحبہ کا بھی ان سے بہت تعاون تھا۔ کبھی انہوں نے اعتراض نہیں کیا بلکہ ہمیشہ حوصلہ افزائی کی۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور ان کی نیکیاں ان کی نسلوں میں بھی جاری رہیں۔

......☆......☆......☆......

کلام الامام

’’ہر ایک امت اس وقت تک قائم رہتی ہے
جب تک اس میں توجہ الی اللہ قائم رہتی ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 292)

طالبِ دُعا: الٰہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعودؑ
RAICHURI CONSTRUCTION
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985
Office:
Plot No. 6 Durga Sadan Tarun Bharat Co.
Opp. HSG. SOC. Near Cigarette Factory
Chakala Andheri (East) Mumbai-400069
Tel 28258310, Mob. 9987652552
E-mail: raichuri.construction@gmail.com

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جاپان، نومبر 2015

نماز جمعہ کے ساتھ جاپان میں جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد 'مسجد بیت الاحد' کا مبارک افتتاح

خطبہ جمعہ میں مساجد کی تعمیر کی غرض وغایت کو پورا کرنے کے سلسلہ میں احباب جماعت پر عائد ہونے والی ذمہ داریوں، عبادات کے قیام اور عملی اصلاح کے مختلف پہلوؤں اور تبلیغ کی طرف توجہ دینے کی تاکیدی نصائح، 'مسجد بیت الاحد' کی عمارت کے کوائف اور احباب جماعت کی مالی قربانیوں کا ایمان افروز تذکرہ مسجد بیت الاحد جاپان سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ کی ایم ٹی اے کے مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ دنیا بھر میں براہ راست نشریات

❁ پیرس میں جو واقعہ ہوا ہے انتہائی غلط ہوا ہے۔ مَیں اس کو condemn کرتا ہوں۔ جو لوگ اس واقعہ میں ملوّث ہیں ان کے اس فعل کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ ❁ IS جو حملے کر رہی ہے ان کا اسلام کی تعلیم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ مَیں کئی مواقع پر کہہ چکا ہوں کہ ان کی فنڈنگ کو روکیں۔ ان کے ساتھ جو تیل کی تجارت ہو رہی ہے یا دوسرے ذرائع سے رقم کی ترسیل ہو رہی ہے اس کو روکیں۔ اسی طرح ان کو جو ہتھیار سپلائی کئے جا رہے ہیں ان کو یہ ہتھیار نہ دیں اور ان کی سپلائی لائن کاٹیں۔ ❁ ہم احمدی اسلام کی سچی اور حقیقی تعلیمات بتا کر اسلام کا خوبصورت چہرہ دنیا کو دکھا رہے ہیں۔ ❁ جاپانی اچھے لوگ ہیں۔ سچا مذہب اور سچی تعلیم ان کے دل بدلے گی۔ ❁ جاپان میں یہ ہماری پہلی مسجد ہے اور جاپان میں جوں جوں ہماری کمیونٹی بڑھے گی ہم اَور مسجدیں بنائیں گے۔ ہماری اس مسجد سے رواداری، بھائی چارہ اور امن وسلامتی کا پیغام پھیلے گا۔

(Chukyo TV اور SANA News Agency کے نمائندگان کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے انٹرویو)

انفرادی وفیملی ملاقاتیں۔ پریس ومیڈیا میں مسجد بیت الاحد کی افتتاحی تقریب کی وسیع کوریج۔ خطبہ نکاح، یونیورسٹیز کے چھ پروفیسرز، ہائی سکول کے ٹیچرز اور یونیورسٹی کے دس طلباء کی حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات اور سوال وجواب، پریذیڈنٹ اینڈ چیف پریسٹ کوبے چرچ اور جاپان کے واحد مذہبی اخبار کے جرنلسٹ کی حضور انور سے ملاقات اور انٹرویو، مسجد بیت الاحد کی افتتاحی تقریب کے موقع پر بعض مہمانوں کے ایڈریسز۔ مہمان مقررین کی طرف سے جماعت احمدیہ کی امن پسندی، خدمتِ انسانیت اور جاپان کے لئے خدمات پر اظہارِ تشکّر۔ مسجد کی تعمیر پر مبارکباد

❁ مسجد کی تعمیر کا اصل اور بنیادی مقصد یہی ہے کہ یہ ایک ایسی جگہ ہو جہاں لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے اور پیار پھیلانے کے لئے جمع ہوں۔ ❁ وہ تمام لوگ جو اسلام کی حقیقی تعلیمات کے مطابق عبادات بجالاتے ہیں وہ ہرگز رحم سے عاری اور ظالم نہیں ہو سکتے بلکہ وہ پیار، محبت کرنے والے لوگ ہیں اور ایسے لوگ ہیں جو ایک دوسرے کے لئے نیک خواہشات رکھتے ہیں اور جو بنی نوع انسان کے لئے ایک لامتناہی رحمت کا ذریعہ ثابت ہوتے ہیں۔ ❁ جہاں اسلام نے مسلمانوں کو تعلیم دی ہے کہ وہ مساجد تعمیر کریں اور ان کی حفاظت کریں وہاں اسلام دیگر تمام مذاہب کی عبادتگاہوں کی حفاظت کی بھی ضمانت دیتا ہے۔ مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ دوسرے مذاہب اور ان کی عبادتگاہوں کا احترام کریں اور انہیں تحفظ فراہم کریں۔ ❁ ہم طاقت یا جبر کے ذریعہ نہیں بلکہ پیار اور محبت سے اسلامی تعلیمات پھیلا رہے ہیں۔ ہماری جماعت اور ہماری مساجد ان مقاصد کو پورا کرتی ہیں جن مقاصد کو لے کر خانہ کعبہ تعمیر کیا گیا تھا کہ دنیا میں امن قائم کیا جائے۔ ہماری مساجد امن کی مشعلیں ہیں جو اپنے ماحول کو منور کرتی ہیں۔ ❁ دنیا میں جہاں بھی ہماری مسجدیں بنتی ہیں یا ہماری جماعتیں قائم ہوتی ہیں وہاں کے مقامی افراد اس بات کو جلد ہی سمجھ جاتے ہیں کہ ہم امن، ہم آہنگی اور برداشت کی تعلیم پر عمل کرنے اور اس کی تبلیغ کرنے کے علاوہ اور کچھ نہیں کرتے۔ ❁ ہم یقین رکھتے ہیں کہ اس دَور میں حقیقی جہاد، تلوار یا اسلحہ کا جہاد نہیں بلکہ اصلاحِ نفس کا جہاد ہے۔ یہ جہاد اپنے نفسوں میں نیک تبدیلیاں لانے کا ہے اور یہ اسلام کی سچی اور امن پسند تعلیمات دنیا کے کناروں تک پہنچانے کا جہاد ہے۔ ہم یہ افریقہ میں کر رہے ہیں، یورپ میں، ایشیا میں، امریکہ میں، آسٹریلیا میں اور یقیناً دنیا کے ہر علاقہ میں کر رہے ہیں۔ اور یہاں جاپان میں بھی ہمارا یہی مقصد ہے کہ اس معزز قوم کے لوگوں کو اسلام کی حقیقی تعلیمات سے آگاہ کریں۔ ❁ ہم جاپانی افراد کو بتانا چاہتے ہیں کہ اسلام وہ مذہب ہے جو ہمیں اپنے خالق کی پہچان کرنے اور اس سے تعلق قائم کرنے اور بنی نوع انسان کی خدمت کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ آج سے انشاء اللہ یہ مسجد جو جاپان میں ہماری سب سے پہلی مسجد ہے، اس شہر میں اور تمام جاپان میں ہمیشہ یہی پیغام پہنچائے گی۔ اس کے مینار یہ اعلان کریں گے کہ اسلام امن، تحفظ اور ہم آہنگی کا مذہب ہے۔ اسلام خدا تعالیٰ اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کا مذہب ہے۔ ❁ مَیں یہ بھی واضح کرنا چاہتا ہوں کہ تمام لوگوں کے لئے ہماری مساجد کے دروازے کھلے ہیں اور یہ دروازے ہر مذہب سے تعلق رکھنے والے افراد کے لئے ہمیشہ کھلے رہیں گے جو ایک خدا کی عبادت کرنا چاہتے ہیں۔

(مسجد بیت الاحد کے افتتاح کے موقع پر منعقدہ تقریب میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دلنشیں بصیرت افروز خطاب)

❁ ہم پیرس میں دہشتگردی کے بعد ایک ہیجانی کیفیت میں مبتلا تھے۔ امام جماعت احمدیہ کی آمد اور اس مسجد کی تعمیر نے ہماری گھبراہٹ اور پریشانی کو یکسر ختم کر دیا ہے۔ ❁ ہمیں خلیفۃ المسیح کے ساتھ مل کر امن کے لئے کام کرنا چاہئے۔ ❁ خلیفۃ المسیح نے بہت آسان طریق سے اسلام کے بارہ میں بیان کیا۔ ان کی باتیں بہت جلد سمجھ آنے والی تھیں۔ ❁ جو اسلام امام جماعت احمدیہ نے پیش کیا ہے اس کے ماننے میں کسی شنٹو کے پیروکار، عیسائی، بدھسٹ یا کسی اور مذہب کے پیروکار کو کوئی عار نہیں ہے۔ ❁ آج کا یہ دن میری زندگی کی کایا پلٹ دینے والا دن تھا۔ خلیفۃ المسیح نے میرا اسلام اور مسلمانوں کے بارہ میں نظریہ کلیۃً تبدیل کر دیا ہے۔ خلیفۃ المسیح نے فرمایا ہے کہ یہ تلوار سے جہاد کرنے کا زمانہ نہیں بلکہ پیار سے جہاد کرنے کا زمانہ ہے۔ ❁ جب آپ خلیفہ کی طرف دیکھتے ہیں تو آپ کو اپنے اندر ایک سکون محسوس ہوتا ہے۔ خلیفہ کی روح واقعی بہت پُرامن ہے۔ ❁ خلیفۃ المسیح کا خطاب ایک امن کا پیغام تھا۔ میرا خیال ہے کہ اب اس مسجد کے ذریعہ مسلمانوں اور دیگر لوگوں کے بیچ جو خلیج ہے وہ دُور ہو جائے گی اور جاپان میں اسلام پھیلنے لگ جائے گا۔

(بیت الاحد کی افتتاحی تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں کے تأثرات)

پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعہ مسجد بیت الاحد کا وسیع پیمانے پر تعارف......اسلام احمدیت کے حقیقی پیغام کی تشہیر

رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی 20,21 رنومبر 2015 کی مصروفیات

20 رنومبر 2015 (بروز جمعۃ المبارک)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نماز فجر کیلئے صبح پانچ بج کر دس منٹ پر ہوٹل سے روانہ ہوئے اور ساڑھے پانچ بجے ''مسجد بیت الاحد'' تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد سوا چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے آئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ آج کا یہ مبارک دن جماعت احمدیہ جاپان کی تاریخ میں ایک تاریخی دن کی حیثیت رکھتا ہے۔ آج نماز جمعہ کے ساتھ جاپان کی سرزمین پر تعمیر ہونے والی پہلی احمدیہ مسجد ''مسجد بیت الاحد'' کا باقاعدہ افتتاح ہو رہا تھا۔ صبح گیارہ بجے سے ہی احباب جماعت مرد وخواتین، بچے بچیاں، بوڑھے جوان مسجد پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔ آج ہر ایک خوشی ومسرّت سے معمور تھا۔ 1935ء میں جاپان میں پہلے مبلغ تشریف لائے تھے اور جماعت احمدیہ کے قیام کا آغاز ہوا تھا۔ آج اسّی سال کے طویل انتظار کے بعد یہ بہت ہی خیر وبرکت والا اور مبارک دن آیا تھا جب جماعت جاپان کو، جاپان کی اِس سرزمین پر جس کے باشندے بہت سے خداؤں کے قائل ہیں، خدائے واحد ویگانہ کے گھر کی تعمیر اور اس کے افتتاح کی توفیق مل رہی تھی۔

آج کی اس افتتاحی تقریب میں ہمسایہ ملک کوریا اور اس کے علاوہ انڈونیشیا، ملائشیا، برما، برطانیہ، جرمنی، سوئٹزرلینڈ، امریکہ، آسٹریلیا، شارجہ، دبئی، کانگو کنشاسا سے احباب جماعت اور وفود شمولیت کے لئے پہنچے تھے۔ انڈونیشیا سے 30 رافراد اور ملائشیا سے 26 رافراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔ آسٹریلیا سے آنے والوں کی تعداد دس سے زائد تھی۔

MTA انٹرنیشنل کی ٹیم لندن سے ''مسجد بیت الاحد'' کی اس افتتاحی تقریب اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورۂ جاپان کی کوریج کے لئے یہاں پہنچی ہوئی تھی۔ ''مسجد بیت الاحد'' سے آج دنیا بھر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ Live نشر ہو رہا تھا۔

Live نشریات شروع ہو چکی تھیں اور مسجد کے مختلف مناظر دکھائے جا رہے تھے۔ جاپان کا الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا بھی مسجد کے افتتاح کی کوریج کے لئے پہنچ چکا تھا۔

Chukyo Tv چینل، Tokai Tv چینل، T.B.S. ٹی وی چینل، Nagoya ٹی وی چینل، Aichi ٹی وی چینل اور دیگر نیوز ایجنسیز کے نمائندے اور جرنلسٹ سبھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد کے منتظر تھے۔

ساڑھے بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ سے باہر تشریف لائے اور ''مسجد بیت الاحد'' کے لئے روانگی ہوئی۔ ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت الاحد تشریف آوری ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کی بیرونی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور بعد ازاں دعا کروائی۔ میڈیا کے تمام نمائندگان اور جرنلسٹس نے اس تقریب کو بھی کوریج دی۔

اس موقع پر انچاس کے قریب جاپانی مہمان بھی شامل ہوئے۔ ان کی علاوہ ترکی اور سری لنکا سے تعلق رکھنے والے بارہ غیراز جماعت افراد بھی شامل ہوئے۔

جاپانی مہمانوں میں Osamu Sekiguchi صاحب (ڈائریکٹر آف پبلک افیئرز چرچ آف Jesus Christ)، Taijun Sato صاحب (پریسٹ Soto Zen ٹمپل)، Yamazaki Akihisa صاحب (ممبر پارلیمنٹ Nagakute سٹی)، Shouji Yoshiaki (ممبر پارلیمنٹ Shino Maki سٹی)، پروفیسر Minesaki Hiroko صاحب Aichi ایجوکیشنل یونیورسٹی اور دوسرے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل تھے۔

نقاب کشائی کے پروگرام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے اندر تشریف لے آئے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

[خطبہ جمعہ کا مکمل متن اخبار بدر مورخہ 10 دسمبر 2015، شمارہ نمبر 50 میں شائع ہو چکا ہے۔]

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ دو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

CHUKYO TV چینل کے
جرنلسٹ کا حضور انور ایدہ اللہ سے انٹرویو

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق "CHUKYO TV" چینل کے جرنلسٹ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لیا۔

اس ٹی وی چینل کے ناظرین کی تعداد ایک کروڑ 20 لاکھ ہے۔

❁ جرنلسٹ نے پہلا سوال یہ کیا کہ جاپان میں غیر احمدی مسلمانوں کی سو کے قریب مساجد ہیں۔ جماعت احمدیہ کی یہاں پہلی مسجد تعمیر ہوئی ہے۔ اس بارہ میں حضور انور کے کیا تأثرات ہیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ مَیں نے اپنے خطبہ میں اس کا ذکر کیا ہے۔ یہاں سو سے زیادہ دوسری مساجد ہیں۔ صرف مسجد تعمیر کر دینا کافی نہیں۔ اصل یہ ہے کہ آپ اپنی مسجد سے کس طرح اسلام کی سچّی اور حقیقی تعلیم دوسروں تک پہنچاتے ہیں۔ ہماری مساجد صرف عبادت کی خاطر جمع ہونے کے لئے نہیں ہیں بلکہ اس لئے ہیں کہ یہاں پانچ نمازوں کی ادائیگی کے علاوہ اسلام کی امن وسلامتی کی تعلیم پھیلائی جائے اور لوگ اپنے خدا کو پہچانیں اور خدائے واحد کی عبادت کریں اور خدا کے حقوق ادا کریں اور دوسرے یہ کہ ایک انسان دوسرے انسان کے حقوق ادا کرے۔ پس ہماری مساجد ان دونوں مقاصد کے لئے ہیں، ان دونوں فرائض کی ادائیگی کے لئے ہیں۔

❁ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ پیرس (فرانس) میں دہشتگردی کا واقعہ ہوا ہے۔ IS کی وجہ سے اسلام کا امیج بدلتا جا رہا ہے۔ اس بارہ میں حضور کیا کہتے ہیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ پیرس میں جو واقعہ ہوا ہے انتہائی غلط ہوا ہے۔ مَیں اس کو condemn کرتا ہوں۔ جو لوگ اس واقعہ میں ملوّث ہیں ان کے اس فعل کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ جو کچھ بھی ہوا ہے اسلام کی تعلیم کے خلاف ہے۔

مَیں نے اس واقعہ کے فوراً بعد پریس ریلیز جاری کروائی تھی اور اس واقعہ کو condemn کیا تھا۔ اسلام امن، رواداری اور بھائی چارہ کا مذہب ہے۔ اسلام کا نام استعمال کرنا غلط ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اسلام کے نام پر جو کچھ کر رہے ہیں اسلام کو بدنام کرنے کے لئے کر رہے ہیں۔ اسلام کسی بے گناہ کی زندگی لینے کی اجازت نہیں دیتا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو جب اپنا دفاع کرنے کی اجازت دی تو اس صورت میں دی کہ جو تمہارا مذہب، تمہارا دین تباہ کرنا چاہتا ہے تو اس کے خلاف جنگ کرو۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ وہ لوگ جو مذہب کے خلاف ہیں اور مذہب کو تباہ کرنا چاہتے ہیں، اگر ان کے حملوں کو نہ روکا گیا، اگر ان کے خلاف قدم نہ اٹھایا گیا تو صرف یہی نہیں کہ تم مسجدوں کو یا اپنی عبادت کی جگہوں کو ختم کر لوگے بلکہ ان مخالف لوگوں کو مذہب پر حملے کرنے کی آزادی دی تو پھر نہ کوئی چرچ سلامت رہے گا نہ کوئی Synagogue سلامت رہے گا۔ نہ کوئی اَور عبادت خانہ سلامت رہے گا۔ پس خدا تعالیٰ نے یہ تعلیم دی کہ تم نے صرف اپنے مذہب اسلام کی حفاظت نہیں کرنی بلکہ ہر مذہب کی حفاظت کرنی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ پھر جنگ کی بھی شرائط ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تعلیم دی کہ جب دفاعی جنگ بھی کرنی پڑے تو پھر بھی عورتوں، بچوں، بوڑھوں اور مذہبی رہنماؤں کو نہیں مارنا۔ کسی بے گناہ شخص کو نہیں مارنا۔ پس اسلام کی تو یہ تعلیم ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ IS جو حملے کر رہی ہے ان کا اسلام کی تعلیم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ وہ جو کچھ بھی کر رہے ہیں غلط کر رہے ہیں۔ مَیں نے اپنے انٹرویوز اور ایڈریسز میں اس کا بڑی تفصیل سے ذکر کیا ہے۔

❁ جرنلسٹ نے ایک سوال یہ کیا کہ IS مختلف ممالک میں جو کارروائیاں کر رہی ہے اس وجہ سے جاپان میں اسلام کا ایک منفی چہرہ سامنے آ رہا ہے۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ صرف جاپان میں ہی نہیں بلکہ IS کی کارروائیوں کی وجہ سے ساری دنیا میں اسلام کا امیج (Image) بگڑا ہے۔

جاپان کے دو جرنلسٹ انہوں نے مارے ہیں تو جاپانی لوگوں کو اِس کا بہت دکھ پہنچا ہے۔ ان کے اس دکھ کا مجھے احساس ہے۔

ہم احمدی اسلام کے اُس بُرے امیج کو دُور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اسلام کی سچّی اور حقیقی تعلیمات بتا کر ہم اسلام کا خوبصورت چہرہ دنیا کو دکھا رہے ہیں۔

قرآن کریم اس بات کی ہرگز اجازت نہیں دیتا کہ بے گناہ لوگوں کو مارو، عورتوں اور بچوں کو مارو۔ قرآن کریم نے یہ بھی تعلیم دی کہ مذہبی جگہوں کو تباہ نہ کرو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، خلفاء راشدین اور بعد کے زمانہ میں بھی جو بادشاہت کا زمانہ ہے ایسا کبھی نہیں ہوا کہ مذہبی جگہوں اور مقامات کو تباہ کیا گیا ہو۔ اب جو کچھ ہو رہا ہے اور مذہبی جگہیں تباہ کی جا رہی ہیں یہ سب اسلامی تعلیم کے خلاف ہو رہا ہے اور میں اس کو ایک لمبے عرصہ سے condemn کر رہا ہوں اور دنیا کو بتا رہا ہوں کہ اگر اس کو اب نہ روکا گیا تو پھر یہ معاملہ بہت آگے بڑھے گا اور پھر اس کی کوئی حَد نہیں رہے گی۔

❁ جرنلسٹ نے عرض کیا کہ حضور انور کا پیس سمپوزیم (Peace Symposium) 2014ء کا جو خطاب تھا وہ مَیں نے سنا ہے۔ حضور انور نے فرمایا ہے کہ جو بڑے ممالک ان تنظیموں کو سپورٹ کر رہے ہیں وہ ان کی فنڈنگ ختم کریں اور اُن کو جو ہتھیار سپلائی ہو رہے ہیں، یہ سپلائی روکیں۔ یہ بڑا اچھا ذریعہ ہے دہشتگردوں کے حملوں سے بچنے کا۔ مجھے اس بات کی سمجھ آ گئی ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ صرف 2014ء میں ہی نہیں بلکہ اس سے پہلے بھی اور بعد میں بھی کئی مواقع پر کہہ چکا ہوں کہ ان کی فنڈنگ ختم کریں۔ اگر رشیا، ایران اور دوسروں پر پابندیاں لگا سکتے ہو تو ان پر کیوں نہیں لگائی جا سکتیں۔ ان کی اکانومی پر بھی پابندی لگائی جا سکتی ہے۔ پابندی لگائیں اور فنڈنگ روکیں۔ ان کے ساتھ جو تیل کی تجارت ہو رہی ہے اور جو بینک کے ذریعہ یا دوسرے ذرائع سے رقم کی ترسیل ہو رہی ہے اس کو روکیں۔ اور اسی طرح ان کو جو ہتھیار سپلائی کئے جا رہے ہیں ان کو یہ ہتھیار نہ دیں اور ان کی سپلائی لائن کاٹیں۔ ان کے پاس ہتھیار بنانے کی کوئی انڈسٹری نہیں ہے اس لئے جو کسی جگہ پر ان کو دیئے جانے کی کارروائی ہو رہی ہے اس کو روکا جائے اور بڑی طاقتیں ان کی یہ سپلائی لائن کاٹ سکتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: IS کے ایریا میں جو تیل کے سورسز (sources) ہیں جہاں سے یہ بعض ملکوں کو تیل سپلائی کرتے ہیں۔ بڑے بڑے ٹینکر میں تیل سپلائی کیا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ان پر پانچ ہزار سے زائد حملے کئے گئے اور وہ بھی صحیح نہیں۔ پھر کیا ان کو آئل بیچنے سے روکا گیا ہے؟ تو اس کا مطلب ہے کہ حکومتیں سنجیدہ نہیں ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اب پیرس کے واقعہ کے بعد بعض قدم اٹھائے گئے ہیں اور ان کے ٹارگٹ پر کامیابی سے حملے ہو رہے ہیں۔ اب ان حکومتوں نے سنجیدگی کے ساتھ اس معاملہ کو اٹھایا ہے۔

ٹی وی چینل CHUKYO کے جرنلسٹ کے ساتھ یہ انٹرویو تین بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تین بج کر 40 منٹ پر واپس ہوٹل تشریف لے آئے۔

SANA News Agency کے
صحافی کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ گفتگو

پروگرام کے مطابق چھ بجکر 45 منٹ پر ''مسجد بیت الاحد'' کے لئے روانگی ہوئی اور سات بجکر پندرہ منٹ پر ''بیت الاحد'' تشریف آوری ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے۔

SANA News Agency کے ایک صحافی Michal Penn صاحب حضور انور کے انٹرویو کے لئے آئے ہوئے تھے۔

❁ صحافی نے پہلا سوال یہ کیا کہ حضور انور نے اپنے خطبہ جمعہ میں فرمایا ہے کہ جاپان میں مسلمان آزادی کے ساتھ مذہبی کام کر سکتے ہیں۔ تو اس سے حضور کی کیا مراد ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ مَیں نے احمدیوں کے حوالہ سے بات کی تھی کہ پاکستان میں ان پر پابندیاں ہیں۔ ننانوے فیصد احمدی پاکستان میں ہیں۔ پاکستان میں ہم اپنی مسجد کو مسجد نہیں کہہ سکتے، کسی دوسرے کو السلام علیکم نہیں کہہ سکتے۔ اس کے علاوہ اَور بھی بہت سی پابندیاں ہیں۔ مَیں نے ان کو کہا کہ یہاں جاپان میں تم آزاد ہو۔ یہاں تم پر کوئی پابندی نہیں۔ اس لئے تم خدا کا شکر کرو کہ خدا نے تمہیں آزادی دی ہے کہ جس طرح تم چاہو اپنے مذہب پر، اپنے دین پر عمل کرو۔

❁ صحافی نے سوال کیا کہ یہاں احمدی کمیونٹی کی تعداد کم ہے۔ غالباً تین صد کے قریب ہے۔ آپ آئندہ دس بیس سال میں کیا دیکھتے ہیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ہم ایک مشنری آرگنائزیشن ہیں اور مسلسل بڑھنے والی کمیونٹی ہیں۔ جب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے 1889ء میں دعویٰ کیا اُس وقت آپؑ اکیلے تھے اور پنجاب (انڈیا) میں قادیان جیسے چھوٹے سے گاؤں میں رہتے تھے۔ 1908ء میں آپؑ کی وفات ہوئی۔ جب آپؑ فوت ہوئے تو آپ کو ماننے والوں کی تعداد نصف ملین تھی۔ اب اکیلا آدمی 19 سال میں نصف ملین تک پہنچ گیا تو ہم امید رکھتے ہیں کہ یہاں بھی ہم کامیاب ہوں گے۔ ہمارا کام تبلیغ کرنا ہے۔ دل تبدیل کرنا ہمارا کام نہیں ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے۔

حضور انور نے فرمایا: جاپانی اچھے لوگ ہیں۔ سچا مذہب اور سچّی تعلیم ان کے دل بدلے گی۔ ایک دن یہ نہیں تو ان کی جنریشن قبول کرے گی۔ ایک دن یہ لوگ انشاء اللہ Realize کریں گے اور مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ ہم ایک دن کامیاب ہوں گے۔

❁ صحافی نے سوال کیا کہ اس مسجد کی تعمیر کے حوالہ سے آپ کیا کہتے ہیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ مسجد ہمارے لئے ترقی کا ایک سنگ میل ہے۔ یہ ہماری پہلی مسجد ہے اور جاپان میں جوں جوں ہماری کمیونٹی بڑھے گی ہم اَور مسجدیں بھی بنائیں گے۔ ہماری اس مسجد سے رواداری، بھائی چارہ اور امن وسلامتی کا پیغام پھیلے گا۔

❁ صحافی کے ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ دوسرے مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ اب کلام نہیں کرتا۔ ہم کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اسی طرح کلام کرتا ہے جس طرح پہلے کرتا تھا۔ آپ خدا تعالیٰ کی صفات پر پابندی نہیں لگا سکتے کہ وہ پہلے یہ یہ کرتا تھا اور اب نہیں کر سکتا۔ یہ درست نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ وحی کا دروازہ کھلا ہے۔ خدا تعالیٰ اپنے بندوں سے کلام کرتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ اپنے بندوں سے کلام نہیں کرتا تو پھر وہ مُردہ مذہب ہے۔ آپ کا دین ہی ختم ہو جاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ مذہب کے احیائے نَو کے لئے انبیاء بھیجتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ اسلام پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ اسلام کا صرف نام رہ جائے گا اور فرمایا تھا کہ جب ایسا زمانہ آئے گا تو اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی ہدایت کے لئے مسیح موعودؑ اور امام مہدیؑ کو مبعوث فرمائے گا۔ یہ ہم مانتے ہیں کہ جس زمانہ کے بارہ میں پیشگوئی فرمائی تھی کہ اسلام پر وہ سنگین زمانہ ہوگا وہ آ چکا ہے اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ جس مسیح موعود اور امام مہدی علیہ السلام نے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے آنا تھا وہ بھی آ چکا ہے۔ ہمارے نزدیک حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی وہ امام مہدی اور مسیح موعود ہیں جس کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیشگوئی میں دی تھی۔ آپؑ نے خدا تعالیٰ سے خبر پا کر یہ اعلان کیا کہ مَیں اسلام کی احیائے نَو کے لئے آیا ہوں اور اسلام کی سچّی اور حقیقی تعلیم کو پھیلانے کے لئے آیا ہوں۔ قرآن کریم کی تعلیم کی اشاعت کے لئے آیا ہوں۔ اور وہ غلط عقائد جو مسلمانوں میں دین سے دُوری کی وجہ سے پیدا ہو چکے تھے ان کی اصلاح کے لئے آیا ہوں۔ تمہاری غلطیوں کی اصلاح کے لئے آیا ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: پس اگر کوئی مذہب اُس خدا کا قائل ہے جو کلام نہیں کرتا تو وہ مُردہ مذہب ہے۔

❁ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ بعض انتہا پسند لوگ اسلام کا نام استعمال کر کے دہشتگردی کی کارروائیاں کر رہے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جو لوگ اسلام کا نام استعمال کر کے اسلام کو بدنام کر رہے ہیں ان کے اس فعل کا

اسلام کی تعلیمات سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کا یہی مقصد تھا کہ اسلام کو از سرِ نَو زندہ کریں۔ آپؑ نے فرمایا کہ مَیں اس لئے آیا ہوں کہ مخلوق اپنے ربّ کو پہچانے اور اس کے حقوق ادا کرے اور ایک انسان دوسرے انسان کے حقوق ادا کرے۔ آپؑ نے فرمایا کہ مَیں اسلام کی سچّی اور حقیقی تعلیمات بتانے آیا ہوں اور غلط تعلیم کی اصلاح کرنے آیا ہوں۔ چنانچہ جماعت احمدیہ مسلسل اسلام کی اصل اور حقیقی تعلیم دنیا کے سامنے پیش کررہی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مَیں نے اپنے مختلف ایڈریسز میں قرآن کریم سے بہت سی آیات پیش کی ہیں جو ان انتہا پسندوں کے عمل کو اور بیانات کو غلط ثابت کرتی ہیں اور یہ ظاہر کرتی ہیں کہ ان کے عمل اسلامی تعلیم کے خلاف ہیں۔

یہ انٹرویو پونے آٹھ بجے تک جاری رہا۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

بعدازاں پروگرام کے مطابق بیرونی ممالک سے آنے والے احباب کی ملاقاتیں ہوئیں۔ آج ملاقات کرنے والوں میں دبئی، شارجہ، انڈونیشیا، آسٹریلیا، کوریا اور امریکہ سے آنے والے مہمان شامل تھے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام پونے دس بجے تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد میں تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

نماز جمعہ کے موقع پر شامل مہمانوں کے تأثرات

آج مسجد کے افتتاح کی یادگاری تختی کی انقاب کشائی کی تقریب اور نماز جمعہ کے موقع پر شنٹوازم، بدھسٹ اور عیسائی راہنماؤں کے علاوہ ممبران پارلیمنٹ اور دیگر جاپانی مہمان شامل ہوئے۔ ان جاپانی مہمانوں کی تعداد 49 تھی۔ ان کے علاوہ ترکی اور سری لنکا سے تعلق رکھنے والے بارہ غیر از جماعت افراد بھی شامل ہوئے۔ ان میں سے بعض مہمانوں نے اس تقریب کے حوالہ سے اپنے تأثرات کا بھی اظہار کیا۔

☆ Osamu Sekiguchi صاحب جو ’چرچ آف Jesus Christ‘ کے ڈائریکٹر آف پبلک افیئرز ہیں، انہوں نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: جماعت احمدیہ جاپان کو مسجد کی مبارکباد۔ ہمیں امید ہے کہ یہ مسجد جاپانیوں اور اسلام کے درمیان ایک پُل کا کردار ادا کرے گی۔

☆ Taijun Sato صاحب جو کہ Soto Zen Temple کے resident پریسٹ ہیں انہوں نے کہا: ایک بدھسٹ کے طور پر مسجد میں داخل ہوکر بہت اچھا لگا۔ ہمارا تو خیال تھا کہ غیر مسلم اور بدھسٹ کے طور پر مسجد میں داخلہ منع ہوگا۔ لیکن نہ صرف یہ کہ گرمجوشی سے ہمارا استقبال کیا گیا بلکہ نماز اور خطبہ میں شامل ہو کر ہمیں دلی خوشی ہوئی۔ اسلام کے بارہ میں تاثر تبدیل ہوگیا۔

☆ Nagakute سٹی کے ممبر پارلیمنٹ Yamazaki Akihisa صاحب نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: ہم اپنے علاقہ میں مسجد کی تعمیر کو خوش آمد کہتے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ جماعت احمدیہ کے موقف کے مطابق یہ مسجد انسانیت سے محبت کرنے والوں اور خدمت خلق پر یقین رکھنے والے لوگوں کا مرکز بنے گی۔

☆ Ishinomaki سٹی کے ممبر پارلیمنٹ Shouji Yoshiaki صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: مَیں ایک ہزار کلومیٹر کا سفر طے کر کے مسجد کی تقریب میں شامل ہوا ہوں۔ ایک خوبصورت مسجد دیکھتے ہی ساری تھکان دور ہوگئی۔

موصوف نے کہا: جماعت احمدیہ جاپان نے زلزلوں میں خدمت کے ذریعہ جو نیک نامی کمائی ہے، امید ہے کہ یہ مسجد اس نیک نامی کو بڑھانے کا ذریعہ بنے گی۔

☆ Aichi ایجوکیشنل یونیورسٹی کے پروفیسر Minesaki Hiroko صاحب نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: جاپان میں جماعت احمدیہ کی مسجد کی تعمیر کی بہت ضرورت تھی۔ دنیا میں اسلام کا خوبصورت چہرہ دکھانے کے لئے جماعت احمدیہ کا کردار بہت نمایاں ہے۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ اس مسجد سے جماعت کا تعارف مزید بڑھے گا اور دنیا میں حقیقی امن وسکون پھیلے گا۔

پریس و میڈیا میں کوریج

آج مسجد کی افتتاحی تقریب کے موقع پر درج ذیل پانچ ٹی وی چینلز کوریج کیلئے آئے ہوئے تھے۔

Chukyo TV، Tokai TV، TBS TV، Nagoya TV اور TV Aichi۔ ان کوریج کی مختصر رپورٹ درج ذیل ہے۔

☆ Chukyo TV: اس کے ناظرین کی تعداد ایک کروڑ بیس لاکھ ہے۔ اس چینل نے جمعہ کی شام اپنے پرائم ٹائم میں 6 سے 7 منٹ کی خبر دیتے ہوئے بتایا کہ:

جاپان کی سب سے بڑی مسجد کا افتتاح آج ہوا

لندن سے تشریف لائے ہوئے جماعت احمدیہ کے امام نے دہشت گرد تنظیموں کے اسلام سے بے تعلق ہونے اور ان کے عمل کو غیر اسلامی قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ مسجد جہاں مسلمانوں کی عبادت کی جگہ ہے وہاں ہر ایک کے لئے امن کا گہوارہ ہے۔ امام جماعت احمدیہ نے پیرس حملوں کی بھرپور مذمت کی۔ اس چینل نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کا انٹرویو بھی لیا تھا۔ بعدازاں حضور کے انٹرویو میں سے چنیدہ حصے نشر کئے گئے۔

☆ Tokai TV: اس کے ناظرین کی تعداد بھی ایک کروڑ بیس لاکھ ہے۔ اس چینل نے دن میں چار پانچ مرتبہ خبر نشر کی کہ:

جاپان کی سب سے بڑی مسجد کا آج تسوشیما شہر میں افتتاح ہوا۔ افتتاح پیرس میں حملوں کے بعد ہوا ہے۔ جماعت احمدیہ کے امام اس وقت مرکز انگلینڈ سے یہاں اس تقریب کیلئے تشریف لائے ہوئے تھے۔

افتتاح کی خبر کے دوران حضورِ انور کے خطبہ جمعہ اور افتتاح کرنے کے مناظر مسلسل دکھائے جاتے رہے۔

☆ TBS TV: اس ٹی وی چینل کے ناظرین کی تعداد ایک کروڑ سے زائد ہے۔ اس چینل نے خبر نشر کرتے ہوئے کہا:

پیرس حملوں کو ابھی ایک ہفتہ ہوا ہے اور جاپان میں سب سے بڑی مسجد کا افتتاح آج عمل میں آیا ہے۔ یہ مسجد ایک جماعت نے بنائی ہے جس کے دنیا بھر میں کروڑوں ممبرز ہیں۔ خلیفۃ المسیح نے پیرس میں ہونے والے حملوں کو غیر اسلامی اور غیر انسانی قرار دیا ہے۔

خبر کے دوران مسجد کے مناظر دکھائے گئے اور حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر بھی دکھائی گئی۔ یہ خبر دن میں تین مرتبہ نشر کی گئی۔

☆ Nagoya TV: اس چینل کے ناظرین کی تعداد بھی ایک کروڑ بیس لاکھ ہے۔ اس ٹی وی چینل نے خبر نشر کرتے ہوئے کہا؛

تسوشیما میں جاپان کی سب سے بڑی مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔ حاضرین کا کہنا تھا کہ جہاں ان کے دل اس بات پر خوش ہیں کہ یہ مسجد بنی ہے وہیں وہ اس بات پر رنجیدہ بھی ہیں کہ پیرس میں ناحق خون بہایا گیا۔ اس تقریب میں دنیا کے امن وامان کے لئے دعا بھی کی گئی۔

خبر کے دوران مسجد کے مناظر مسلسل دکھائے جاتے رہے۔ یہ خبر 2 مرتبہ نشر کی گئی۔

☆ TV Aichi: اس چینل کے ناظرین کی تعداد ایک کروڑ 15 لاکھ سے زائد ہے۔ اس چینل پر درج ذیل مضمون پر مشتمل خبر نشر کی گئی؛

پیرس حملوں کے بعد جبکہ اسلام کے بارہ میں منفی تاثر دوبارہ پختہ ہوگیا ہے تسوشیما میں ایک مسجد کا افتتاح کیا گیا ہے۔ یہ مسجد جماعت احمدیہ نے بنائی ہے اور یہ جاپان کی سب سے بڑی مسجد ہے۔ خلیفۃ المسیح نے پیرس حملوں کو غیر اسلامی قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ یہ مسجد ایسے تمام عناصر کی مذمت کرتی ہے۔ یہ مسجد امن وامان کا ذریعہ ہوگی جو چاہے اس مسجد میں آسکتا ہے۔

خبر کے دوران مسجد کے مناظر اور دیگر احباب کے تاثرات دکھائے گئے۔ خطبہ جمعہ کے بعض مناظر بھی نشر کئے گئے۔ یہ خبر دوپہر اور شام کی خبروں میں نشر کی گئی۔

صرف ان ٹی وی چینلز کی کوریج کے ذریعہ ایک کروڑ تیس لاکھ افراد تک حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے الفاظ میں اسلام احمدیت کا پیغام پہنچا ہے، جبکہ جماعت احمدیہ جاپان کی 80 سالہ تاریخ میں ایسا واقعہ پہلے کبھی رونما نہیں ہوا۔

......☆......☆......☆......

21 رنومبر 2015 (بروز ہفتہ)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے پانچ بجے ’’مسجد بیت الاحد‘‘ تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور اپنے دست مبارک سے ہدایات سے نوازا اور حضور انور کی مختلف دفتری امور کی ادائیگی میں مصروفیت رہی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بارہ بج کر 45 منٹ پر اپنے رہائشی حصہ سے باہر تشریف لائے اور ’’مسجد بیت الاحد‘‘ کے لئے روانگی ہوئی۔ سوا ایک بجے ’’بیت الاحد‘‘ تشریف آوری ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم سید وَدود جنود صاحب مبلغ میلبورن آسٹریلیا کے نکاح کا اعلان فرمایا۔

خطبہ نکاح

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور نکاح کی مسنون آیات کی تلاوت کے بعد فرمایا:

اس وقت میں ایک نکاح کا اعلان کروں گا جو عزیزہ صبا یوراله بٹ صاحبہ بنت مکرم ظہور الرسول بٹ صاحب ساکن ایڈیلیڈ آسٹریلیا کا عزیزم سید جنود ودود صاحب ابن مکرم سید محبوب جنود صاحب کے ساتھ طے پایا ہے۔ ودود جنود ہمارے مربی سلسلہ ہیں اور کینیڈا جامعہ سے پاس ہوئے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ اس مسجد کا پہلا نکاح ہے لیکن صرف اس کی یہ تاریخی حیثیت نہ یاد رکھیں۔ اپنی ذمہ داریوں کو ہمیشہ یاد رکھیں۔ ایک مربی کی بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ جماعت کی تربیت کی بھی اور پھر دنیا کو پیغام پہنچانے کی بھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: نکاح کے موقع پر بار بار ان آیات میں تقویٰ پر چلنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ سچائی کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ ایک دوسرے کے رحمی رشتوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ آئندہ کی زندگی کی طرف توجہ دلائی گئی ہے جس میں اپنی زندگی بھی شامل ہے، اپنے بچوں کی تربیت بھی شامل ہے اور مرنے کے بعد کی زندگی بھی شامل ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس اس لحاظ سے ہمیشہ ایک مربی کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اس کی ذمہ داریاں عام آدمی سے بہت بڑھ کر ہیں۔ ہر مسلمان جو نکاح کرتا ہے اس کو ان باتوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے لیکن وہ شخص جس کے سپرد جماعت کی تربیت کا بھی کام ہو، جس کے سپرد پیغام پہنچانے کا بھی کام ہو اس کو بہت بڑھ کر ان باتوں کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ ہمیشہ سچائی پر قائم رہیں اور سچائی کی جو باریکی ہے اس کا ان آیات میں ذکر کیا گیا ہے کہ ہمیشہ قول سدید سے کام لیں۔ ذرا بھی بات میں ہیچ پیچ نہ ہو۔ نہ اپنی عملی زندگی میں، نہ اپنے کاموں میں اور نہ اپنے گھریلو معاملات میں۔ اور اسی سے پھر میاں بیوی کا اعتماد بھی پیدا ہوتا ہے۔ اور یہی چیز اللہ تعالیٰ کو پسند ہے کیونکہ یہ تقویٰ ہے، اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھنا ہے، اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کی کوشش کرنا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر جو عائلی زندگی ہے وہ بہت اہمیت رکھتی ہے۔ شادی خوشی کا موقع ہے۔ پھر خوشی کے موقع پر صرف خوشی منا لینا کافی نہیں ہے، یا اس بات پر خوش ہوجانا کافی نہیں ہے کہ میری شادی ہوگئی ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم یہ دیکھو کہ تم نے کل کے لئے آگے کیا بھیجا ہے۔ اور اس کے لئے اپنے ہر روز کے اعمال پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ میرے اعمال کیا ہیں؟ کیا میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق کام کررہا ہوں؟ جو میری ذمہ داریاں ہیں وہ ادا کررہا ہوں؟ اور ان ذمہ داریوں کا حق ادا کرنے کی بھی کوشش کررہا ہوں؟ اسی طرح جب میرے بچے پیدا ہوں گے، ان کی بھی میں نے تربیت کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر مسلمان پر ایک بہت بڑی ذمہ داری ڈالی ہے کہ اپنی حالت کی طرف بھی نظر رکھو اور پھر اپنے بچوں کی تربیت کی طرف بھی نظر رکھو۔ لیکن ایک مربی کا اس سے بڑھ کر کام ہے۔ نہ صرف اپنی حالت کی طرف نظر رکھنی ہے، بچوں کی تربیت کی طرف نظر رکھنی ہے بلکہ افرادِ جماعت کی طرف بھی نظر رکھنی ہے۔ اور یہ اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک صحیح معنوں میں انسان اپنی ہر بات کا جائزہ نہ لیتا رہے۔ چھوٹی سے چھوٹی بات جس سے کسی بھی قسم کا تربیتی سقم ظاہر ہوتا ہو اس سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ تاکہ آئندہ آنے والی زندگی میں انسان سرخرو ہوکر اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونے کی کوشش کرے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسی طرح بیوی کا حق ادا کرنا ہے۔ اس کے رحمی رشتوں کا حق ادا کرنا ہے۔ آپس کے تعلقات کو محبت اور پیار سے بڑھانا ہے۔ تو ایک انسان کی بہت بڑی ذمہ داریاں ہیں جن کی طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کے موقع پر ان آیات کو پڑھنے کے بعد توجہ دلائی ہے۔ پس ان باتوں کا ہمیشہ خیال رکھیں۔ اسی طرح لڑکی کو بھی جو

ایک مربی کے ساتھ بیاہی جارہی ہو اس کو بھی خیال رکھنا چاہئے کہ وہ ایک مربی سے بیاہنے جارہی ہے۔ اور مربی کا کام چوبیس گھنٹے کا کام ہے۔ وہ واقفِ زندگی ہے۔ اور پھر یہی نہیں کہ وہ آسٹریلیا میں یا کسی بڑے ملک میں بھیجا جائے گا بلکہ دنیا میں وہ کسی بھی جگہ بھیجا جاسکتا ہے اور اس کے لئے مربی کی بیوی کو ہمیشہ تیار رہنا چاہئے اور اپنے آپ کو اسی طرح وقف سمجھنا چاہئے جس طرح مربی واقفِ زندگی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس اگر دونوں یہ باتیں اپنے سامنے رکھیں اور اسی طرح دونوں خاندان اپنے سامنے رکھیں تو رشتے بھی نبھتے ہیں۔ ایک عمومی ہدایت تو ہر ایک کے لئے ہے۔ تمام رشتوں کو قائم رکھنے کے لئے، احسن رنگ میں چلانے کے لئے، اعتماد قائم کرنے کے لئے، پیار و محبت کی زندگی گزارنے کے لئے، ایک دوسرے کے رحمی رشتوں کا ادب و احترام کرنے کے لئے ان باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہیں۔ اللہ کرے کہ یہ قائم ہونے والا رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت ہو اور یہ دونوں میاں بیوی پیار اور محبت کے ساتھ اپنی زندگی گزارنے والے ہوں اور اپنے وقف کی روح کو سمجھنے والے ہوں۔ آمین

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عزیزم سید جنود ودود صاحب ابن مکرم سید محبوب جنود صاحب کے نکاح کا اعلان فرمایا جو عزیزہ صبا یورالہ بٹ صاحبہ بنت مکرم ظہور رسول بٹ صاحب ساکن ایڈیلیڈ آسٹریلیا کے ساتھ طے پایا۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

پروگرام کے مطابق چار بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہوٹل سے روانہ ہو کر چار بج کر 40 منٹ پر ''مسجد بیت الاحد'' تشریف آوری ہوئی۔

یونیورسٹیز کے پروفیسرز، ہائی سکول ٹیچر اور طلباء کی حضور انور سے ملاقات اور سوال و جواب

❁ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے۔ دو یونیورسٹیز کے چھ پروفیسرز، ایک ہائی سکول ٹیچر اور یونیورسٹی کے دس طلباء حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے آئے ہوئے تھے۔ ان سبھی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔ یہ تمام پروفیسرز، ریسرچ سکالرز اور اسلامی علوم کے ماہر سمجھے جاتے ہیں۔ انہوں نے دورانِ ملاقات حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مختلف سوالات کئے۔

پروفیسرز صاحبان نے عرض کیا کہ ہم یہاں مسجد کی افتتاحی تقریب میں شرکت کے لئے آئے ہیں۔ ہم یہاں آکر بہت خوش ہیں اور بہت خوبصورت مسجد تعمیر ہوئی ہے۔

❁ ایک پروفیسر نے سوال کیا کہ آپ نے "Aichi Prefecture" کے علاقہ میں اپنی مسجد تعمیر کی ہے۔ اس علاقہ میں مسجد کی تعمیر کی کیا خصوصیت ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہم کافی دیر سے مسجد کے لئے زمین کی تلاش میں تھے۔ ہم ناگویا شہر میں جگہ تلاش کر رہے تھے تو ہمیں خوش قسمتی سے یہ جگہ مل گئی اور ہم نے خرید لی۔ ہمارا کوئی ایسا سپیشل ایجنڈا نہیں تھا کہ ہم نے اِس مخصوص علاقہ میں ہی جگہ خریدنی ہے۔

❁ ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ اسلام پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ اسلام کا صرف نام رہ جائے گا۔ اسلام کی تعلیمات بھلا دی جائیں گی اور ان پر عمل نہیں ہوگا۔ جب ایسا زمانہ آئے گا تو اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی ہدایت کیلئے مسیح موعودؑ اور امام مہدیؑ کو مبعوث فرمائے گا۔ ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ اس پیشگوئی کے مطابق جس مسیح موعودؑ اور امام مہدیؑ نے اسلام کے احیائے نَو کے لئے آنا تھا وہ آچکا ہے۔ ہمارے نزدیک حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہی وہ امام مہدی اور مسیح موعود ہیں۔

ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ آنے والے مسیح اور مہدیؑ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کام کو ہی آگے بڑھانا تھا۔ چنانچہ بانی جماعت احمدیہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کام کو آگے بڑھایا۔ آپؑ نے لوگوں کو اسلام کی اصلی اور حقیقی تعلیمات سے آگاہ کیا۔ قرآن کریم کی تعلیمات کی اشاعت کی اور اسلام کی طرف منسوب ہونے والی جو غلط تعلیمات رائج ہوگئی تھیں ان کی اصلاح کی۔

حضور انور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کے قیام کا آغاز انڈیا میں صوبہ پنجاب کے ایک گاؤں قادیان سے ہوا۔ پہلے جماعت ہندوستان میں پھیلی۔ پھر وہاں سے دنیا کے دوسرے ممالک اور برّاعظموں میں پہنچی۔ 1913ء میں برطانیہ میں جماعت قائم ہوئی۔ 1921ء میں افریقہ میں قیام ہوا۔ یہاں جاپان میں 1935ء میں ہمارے پہلے مبلغ آئے۔ امریکہ میں 1920-21ء میں جماعت قائم ہو چکی ہے۔ ابھی اس سال ماریشس میں جماعت کو قائم ہوئے سو سال مکمل ہوئے ہیں۔ وہ اپنے سو سال کی جوبلی منا رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس طرح ہم شروع سے ہی انٹرنیشنل سطح پر کام کر رہے ہیں اور اس وقت دنیا کے مختلف ممالک میں ہمارے مشنز اور سینٹرز قائم ہیں۔

❁ ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ دین میں کوئی جبر نہیں ہے۔ ہمارا کام مشنری ورک ہے۔ ہم تبلیغ کرتے ہیں اور اسلام کی سچّی اور حقیقی تعلیم کا پیغام دوسروں تک پہنچاتے ہیں کہ اپنے پیدا کرنے والے کو پہچانو اور اس کے حقوق ادا کرو۔ ہر انسان دوسرے انسان کے حقوق ادا کرے۔ ایک دوسرے کی عزّت کرو، احترام سے پیش آؤ، بنی نوع انسان کی خدمت کرو، مدد کرو اور دوسروں کے حقوق ادا کرو، ایک دوسرے کا خیال رکھو۔ یہ وہ پیغام ہے جو ہم ہر جگہ پہنچا رہے ہیں۔ اور ہم تعداد میں بڑھ رہے ہیں۔ ہم افریقہ میں بھی کام کر رہے ہیں۔ افریقہ کے غریب علاقوں میں ہم نے ہسپتال قائم کئے ہیں اور سکول بھی کھولے ہیں جہاں ہم بلاتمیز مذہب وملّت طلباء کو تعلیم دیتے ہیں اور غریب بچوں کو مفت تعلیم دیتے ہیں۔ میڈیکل اور تعلیم کی سہولتوں کے علاوہ رفاہ عامہ کے اَور کام بھی جاری ہیں۔ اب ہم وہاں پینے کا صاف پانی بھی مہیّا کر رہے ہیں اور بعض دوسری ضرورتیں بھی پوری کر رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہم دو قسم کے کام کر رہے ہیں۔ ایک یہ کہ لوگ اپنے پیدا کرنے والے کو پہچانیں اور خدا کے حقوق ادا کریں۔ دوسرے یہ کہ ہر انسان، دوسرے انسان کے حقوق ادا کرے۔ ہر شخص دوسرے سے محبّت و پیار سے پیش آئے۔ ایک دوسرے کی ضروریات کا خیال رکھے اور ہم عملی طور پر خدمتِ انسانیت کے کام کر رہے ہیں۔

❁ ایک پروفیسر نے سوال کیا کہ پیرس (فرانس) میں جو دہشتگردی کا واقعہ ہوا ہے اس بارہ میں حضور کیا فرماتے ہیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ یہ حملہ کرنے والے ظالم لوگ ہیں۔ اسلام اس قسم کی بربریّت کی اجازت نہیں دیتا۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ بلاوجہ کسی کو قتل کرنا، کسی کی جان لینا ایسا ہی ہے جیسے تمام انسانوں کی جان لینا ہے۔ اسلام کے نام پر جو یہ حملے ہو رہے ہیں اور جو یہ قتل و غارت ہو رہا ہے۔ یہ ہرگز اسلام کی تعلیم نہیں ہے۔ اسلام کی تعلیم تو امن و سلامتی کی تعلیم ہے۔ اب باماکو (Bamako) مالی میں بھی ایسا ہی دہشتگردی کا واقعہ ہوا ہے جو کہ سراسر ظلم ہے۔

❁ ایک پروفیسر نے سوال کیا کہ کیا آپ پانچ نمازیں ایک دن میں ادا کرتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ہم مسلمان ہیں، ہم ادا کرتے ہیں۔ اسی لئے ہم نے مسجد تعمیر کی ہے کہ پانچ وقت کی نمازیں ادا کی جائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ لوگ مکّہ حج کی عبادت بجالانے کے لئے جاتے ہیں۔ ہمیں کہتے ہیں کہ ہم مسلمان نہیں ہیں اس لئے حج کے لئے نہیں جاسکتے۔ لیکن ہم میں سے جس کو موقع ملتا ہے وہ جاتا ہے اور حج کرتا ہے۔ ہمارے پہلے خلیفہ نے بھی حج کیا تھا۔ دوسرے خلیفہ نے بھی حج کیا تھا۔ بہت سے احمدی لوگ حج کرتے ہیں۔ مجھے موقع نہیں ملا۔ جب بھی ملے گا تو انشاء اللہ تعالیٰ حج کے لئے جاؤں گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہم جو پانچ نمازیں پڑھتے ہیں ان کے اوقات اس طرح ہیں کہ ایک نماز صبح طلوع آفتاب سے کچھ وقت پہلے ہوتی ہے۔ دوسری دوپہر کو ہوتی ہے۔ ایک دوپہر گزر جانے کے کچھ وقت بعد ہوتی ہے۔ ایک غروب آفتاب کے بعد ہوتی ہے اور جو پانچویں نماز ہے وہ غروب آفتاب کے بعد گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ بعد رات کو ہوتی ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے پانچوں نمازیں ادا کرتے ہیں۔

❁ ایک پروفیسر نے سوال کیا کہ کیا مسلمان سؤر نہیں کھاتے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اسلام نے سؤر کو حرام قرار دیا ہے اور سؤر کھانے سے منع کیا ہے۔ لیکن قرآن کریم میں یہ بھی لکھا ہے کہ اگر آپ بھوک کی وجہ سے مَر رہے ہیں اور آپ کے پاس کھانے کے لئے اَور کچھ نہیں ہے تو ایسی صورتحال میں زندگی بچانے کے لئے سؤر کا گوشت ایک حد تک کھا سکتے ہو کہ زندگی بچ جائے۔ اسلامی تعلیم اتنی سخت نہیں ہے۔

یونیورسٹی کے پروفیسر صاحبان اور طلباء کی حضور انور ایدہ اللہ سے یہ ملاقات پانچ بجے تک جاری رہی۔

کمیونسٹ پارٹی کے لیڈر اور ایک خاتون پروفیسر کی حضور انور سے ملاقات

اس کے بعد پروگرام کے مطابق کمیونسٹ پارٹی لیڈر Mr. Yoshiaki Shouji اور ان کی اہلیہ Ruoko Shouji (یہ دونوں ایک ہزار کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے آئے تھے) اور ایک خاتون پروفیسر Hiroko Minesaki (جو کہ احمدیت کے بارہ میں تین مقالہ جات لکھ چکی ہیں) نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ ہمارے فنکشن میں شرکت کے لئے تشریف لائے، آپ کے آنے کا شکریہ۔

موصوف Yoshiaki صاحب نے عرض کیا کہ مَیں حضور انور کا بہت مشکور ہوں۔ 2011ء میں جماعت نے، ہیومینٹی فرسٹ نے زلزلہ اور سونامی میں ہماری بہت مدد کی تھی۔ مَیں خاص طور پر حضور انور کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ انسانیت کی خدمت کرنا ہمارا فرض ہے۔ مشکلات میں پھنسے ہوئے لوگوں کی خدمت کرنا اور ان کی تکالیف دور کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ یہ بات ہمارے فرائض میں شامل ہے۔ ہم انشاءاللہ آئندہ بھی خدمت کریں گے اور ہم ایسی خدمات ہر جگہ کرتے ہیں، ہر ملک میں کرتے ہیں۔

اس پر موصوف نے عرض کیا کہ ہم آپ لوگوں کی طرف سے، جماعت احمدیہ کی طرف سے محبت اور پیار کا سلوک محسوس کرتے ہیں۔

موصوف نے کہا کہ جب انسان کسی مشکل میں پڑتا ہے تو اس کا ایک دوسرے پر اعتماد کرنے کا مادہ کم ہو جاتا ہے لیکن ہم سب لوگوں نے احمدیوں پر ٹرسٹ (Trust) کیا ہے، آپ نے بہت مشکل حالات میں ہماری مدد کی ہے۔ جب انسان کو کسی کے ساتھ بُرا تجربہ ہو تو وہ ڈرتا ہے کہ کہیں دوبارہ ایسا نہ ہو۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ انسان کو ایک دوسرے کے کام آنا چاہئے۔ جماعت احمدیہ ایسی جماعت ہے کہ آپ اس جماعت کی طرف سے ہمیشہ اچھا تجربہ ہی دیکھیں گے۔ ہم ہر وقت، ہر کسی کے کام آنے والے ہیں۔ ہمیں احساس ہے کہ مشکلات اور تکالیف کیا ہوتی ہیں کیونکہ ہم خود مشکلات سے گزرنے والے ہیں۔

محترمہ پروفیسر Hiroko Minesaki صاحبہ نے عرض کیا کہ مَیں اسلام کے بارہ میں ریسرچ کر رہی ہوں اور مبلغ سلسلہ انیس احمد ندیم صاحب اور نجیب اللہ ایاز صاحب طالبعلم جامعہ احمدیہ کینیڈا سے رہنمائی لے رہی ہوں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ امید ہے کہ آپ کو اسلام احمدیت کے بارہ میں صحیح رہنمائی ملے گی۔ جو رہنمائی مل چکی ہوگی وہ بھی صحیح ہوگی اور آئندہ مزید بھی صحیح رہنمائی ملے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جب آپ اپنی ریسرچ کر کے کتاب لکھیں گی تو جاپانیوں کو اسلام کی سچّی اور حقیقی تعلیم کا علم ہوگا۔

موصوفہ نے اپنا چھوٹا بیٹا اٹھایا ہوا تھا۔ اس بچے کے بارہ میں بتایا کہ مَیں نے اس کا نام محمود رکھا ہے۔ یہ ہسپتال جاتے ہوئے گاڑی میں ہی پیدا ہوا تھا۔ ٹریفک کا رش تھا اس لئے وقت پر ہسپتال نہ پہنچ سکے تھے۔

اس پر حضور انور نے ازراہ مزاح فرمایا: معلوم ہوتا ہے کہ یہ دنیا میں جلد آنے کے لئے بیتاب تھا۔

ان مہمانوں کے ساتھ ملاقات کا یہ پروگرام پانچ بج کر دس منٹ تک جاری رہا۔

پریذیڈنٹ اینڈ چیف پریسٹ کوبے چرچ اور جاپان کے واحد مذہبی اخبار کے جرنلسٹ کی حضور انور سے ملاقات اور انٹرویو

بعد ازاں پریذیڈنٹ اینڈ چیف پریسٹ کوبے چرچ (Kobe Church) Mr. Yoshio Iwamura اور Kita Mura صاحب جو واحد جاپانی مذہبی اخبار کے جرنلسٹ اور سینئر ڈیسک رپورٹر ہیں، اخبار کا نام "Chugai Nippoh" ہے۔ ان دونوں مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی

سعادت حاصل کی۔

حضور انور نے Yoshio Iwamura صاحب کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ تو جلسہ سالانہ یوکے میں بھی شامل ہوئے تھے۔ موصوف کہنے لگے کہ اب مَیں یہاں ناگویا میں بھی آ گیا ہوں۔

❁ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ پیرس (فرانس) میں جو واقعہ ہوا ہے۔ جاپان میں بھی اس کا بہت دکھ محسوس کیا گیا ہے۔ حضور اس بارہ میں کیا کہتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ بہت ظلم ہوا ہے۔ ہم پُرزور طریق سے اس کو condemn کرتے ہیں۔ بعض دہشتگردوں نے تو اپنے آپ کو اُڑا لیا تھا۔ باقی جو پکڑے گئے ہیں اُن کو حکومت سخت سزا دے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مَیں تو بہت لمبے عرصہ سے کہہ رہا ہوں کہ ان دہشتگردوں کو کھلی چھٹی دی ہوئی ہے۔ دہشتگرد تنظیموں کو ہتھیار بھی سپلائی ہوتے ہیں اور ان کو فنڈنگ بھی ہوتی ہے اور ان پر کوئی گرفت نہیں ہے۔ اب ان پر گرفت ہونی چاہئے اور اس سلسلہ کو اب ختم ہونا چاہئے۔ جو بھی ہوا ہے بڑا ظلم ہوا ہے۔ بڑا تکلیف دہ واقعہ ہے۔

حضور انور نے فرمایا ہم نے پریس ریلیز دیا ہے اور اس واقعہ کو condemn کیا ہے۔

❁ ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ یہ خبریں میڈیا سے پتہ لگ رہی ہیں کہ ان دہشتگرد تنظیموں نے کہا ہے کہ جو سیریا کے مہاجرین یہاں یورپین ممالک میں آرہے ہیں ان میں ہر پچاس پر ہمارا ایک ممبر آرہا ہے۔ اب ہم ظاہری حملے بھی کریں گے اور سائبر اٹیک بھی کریں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ گزشتہ دنوں مَیں ہالینڈ گیا تھا وہاں بھی دہشتگردی کے حوالہ سے بات ہوئی تھی کہ ان دہشتگرد تنظیموں کے نمائندے یہاں پہنچ رہے تھے اس لئے ان سب پر کڑی نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ ان کی نگرانی کی ضرورت ہے۔ کہا جاتا ہے اب جو پیرس میں حملہ آور تھے وہ پولیس کی نظر میں رہے تھے۔ ان کو چھوڑا ہوا تھا کہ ٹھیک ہو گئے ہیں۔ تو یہی لوگ حملہ کرنے والے تھے۔

❁ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ یہ جو پیرس (فرانس) والا واقعہ ہے یا جو دہشتگردی کے دوسرے واقعات ہو رہے ہیں کیا یہ کسی ردّعمل کا نتیجہ ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جب یہ ملک ان دہشتگردوں کے ٹھکانوں پر بمبارمنٹ کرتے ہیں تو بہت سے غریب اور معصوم لوگ مارے جاتے ہیں۔ عورتیں اور بچے مارے جاتے ہیں۔ تو یہ ان کے حملوں کا ردّعمل ہے۔ اب فرانس کے صدر نے اعلان کیا ہے کہ جنگ کی حالت ہے اب ہم ان کے ٹھکانوں پر حملے کریں گے۔ یہ اعلان ان کو بہت پہلے کر دینا چاہئے تھا کہ جنگ کی حالت ہے اور ان کو ختم کرتے۔ اگر یہی کارروائی پہلے ہوتی تو یہ نہ ہوتا جو فرانس میں ہوا ہے۔ مَیں ان حکومتوں کو توجہ دلاتا رہا ہوں کہ گراؤنڈ فورسز بھیجیں جو ان سے لڑیں اور ایئر اٹیک، فضائی حملے نہ ہوں تاکہ معصوم اور بے گناہ شہری نہ مارے جائیں۔

❁ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ عراق میں، افغانستان میں جو ظلم ہوا ہے۔ سلطنت عثمانیہ میں بھی یورپ نے ترکیوں پر ظلم کیا تھا۔ پھر اب امریکہ جو سیریا اور دوسرے ممالک میں کر رہا ہے کہ کیا دہشتگردی کے واقعات اور یہ حملے اس کا ردّعمل بھی ہو سکتے ہیں۔ اس بارہ میں حضور کیا فرمائیں گے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ 1991ء میں عراق جنگ ہوئی۔ عدل و انصاف سے کام نہ لیا گیا اور حالات بگڑے۔ حضور انور نے فرمایا کہ مَیں نے کیپیٹل ہِل میں اپنے ایڈریس کے دوران برملا اس بات کا اظہار کیا تھا اور ان لوگوں کو توجہ دلائی تھی کہ اگر تم انصاف اور عدل نہیں قائم کرو گے اور اپنے دوہرے معیار رکھو گے تو پھر کچھ بھی نہ ہوگا اور نہ تم امن قائم کرنے میں کامیاب ہو سکو گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ جو بڑی طاقتیں ہیں جو حکومتیں اور تنظیمیں ان کی ہاں میں ہاں ملاتی ہیں یہ ان کی مدد کرتے ہیں اور جب ان کے اپنے مفاد اور انٹرسٹ ختم ہو جاتے ہیں تو پھر یہ ان کو چھوڑ دیتے ہیں۔ اب جس طرح عراق اور سیریا میں ہوا ہے۔ جو تنظیمیں اور گروپس ان بڑی طاقتوں کے خود پیدا کردہ تھے پہلے ان کی مدد کرتے رہے اور ان کو پالتے رہے اور ان کو تیار اور ٹرینڈ کرتے رہے۔ جب اپنا مفاد ختم ہوا تو ان کو چھوڑ دیا۔ اب یہ تنظیمیں اور گروپس ان کے ہاتھ سے نکل گئے ہیں اور ان کی مخالفت میں کام کر رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب مَیں نے امریکہ میں کیپیٹل ہِل میں ایڈریس کیا تھا تو بعد میں ایک کانگریس مَین نے مجھے کہا کہ تم نے بالکل صحیح بات کی ہے کہ دوسروں کی دولت پر نظر نہ رکھو اس سے فساد پیدا ہوتا ہے۔ بڑی طاقتیں ایسا کرتی ہیں کہ دوسروں کی دولت پر نظر رکھتی ہیں اور پھر ناجائز طریق سے اس دولت پر قبضہ کرتی ہیں جس سے فساد پیدا ہوتا ہے اور امن تباہ ہوتا ہے۔

چیف پریسٹ کوبے چرچ نے عرض کیا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے اتنی قریب سے ملاقات کرنا میرے لئے بڑا اعزاز ہے۔

❁ میرا آخری سوال یہ ہے کہ مَیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے امن کی تعریف پوچھنا چاہتا ہوں کیونکہ ابھی تک مجھے صحیح تعریف نہیں ملی۔ اب ہم نے صرف امن ہی کی بات کرنی ہے کیونکہ دوسری جنگ عظیم میں ہم لاکھوں آدمی کھو چکے ہیں۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ امن کی تعریف اسلام کے مطابق یہ ہے کہ تم اپنے لئے جو چیز پسند کرتے ہو وہی دوسروں کے لئے پسند کرو۔ اگر اس بات پر قائم ہو جائیں تو پھر حقوق لینے کی نہیں بلکہ حقوق دینے کی باتیں ہوں گی۔ اور جب دوسرے کو اس کے حقوق دیں گے تو پیار و محبت اور بھائی چارہ اور رواداری کی فضا قائم ہوگی اور اس سے معاشرہ میں امن ہوگا۔ اس کا انہوں نے اظہار کیا کہ یہ تعریف دل کو لگی ہے۔

آخر پر چیف پریسٹ کوبے چرچ نے عرض کیا کہ مَیں دعا کرتا ہوں کہ یہ مسجد جاپانیوں سے رابطہ کا اچھا ذریعہ بنے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ہمارا پیغام محبت و پیار اور امن و سلامتی کا پیغام ہے۔ آپ ہمارا پیغام سمجھ لیں تو پھر معاشرہ میں امن ہوگا۔

....

مسجد بیت الاحد کے افتتاح کی تقریب

آج مسجد بیت الاحد کے افتتاح کے حوالہ سے مسجد کے بیرونی احاطہ میں ایک مارکی لگا کر ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا جس میں بڑی تعداد میں جاپانی مہمانوں کو مدعو کیا گیا تھا۔ آج کی اس تقریب میں 109 جاپانی مہمان اور آٹھ دیگر غیر ملکی غیر از جماعت مہمان شامل تھے۔

ان مہمانوں میں Ohsumi Yoshio صاحب پریذیڈنٹ AMA City انٹرنیشنل ایسوسی ایشن، Mr. Miyake Isao صوبائی ممبر پارلیمنٹ، Mr. Yuko Higashi صوبائی ممبر پارلیمنٹ، Mr. Taijun Sato (جو کہ Zen Temple کے Resident Priest ہیں)، Mr. Shouji Yoshiaki (ممبر پارلیمنٹ Ishinomaki سٹی)، Mr. Miwa Hiroshi (ممبر پارلیمنٹ ناگویا Nagoya)، Mr. Kuze Takahiro (ممبر پارلیمنٹ Inuyama City)، Mr. Takashi Wasada (ڈائریکٹر انٹرنیشنل ٹورازم Aichi گورنمنٹ) اور اس کے علاوہ پروفیسرز صاحبان، ڈاکٹرز، ٹیچرز، انجینئرز، وکلاء، جرنلسٹ، یونیورسٹی کے طلباء اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے قبل یہ سبھی مہمان اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ چکے تھے۔ ان مہمانوں کے علاوہ مختلف ممالک سے آنے والے جماعتی عہدیداران اور احباب بھی اس تقریب میں شامل تھے۔

پروگرام کے مطابق ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس تقریب میں شمولیت کے لئے مارکی میں تشریف لائے۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حافظ امجد صاحب نے کی اور عزیزم سید ابراہیم صاحب (طالبعلم جامعہ احمدیہ کینیڈا) نے اس کا جاپانی میں ترجمہ پیش کیا۔

بعد ازاں عزیزم نجیب اللہ ایاز صاحب (طالبعلم جامعہ کینیڈا) نے آج کی اس تقریب کا جاپانی میں تعارف کروایا اور جماعت کا بھی مختصر تعارف پیش کیا۔

اس کے بعد موصوف نے باری باری گیسٹ سپیکرز (Guest Speakers) کو مدعو کیا کہ وہ آکر اپنا ایڈریس پیش کریں۔

☆ سب سے پہلے ممبر آف پارلیمنٹ مکرم Kudo Shozo صاحب نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔

انہوں نے اپنے خطاب میں جماعت احمدیہ کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ Aichi میں یہ مسجد امن کا گہوارہ بنے گی اور میں اپنے ساتھ جاپانی حضرات کو یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ مسلمان امن پسند اور بہت انسان دوست ہوا کرتے ہیں۔ اسلام کے بارہ میں لوگ جو غلط تاثر لیتے ہیں وہ ان لوگوں کی بدولت ہے جو تعداد کے لحاظ سے بہت تھوڑے اور تعلیمی اعتبار سے نہایت پست لوگ ہیں۔ میں انڈونیشیا اور ملیشیا جا چکا ہوں وہاں کے لوگوں نے جس انداز میں میری دیکھ بال کی اور مجھے ایک مہمان سے بڑھ کر عزت دی میں اس کو کبھی بھول نہیں سکتا۔

موصوف نے کہا: جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے تو یہ ایک ایسی جماعت ہے جو ہر وقت جاپان کے کام آنے والی ہے اور زلزلوں اور دیگر حوادث میں یہ جماعت بڑھ چڑھ کر قوم کی خدمت کرتی ہے۔ میں اس بات پر ان کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔ میں آپ لوگوں کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ لوگ بہت امن پسند ہیں اور آپ یقیناً ان لوگوں سے ہمیشہ خیر ہی خیر دیکھیں گے۔ آج یہاں ہمارے ساتھ ان کے امام بھی موجود ہیں۔ مَیں ان کا بھی شکر گزار ہوں کہ وہ یہاں آئے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ انہوں نے اپنی جماعت کی اس رنگ میں تربیت کی ہے کہ یہ ہر دفعہ ہماری مدد کے لئے تیار رہتے ہیں۔ یہ مسجد آپ سب کو بہت مبارک ہو۔

☆ اس کے بعد مکرم Shoji Yoshiaki صاحب جو کمیونسٹ پارٹی لیڈر ہیں اور تسونامی سے متأثرہ علاقہ میں ایک کیمپ کے نگران بھی رہے ہیں نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوف نے کہا:

نو تعمیر شدہ مسجد تمام اہل جاپان کو مبارک ہو۔ میں اس جماعت کو ان کے انسانیت کے لئے کئے گئے کام کی وجہ سے جانتا ہوں یہ لوگ کوبے اور نی گاتا کے زلزلوں کے موقعوں پر بھی اور شمال مشرقی جاپان کے زلزلے اور تسونامی کے وقت بھی انسانیت کی خدمت کے لئے پہنچے۔ 11 مارچ کو زلزلہ آیا اور یہ لوگ اسی دن اپنے گھروں سے مدد کے لئے نکل پڑے۔ ہمارے ساتھ ان کا تعلق بہت دوستانہ اور پیار کا تھا۔ ہماری ساری پریشانیاں ان سے ملنے اور ان کی باتیں سننے سے دور ہو جاتی تھیں۔

موصوف نے کہا: ان لوگوں سے مل کر مجھے ان میں ایک عجیب کشش نظر آئی جو میں نے بہت کم لوگوں میں دیکھی ہے۔ اسلام کا جو بھی علم میرے پاس ہے وہ سب ان لوگوں کی طرف سے آیا ہے اور اس علم کی بناء پر

ارشاد حضرت امیر المومنین

"ہمارے ہر عہدے دار کو چاہئے کہ وہ جس بھی سطح کے عہدیدار ہیں اپنے نمونے قائم کریں سلام کرنے میں پہل کریں ضروری نہیں ہے کہ انتظار کریں کہ چھوٹا یا ماتحت مجھے سلام کرے۔"

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 6/فروری 2015)

طالب دُعا: سید عبید السلام صاحب مرحوم اینڈ سنز مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، سونگڑہ اُڈیشہ

ارشاد حضرت امیر المومنین

"جہاں یہ ضروری ہے کہ ہم میں سے ہر ایک اپنے نفس کی کمزوریوں کو دیکھے وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ ہم بحیثیت قوم اپنی کمزوریوں کو دیکھیں اور انکی نشاندہی کریں اور پھر بحیثیت قوم ان کا علاج اور تدارک کریں۔"

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 13/فروری 2015)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبان، قادیان

میں یہ پورے یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ یہ مسجد علاقہ میں امن و آشتی ہی پھیلائے گی۔ آپ لوگوں سے بھی درخواست ہے کہ اس مسجد میں آئیں، ان سے ملیں آپ کو سکون ملے گا۔

☆ بعدازاں مکرم Watababe Kanei صاحب جو بدھسٹ راہنما اور چیف پریسٹ ہیں انہوں نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

حضرت خلیفۃ المسیح اور جماعت احمدیہ جاپان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ آپ ایک ایسے وقت میں جاپان تشریف لائے جب پیرس حملوں کی وجہ سے معاشرہ میں ایک ہیجانی کیفیت برپا تھی۔ آپ کی آمد سے ایک طرف تو اسلام کا خوبصورت چہرہ دیکھنے کا موقع ملا ہے تو دوسری طرف جاپانیوں کی ڈھارس بندھی ہے کہ اسلام صرف وہ نہیں ہے جو دہشتگردی اور شدت پسندی کی صورت میں نظر آتا ہے بلکہ اسلام امن و محبت کا علمبردار اور باہم محبت و اخوت کا پیغام دینے والا ہے۔

☆ اس کے بعد مکرم Dr.MASAYUKI AKUTSU جو ٹوکیو یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں اور ماہر علومِ اسلامی ہیں انہوں نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوف نے کہا:

جماعت احمدیہ جاپان کو مسجد کی تعمیر پر تہہ دل سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ جاپان میں مذہب کا تعارف چین کے توسط سے ہوا۔ چین کے علاوہ ہندوستان سے بدھ ازم جاپان میں آیا۔ مذہبی عبادتگاہیں بننے کا سلسلہ شروع ہوا۔ مسلمانوں کی عبادتگاہ مسجد کہلاتی ہے جو سب کے جمع ہونے کا ایک مرکز ہوتی ہے۔ جماعت احمدیہ مذہب اور سائنس دونوں کی قائل ہے۔ ڈاکٹر سلام صاحب اس نظریہ پر چلتے ہوئے ایک روشن مثال قائم کر چکے ہیں۔ مَیں اہل محلہ اور علاقہ کے لوگوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس مسجد میں تشریف لائیں، اسلام کی معلومات حاصل کریں اور ان لوگوں سے میل ملاپ بڑھائیں تا کہ اپنے اپنے مذہبی اصولوں پر رہتے ہوئے انسانیت کا جذبہ پروان چڑھ سکے۔

☆ بعدازاں Mr Yoshio Iwamura چیف پریسٹ کوبے کرسچین چرچ، صدر بائبل سوسائٹی، اور چیئرمین NGO نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا کہ:

جماعت احمدیہ جاپان اور حضور کی خدمت میں مسجد کی تعمیر کی مبارکباد۔ امن کے حصول کے اور امن کے قیام کے لئے حضور کے نظریات اور خیالات لائق تحسین ہیں۔ کچھ دیر پہلے جب حضور سے ملاقات کی تو میں نے آپ سے پوچھا کہ حضور کے نزدیک امن کی تعریف کیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ جو اپنے لئے پسند کرو وہی دوسروں کے لئے پسند کرو نیز یہ کہ امن قائم کرنا ہے تو اپنے حقوق چھوڑنے ہوں گے۔ امن کی اس سے بہتر اور خوبصورت تعریف ممکن نہیں ہے۔

☆ اس کے بعد Mr Akio Najima جو کہ وکیل ہیں اور صوبائی ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن کے ممبر ہیں انہوں نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

ہماری توقع سے بھی بڑھ کر خوبصورت مسجد کی تعمیر پر دلی مبارکباد۔ جماعت احمدیہ کی جاپان کے لئے خدمات پر میں تہہ دل سے مشکور ہوں۔ سر ظفر اللہ خان صاحب کا جاپان کے لئے کردار ناقابل فراموش ہے۔ اسی طرح کوبے میں آنے والا زلزلہ ہو، تسونامی ہو، ہر موقع پر جماعت احمدیہ کے افراد کو مثالی خدمت کی توفیق ملی ہے۔

موصوف نے کہا: ہمارے لئے جماعت احمدیہ کے اِس احسان کو بھولنا ممکن نہیں ہے۔ ہم حضرت خلیفۃ المسیح کے مشکور ہیں کہ آپ ایک مرتبہ پھر جاپان تشریف لائے۔ آخر میں ایک مرتبہ پھر آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

بعدازاں مکرم انیس احمد ندیم صاحب نیشنل صدر جماعت و مبلغ انچارج جاپان نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا۔

اس کے بعد پروگرام کے مطابق چھ بجکر 22 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انگریزی زبان میں خطاب فرمایا جس کا سامعین کے لئے جاپانی ترجمہ براہِ راست پیش کیا جا رہا تھا۔

....

خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ
برموقع افتتاحی تقریب مسجد بیت الاحد

تشہد، تعوذ و تسمیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

تمام معزز مہمانان کرام! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

آپ سب پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلامتی، رحمت اور برکتیں نازل ہوں۔ سب سے پہلے میں اس موقع پر اپنے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جو آج اس تقریب میں ہمارے ساتھ شامل ہوئے ہیں جہاں ہم مسجد بیت الاحد جس کا مطلب 'ایک واحد خدا کا گھر' ہے کے افتتاح کی خوشی منا رہے ہیں۔ آپ کی تشریف آوری اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ کھلے دل والے اور مہربان لوگ ہیں۔ میں یہ اس لئے کہہ رہا ہوں کہ باوجود اس کے کہ آپ میں سے اکثر غیر مسلم ہیں آپ لوگوں نے خالصتاً ایک مذہبی تقریب کی دعوت قبول کی ہے جو کہ مسجد کے افتتاح کی تقریب ہے۔ لیکن آپ کی تشریف آوری کے باوجود بھی آپ میں سے شاید بعض ایسے ہوں جو اس مسجد کے افتتاح یا اسلام کے بارہ میں خدشات رکھتے ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آپ شاید یہ بھی سوچتے ہوں کہ جن احمدی احباب کو آپ ذاتی طور پر جانتے ہیں وہ تو ٹھیک ہیں اور امن پسند ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ آپ اُن احمدی مسلمانوں کے متعلق شاید فکرمند بھی ہوں جنہیں آپ ذاتی طور پر نہیں جانتے۔ یا ممکن ہے کہ آپ کو خوف ہو کہ مسجد معاشرے کے اندر فساد یا تفرقہ اور پریشانی بڑھانے کا باعث بن جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس قسم کے خوف ایک حد تک جائز بھی ہیں۔ کیونکہ انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ بعض نام نہاد مسلمان ایسے بھی ہیں جو دنیا کے لئے شدید تکلیف اور اذیّت کا باعث بن رہے ہیں اور اسلام کے نام پر نہایت نفرت انگیز کام کر رہے ہیں۔ تاہم میں واضح کر دوں کہ اسلامی تعلیمات اور حقیقی مسجد کا مقصد صرف اور صرف امن کا قیام اور معاشرہ کے اندر یکجہتی پیدا کرنا ہے۔ مسجد کی تعمیر کا اصل اور بنیادی مقصد ہی یہی ہے کہ یہ ایک ایسی جگہ ہو جہاں لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے اور پیار پھیلانے کے لئے جمع ہوں۔ قرآن کریم کی سورۃ الذّٰریٰت کی آیت 57 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جنّ و انس یعنی تمام بنی نوع انسان خواہ وہ امیر ہیں یا غریب، طاقتور ہیں یا کمزور ان کی تخلیق کا مقصد ہی یہ ہے کہ وہ اپنے خدا کی عبادت کریں۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ دورِ حاضر میں انسان مذہب سے دور ہو گیا ہے اور اکثر لوگ اپنے خالق کو بھلا بیٹھے ہیں اور ایسے لوگوں میں بھی اضافہ ہو رہا ہے جو خدا کی ہستی پر یقین ہی نہیں رکھتے۔ بڑے دکھ کی بات ہے کہ بعض ایسے لوگ یا گروہ بھی ہیں جنہوں نے اپنے مذہب کی تعلیمات کو اس حد تک بگاڑ دیا ہے کہ وہ دنیا میں مذہب کی خوفناک اور بھیانک تصویر پیش کر رہے ہیں۔ مَیں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ ایسے نام نہاد مسلمان موجود ہیں جو اسلام کو نہایت خطرناک اور وحشیانہ طریق پر پیش کر رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

دوسرے مذاہب سے موازنہ کرتے ہوئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ آجکل مسلمان سب سے زیادہ اپنے مذہب کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ مگر اس بات سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اسلام کے اندر بعض دہشتگرد گروہ اور شدت پسند عناصر بھی پیدا ہو چکے ہیں جو مذہب پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ گو کہ ایسے شدت پسند اپنے آپ کو مذہب کے ساتھ منسلک کرنے کی کوشش کرتے ہیں مگر سچ یہ ہے کہ ان کے نظریات اور ان کی حرکات کا اسلام کی اصل تعلیمات سے دُور کا واسطہ بھی نہیں ہے۔ سچائی تو یہ ہے اور ہمیشہ یہی رہے گی کہ اسلام ایک ایسا مذہب ہے جس کی پُرامن تعلیمات کا تاریخ عالم میں کوئی ثانی نہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس تمام مسلمانوں کا مرکز جس کی طرف وہ منہ کر کے جھکتے ہیں اور عبادت بجالاتے ہیں وہ بیت اللہ ہے۔ یعنی خانہ کعبہ جس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ یہ امن اور سلامتی کا مرکز ہے۔ چنانچہ قرآن کریم کی سورۃ یونس کی آیت 26 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ 'وہ بنی نوع انسان کو امن و سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے۔' پس مساجد لوگوں کو جمع کر کے اللہ تعالیٰ کی عبادت اور امن کو پھیلانے کے لئے بنائی جاتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

عربی لغت میں عبادت کرنے اور نماز پڑھنے کے لئے 'الصلوٰۃ' کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے۔ اور اس اصطلاح کا اصل مطلب پیار، محبت، خیر خواہی، بھلائی اور رحمت ہے۔ پس وہ تمام لوگ جو اسلام کی حقیقی تعلیمات کے مطابق عبادات بجالاتے ہیں وہ ہرگز رحم سے عاری اور ظالم نہیں ہو سکتے بلکہ وہ پیار، محبت کرنے والے لوگ ہیں اور ایسے لوگ ہیں جو ایک دوسرے کے لئے نیک خواہشات رکھتے ہیں اور جو بنی نوع انسان کے لئے ایک لامتناہی رحمت کا ذریعہ ثابت ہوتے ہیں۔ حقیقی عبادت لوگوں کو بے حیائی اور برے کاموں اور فساد سے روکتی ہے اور بنی نوع انسان کو بدی اور گناہ کی پکڑ سے آزاد کرتی ہے۔ پس حقیقی عبادت اللہ تعالیٰ کے فضل، پیار اور احسان کے حصول کا دروازہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جب ایک مسلمان کسی سے ملتا ہے تو سب سے پہلے وہ 'السلام علیکم' کہتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ پر سلامتی اور امن نازل ہو۔ یہ ایک ایسی دعا ہے جو ہر قسم کے امن اور ہم آہنگی کا پیغام دیتی ہے۔ اس لئے یہ واضح ہو کہ ہماری مساجد بالکل اسی نیّت اور انہی مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے بنائی جاتی ہیں جن کے لئے خانہ کعبہ بنایا گیا تھا۔ یہ مساجد انسانیت کے لئے امن کی شمعیں ہوتی ہیں اور ایسی جگہیں ہوتی ہیں جہاں مرد، خواتین اور بچے جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت بجالائیں اور معاشرہ میں امن اور محبت کو فروغ دیں۔ اگر ہر مسلمان بلکہ ہر شخص ان اصولوں پر عمل پیرا ہو جائے تو دنیا کی شکل ہی یکسر بدل جائے۔ ہر قسم کے اختلافات، نفرتیں اور شکوے شکایتیں ختم ہو جائیں اور ان کی جگہ پیار اور محبت، ہمدردی اور ہم آہنگی کی فضا قائم ہو جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جہاں اسلام نے مسلمانوں کو تعلیم دی ہے کہ وہ مساجد تعمیر کریں اور ان کی حفاظت کریں وہاں اسلام دیگر تمام مذاہب کی عبادتگاہوں کی حفاظت کی بھی ضمانت دیتا ہے۔ مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ دوسرے مذاہب اور ان کی عبادتگاہوں کا احترام کریں اور انہیں تحفظ فراہم کریں۔ درحقیقت عالمی مذہبی آزادی اسلام کا نہایت اہم اور ناگزیر اصول ہے۔ اس سنہری اصول کا ذکر قرآن کریم میں ملتا ہے۔ کفارِ مکہ کی طرف سے اسلام کے بانی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں پر دس سال نہایت بے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders

e-mail: khalid@alladinbuilders.com

www.intactconstructions.org

Intact Constructions

وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعودؑ

Mohammad. Janealam Shaikh

52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street

Bhishti Mohalla, Mumbai-09

e-mail: intactconstructions@gmail.com

Mob. +91- 7738340717, 9819780273

دردی کے ساتھ اور بہیمانہ انداز میں مظالم ڈھائے گئے۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا وطن چھوڑنے پر مجبور کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ماننے والوں نے اس امید کے ساتھ مدینہ کی طرف ہجرت کرلی کہ وہ وہاں امن اور تحفظ کے ساتھ رہ پائیں گے۔ لیکن کفارِ مکہ نے مسلمانوں کا پیچھا نہ چھوڑا بلکہ جارحانہ رنگ میں مسلمانوں کے پیچھے لگے رہے۔ انہوں نے باقاعدہ ایک طاقتور اور اسلحہ سے لیس فوج تیار کرلی اور ہمیشہ ہمیش کے لئے اسلام کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کے لئے مسلمانوں پر جنگ مسلّط کردی۔ تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دفاعی جنگ کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ قرآن کریم کی سورۃ الحج کی آیت 41 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ظالم صرف اسلام کو ہی نہیں بلکہ تمام مذاہب کو ختم کردینا چاہتے تھے۔ اور اگر انہیں طاقت سے روکا نہ جاتا تو ہر گرجا، کلیسا، مندر اور دیگر مذاہب کی عبادتگاہوں کو سخت خطرہ لاحق ہوجاتا۔ پس جب اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اپنا دفاع کرنے کی اجازت دی تو یہ صرف اسلام کی حفاظت کے لئے نہ تھی بلکہ ہر مذہب کی حفاظت کے لئے تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ تمام امور ذہن میں رکھتے ہوئے وہ تمام لوگ جو اسلام سے ڈرتے ہیں یا یہ سمجھتے ہیں کہ مسلمان دنیا میں بدامنی بڑھانے کا باعث ہیں، انہیں اپنے ذہنوں سے ایسے تمام خدشات دور کر لینے چاہئیں۔ اور یقین رکھیں کہ سچے مسلمان کسی قسم کے خطرہ اور نقصان کا باعث نہیں بنیں گے۔ بلکہ وہ ہمیشہ دیگر مذاہب کے لوگوں کے ساتھ مل کر معاشرہ کو امن، ہم آہنگی اور انسانیت کے سایہ تلے جمع کرنے کے لئے اپنا کردار ادا کریں گے۔ اور انہی مقدس کاموں کی انجام دہی کے لئے ہی مساجد بنائی جاتی ہیں۔ تاہم آپ میں سے بعض تعجب کریں گے کہ اگر مساجد حقیقتاً امن کی جگہیں ہیں تو ہم مسلم دنیا میں اس قدر اختلافات اور فسادات کیوں دیکھتے ہیں، خاص طور پر جبکہ بہت سی مساجد ہیں جہاں مسلمان اللہ کی عبادت کے لئے جمع ہوتے ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس سوال کا جواب دینے کے لئے ہمیں مذہب کی تاریخ دیکھنی ہوگی۔ تمام مذاہب اور ان کی تعلیمات ان مذاہب کے بانیان کی وفات کے بعد وقت کے ساتھ ساتھ بگاڑ دی گئیں۔ اسی طرح ایک لمبا عرصہ گزرنے کے بعد مسلمانوں کی اکثریت بھی اسلام کی اصل تعلیمات سے دور ہٹ گئی۔ دراصل اسلام کا انحطاط ہونا ہی تھا کیونکہ بانی اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے خود یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ ایک وقت گزرنے کے بعد مسلمان روحانی تاریکی کے دَور میں داخل ہوجائیں گے اور ان کے اعمال اسلامی تعلیمات سے بہت دُور ہوجائیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ایسے دَور میں اللہ تعالیٰ ایک شخص کو مسیح موعود اور امام مہدی بنا کر مبعوث فرمائے گا تاکہ اسلام کی حقیقی تعلیمات دنیا میں ازسرِ نو قائم کی جائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہم احمدی مسلمان یقین رکھتے ہیں کہ اس عظیم پیشگوئی کے مطابق ہماری جماعت کے بانی کو مسیح موعود اور امام مہدی بنا کر بھیجا گیا ہے تاکہ وہ دنیا کو اسلام کی اصل تعلیمات سے آشکار کریں۔ حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بنی نوع انسان کو اپنے خالق کو پہچاننے اور اس کے آگے سرنگوں کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ آپ نے بنی نوع انسان کو تمام مظالم اور ناانصافیاں ختم کرنے اور ایک دوسرے کے ساتھ مل کر ہم آہنگی سے رہنے اور ایک دوسرے کے جائز حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ آپ نے اس بات کو بڑے وثوق سے بیان فرمایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام بنی نوع انسان کے لئے رحمت تھے۔ اور فرمایا ہے کہ قرآنِ کریم کے مطابق دینی امور میں کوئی جبر نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہم احمدی مسلمان اپنی جماعت کے بانی کو مسیحِ موعود اور امام مہدی تسلیم کرتے ہوئے ان مقدس اور اعلیٰ تعلیمات پر عمل کرنے کے دعویدار ہیں۔ آج بطور ایک مذہبی جماعت کے ہم مسلسل حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیمات دنیا کے تمام حصوں میں پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہم طاقت یا جبر کے ذریعہ نہیں بلکہ پیار اور محبت سے اسلامی تعلیمات پھیلا رہے ہیں۔ ہماری جماعت اور ہماری مساجد ان مقاصد کو پورا کرتی ہیں جن مقاصد کو لے کر خانہ کعبہ تعمیر کیا گیا تھا کہ دنیا میں امن قائم کیا جائے۔ ہماری مساجد امن کی مشعلیں ہیں جو اپنے ماحول کو منور کرتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم الشان تعلیمات پر عمل کرتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا تھا کہ ایک گورے کو کالے پر کوئی فضیلت نہیں ہے اور نہ ہی کوئی کالا کسی گورے شخص پر فضیلت کا دعویٰ کرسکتا ہے۔ نہ ہی کسی عرب کو کسی عجمی پر فضیلت ہے اور نہ ہی کسی عجمی کو کسی عربی پر فضیلت ہے۔ اور نہ ہی کوئی امیر شخص کسی غریب پر کوئی فضیلت رکھتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی شخص کی فضیلت اس کے خاندان، دولت اور نسل پر نہیں بلکہ اس بات پر منحصر ہے کہ اس کا خدا تعالیٰ سے تعلق کیسا ہے اور اس بات پر منحصر ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے حکموں پر کس قدر عمل کرتا ہے۔ اسی طرح ہم سمجھتے ہیں کہ تمام لوگ برابر ہیں اور ہم رنگ و نسل پر مبنی ہر قسم کی تفریق کے خلاف ہیں۔ جہاں ایک طرف ہم اسلام کا پیغام پھیلا رہے ہیں وہاں ہم بنی نوع انسان کے حقوق بھی پورے کر رہے ہیں اور جو بھی ضرورتمند ہیں انہیں سہولت اور آرام پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم افریقہ میں، ایشیا میں اور دنیا کے دیگر ترقی پذیر علاقوں میں اپنی بہترین صلاحیتیں بروئے کار لاتے ہوئے خدمت بجالا رہے ہیں۔ اسی طرح یہاں جاپان میں بھی خدمت کرتے ہیں جیسا کہ یہاں بعض مقررین نے ذکر بھی کیا ہے۔ دنیا میں ہماری مساجد اور ہماری جماعت کو انسانیت کی بے نفس خدمت کرنے والی جماعت سمجھا جاتا ہے۔ ہم سکول اور ہسپتال چلا رہے ہیں جو دنیا کے دُور افتادہ علاقوں میں ضرورتمند افراد کو بلاتفریق رنگ و نسل تعلیم اور طبی سہولیات فراہم کرتے ہیں۔ ہم تکلیفوں میں گھرے افراد کے آنسو پونچھتے ہیں۔ ہم ان کے غم، بےچینی اور تکلیفیں دُور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم ان کی ضروریات پوری کرتے ہیں اور ان کو اپنے قدموں پر کھڑا کرنے میں ان کو مدد فراہم کرتے ہیں۔ چنانچہ دنیا میں جہاں بھی ہماری مسجدیں بنتی ہیں یا ہماری جماعتیں قائم ہوتی ہیں وہاں کے مقامی افراد اس بات کو جلد ہی سمجھ جاتے ہیں کہ ہم امن، ہم آہنگی اور برداشت کی تعلیم پر عمل کرنے اور اس کی تبلیغ کرنے کے علاوہ اور کچھ نہیں کرتے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہم یقین رکھتے ہیں کہ اس دَور میں حقیقی جہاد، تلوار یا اسلحہ کا جہاد نہیں بلکہ اصلاحِ نفس کا جہاد ہے۔ یہ جہاد اپنے نفسوں میں نیک تبدیلیاں لانے کا ہے اور یہ اسلام کی سچی اور امن پسند تعلیمات دنیا کے کناروں تک پہنچانے کا جہاد ہے۔ ہم یہ افریقہ میں کر رہے ہیں، یورپ میں، ایشیا میں، امریکہ میں، آسٹریلیا میں اور یقینا دنیا کے ہر علاقہ میں کر رہے ہیں۔ اور یہاں جاپان میں بھی ہمارا یہی مقصد ہے کہ اس معزز قوم کے لوگوں کو اسلام کی حقیقی تعلیمات سے آگاہ کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہم جاپانی افراد کو بتانا چاہتے ہیں کہ اسلام وہ مذہب ہے جو ہمیں اپنے خالق کی پہچان کرنے اور اس سے تعلق قائم کرنے اور بنی نوع انسان کی خدمت کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ آج سے انشاء اللہ یہ مسجد جو جاپان میں ہماری سب سے پہلی مسجد ہے، اس شہر میں اور تمام جاپان میں ہمیشہ یہی پیغام پہنچائے گی۔ اس کے مینار یہ اعلان کریں گے کہ اسلام امن، تحفظ اور ہم آہنگی کا مذہب ہے۔ اسلام خدا تعالیٰ اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کا مذہب ہے۔ اب جبکہ یہ مسجد تعمیر ہو چکی ہے مجھے یقین ہے کہ مقامی احمدی اسلام کی کامل تعلیمات پر پہلے سے بھی بڑھ کر عمل کریں گے اور آپ سب پر اس کی حقیقت واضح کریں گے، انشاء اللہ۔ مقامی احمدی اسلام کی حقیقی اور اصل تعلیمات پر عمل کرنے والے اور ان کی تبلیغ کرنے والے ہوں گے اور ان لوگوں کے شکوک و شبہات دُور کریں گے جو یہ سمجھتے ہیں کہ اسلام ایک انتہا پسند مذہب ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یقینا پہلے سے کہیں زیادہ اب دنیا کو امن اور مفاہمت کی ضرورت ہے۔ پس ہم سب کو باہم دوستی کا ہاتھ تھام کر دنیا کے امن کے لئے کام کرنا چاہئے۔ یہ صرف خدا تعالیٰ کے حقوق قائم کرکے اور ایک دوسرے کے حقوق قائم کر کے ہی ممکن ہے کہ ہم پُر امن دنیا کا نظارہ کرسکیں اور امن وسکون سے رہ سکیں۔ اس بات سے فرق نہیں پڑتا کہ لوگ دنیا کے کس حصہ میں بستے ہیں، اگر وہ ایک دوسرے سے مخلص ہوں اور تعلقات استوار کرنے والے ہوں تو فساد، خونریزی اور جنگ وجدل سے بھری دنیا جو ہم دیکھ رہے ہیں، یہ امن، برداشت اور ہم آہنگی کا گہوارہ بن سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آخر پر مَیں یہ بھی واضح کرنا چاہتا ہوں کہ تمام لوگوں کے لئے ہماری مساجد کے دروازے کھلے ہیں اور یہ دروازے ہر مذہب سے تعلق رکھنے والے افراد کے لئے ہمیشہ کھلے رہیں گے جو ایک خدا کی عبادت کرنا چاہتے ہیں۔ مَیں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم ان راستوں پر چلیں جو خدا تعالیٰ کے انعامات اور فضلوں کو جذب کرنے والے ہیں اور تمام دنیا اس کی برکات کی وارث بن سکے۔ اللہ کرے کہ ہم دنیا میں حقیقی اور نہ ختم ہونے والا امن دیکھیں۔ آمین۔

ان الفاظ کے ساتھ مَیں ایک مرتبہ پھر آپ سب کا آج کے پروگرام میں شرکت کرنے پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ سب کا بہت بہت شکریہ۔

....

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب چھ بج کر 52 منٹ تک جاری رہا۔ جونہی خطاب ختم ہوا تمام مہمان بڑی دیر تک تالیاں بجاتے رہے۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

☆ اس کے بعد پروگرام کے مطابق مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ تمام مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیت میں کھانا کھایا۔

ڈنر کے بعد مہمانان نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوکر شرفِ مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت ہر ایک سے گفتگو بھی فرمائی۔ ہر ایک نے درخواست کرکے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی بھی سعادت حاصل کی۔

ہر آنے والا مہمان حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت وجود سے فیضیاب ہوا اور ہر ایک حضور انور کی شخصیت اور حضور انور کے خطاب سے انتہائی متاثر ہوا۔

اس پروگرام کے بعد آٹھ بجکر 30 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد میں تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں اور نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ تشریف لے آئے۔

....

مہمانوں کے تأثرات

آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب نے مہمانوں پر گہرا اثر ڈالا۔ بہت سے مہمانوں نے اس حوالہ سے برملا اپنے جذبات، خیالات اور تاثرات کا اظہار کیا۔

☆ 'واتا نابے کانے' صاحب (Watanabe Kane) ایک بدھ پریسٹ ہیں۔ وہ بھی اس تقریب میں شامل ہوئے۔ اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگے: امام جماعت احمدیہ کی آمد بہت ہی اچھے وقت

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

M/S ALLIA EARTH MOVERS

(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

پر ہوئی جبکہ ہم پیرس میں دہشتگر دی کے بعد ایک ہیجانی کیفیت میں مبتلا تھے۔ انہوں نے جس خوبصورت اور آسان فہم انداز میں بات کی اور اسلام کی تعریف کی اس سے یہ ہیجانی کیفیت جو ہمارے دلوں میں اسلام کے بارہ میں گھر کئے ہوئے تھی ختم ہوئی ہے۔ امام جماعت احمدیہ کی آمد اور اس مسجد کی تعمیر نے ہماری گھبراہٹ اور پریشانی کو یکسر ختم کر دیا ہے۔

☆ 'ایتو ہیروشی' صاحب (Ito Hiroshi) ایک وکیل ہیں اور انہوں نے مسجد کی خرید وغیرہ کے سلسلہ قانونی معاونت فراہم کی تھی۔ انہوں نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: یہ میری زندگی کا سب سے بہترین دن تھا کیونکہ میں سب سے بہترین انسان سے ملا ہوں۔ امام جماعت احمدیہ کی تمام باتیں حق پر مبنی تھیں۔ جہاں انہوں نے امن اور نرمی کی تلقین کی ہے وہیں انہوں نے عدل اور انصاف کے فروغ کی بات بھی کی ہے جو بہت ہی اچھی بات ہے۔

☆ تھامیا یوکیکو صاحبہ (Tamiya Yukiko) جو مسجد کی آرکیٹیکٹ ہیں۔ انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: آج اس پر وقار مجلس میں حضور کی موجودگی میں مجھے یوں لگا کہ دنیا ایک ہوگئی ہے اور باہمی تمام فاصلے مٹ گئے ہیں۔ جاپان کی سب سے بڑی مسجد کے تعمیر کے مکمل ہونے پر میں آپ کو مبارکباد دیتی ہوں۔

☆ ایک طالبعلم 'کوبایاشی کوجی صاحب' (Kobyashi Koji) بھی اس تقریب میں شامل ہوئے۔ انہوں نے کہا: میں ایک یونیورسٹی کا طالبعلم ہوں اور میرا گھرانہ بدھسٹ پریسٹز کا گھرانہ ہے اور میرا گھر ٹیمپل ہے۔ مجھے اسلام میں کافی دلچسپی تھی تاہم کبھی موقع نہیں ملا کہ کسی مسلمان سے بات کر سکوں۔ کتابوں سے جو مل سکا وہ پڑھا تاہم آج اس افتتاحی تقریب میں شرکت کر کے اور His Holiness کی باتیں سن کر مجھے اسلام کی اصل تصویر نظر آئی ہے اور ایک نیا باب مجھ پر کھلا ہے۔

☆ ایک جاپانی خاتون یوکی سانگی ساکی صاحبہ (Yuki Sngisaki) نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: اس پر وقار تقریب پر دعوت کے لئے تہہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں۔ اس شہر میں اتنی شاندار مسجد کا بننا ہمارے لئے بھی بہت خوشی کی بات ہے۔ میں ایک یونیورسٹی کی طالبعلم ہوں اور مختلف مذاہب پر تحقیق کر رہی ہوں۔ اس تقریب میں شامل ہونے کے بعد مجھے احساس ہوا ہے کہ ہمارا اسلام کے بارہ میں علم بہت تھوڑا ہے جس کی وجہ سے ہم غلط فہمی کا شکار ہیں۔ خلیفۃ المسیح کا خطاب اس زمانہ کی ضرورت ہے۔ میں نے اس خطاب سے اسلام کے بارہ میں بہت کچھ سیکھا ہے۔ ہم جاپانی لوگ اسلام کے متعلق زیادہ نہیں جانتے بلکہ اسلام سے خوفزدہ ہیں۔ مگر آج خلیفۃ المسیح کے خطاب سے ہمیں پتہ چلا ہے کہ اسلام اصل کیا چیز ہے؟ اس میں کوئی شک نہیں کہ خلیفۃ المسیح امن کے پیامبر ہیں۔

موصوفہ نے کہا: اس تقریب میں شامل ہونے سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اسلام کے بارہ میں کتابیں پڑھنے سے اور اس کی تاریخ پڑھنے سے ہم اس کا اصل چہرہ نہیں دیکھ سکیں گے اس کے لئے اس طرح کی اور تقاریب منعقد کرنے کی ضرورت ہے۔ مسجد کے بننے کے بعد میں سمجھتی ہوں کہ اس طرح کے مواقع مزید آئیں گے۔ امام جماعت احمدیہ اور ان کی جماعت سے ملنے کا موقعہ ملا۔ باہمی محبت اور امن اور آشتی مجھے ان کے چہروں پر نظر آئی۔ اور ان سے ملاقات کرنے کے بعد مجھے ان میں بہت پیار اور محبت نظر آئی۔

☆ ایک اور جاپانی دوست 'تھویا ساکورائی' صاحب (Toya Sakurai) بھی اس تقریب میں شامل ہوئے۔ انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: آج اس تقریب میں شامل ہونے اور امام جماعت احمدیہ کی باتیں سننے سے اس دنیا کے امن کے بارہ میں سوچنے کا موقع ملا۔ اس موقع کے فراہم کرنے کے لئے میں تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔ خلیفۃ المسیح نے صرف امن کے متعلق ہی بات کی اور دنیا کو مخفی خطرات سے بھی آگاہ کیا۔ خلیفۃ المسیح نے ہمارے ان خدشات کو بھی دور کیا کہ مسلمان دنیا پر قابض ہونا چاہتے ہیں۔ میں بار بار یہی کہوں گا کہ ہمیں خلیفۃ المسیح کے ساتھ مل کر امن کے لئے کام کرنا چاہئے۔ اب ہمارا فرض ہے کہ ہم اسلام کے بارے میں پڑھیں اور اس کو سمجھیں۔

☆ ایک جاپانی دوست 'ای نوئے تھا کاؤ' صاحب جو اس تقریب میں شامل تھے انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: بہت ہی خوبصورت مسجد کی تعمیر مبارک ہو۔ 30 سال پہلے میں جاپان میں احمدی مبلغ سے ملا تھا اور ان سے اسلام کے متعلق بہت سی باتیں سیکھنے کا موقع ملا۔ آج 30 سال بعد امام جماعت احمدیہ کی باتیں سن کر میری یادداشت پھر واپس آئی ہے جس کی مجھے بہت خوشی ہے۔ میں آئندہ بھی جماعت کی مدد کرنے اور ان سے تعلق رکھنے کا عہد کرتا ہوں۔ مجھے، میری بیوی اور بیٹے کو دعوت دینے کا بہت شکریہ۔

☆ اسی طرح ایک اور جاپانی دوست جو کہ سکول میں ٹیچر ہیں انہوں نے کہا: احمدی احباب نے مشکل اوقات میں ہمیشہ ہماری مدد کی ہے یہ بات میں پہلے نہیں جانتا تھا۔ میں یہیں پاس ایک سکول کا ٹیچر ہوں۔ آج کے بعد میں اپنے سکول کے بچوں کو یہ کہہ سکتا ہوں کہ یہ لوگ ''خطرناک'' نہیں ۔ امام جماعت احمدیہ اور مختلف ممالک سے آئے ہوئے لوگوں سے ملاقات کا بہت حسین موقع تھا۔

☆ ایک دوست کہنے لگے: خلیفۃ المسیح نے بہت آسان طریق سے اسلام کے بارہ میں بیان کیا۔ ان کی باتیں بہت جلد سمجھ آنے والی تھیں۔

☆ پھر ایک اور دوست جو اس تقریب میں شامل تھے۔ انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: اس تقریب میں شامل ہو کر خلیفۃ المسیح کا خطاب سننے کے بعد مجھے معلوم ہوا ہے کہ ہمیں اسلام کی بنیادوں سے واقفیت حاصل کرنے کی بہت ضرورت ہے۔ جاپان ایک جزیرہ ہے اور یہاں کے لوگ بھی اسی طرح باہر کی دنیا سے بند اور ناواقف ہیں۔ اسی لئے وہ اسلام کے متعلق ''دہشتگردی'' کے تصوّر سے آگے بڑھنے کی کوشش نہیں کرتے ۔ مجھے امید ہے کہ امام جماعت احمدیہ کی آمد اور اس مسجد کی تعمیر اس تصور کو بدلنے میں ایک مثبت ذریعہ بنے گی۔

☆ مسجد کے ہمسایہ میں رہنے والے ایک جاپانی دوست انوکین صاحب (Oono Ken) نے بیان کیا: میں مسجد کے پاس ہی رہتا ہوں۔ اور مسجد کی اس افتتاحی تقریب میں شامل ہو کر اور اسلام کے بارہ میں جان کر بہت خوش ہوا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ اب اسلام کے بارہ میں مزید معلومات کے لئے آئندہ بھی اس مسجد میں آتا رہا ہوں۔

☆ ایک جاپانی دوست 'اتو ہیروکی' صاحبہ نے کہا: میں اس مجلس میں شامل ہو کر بہت خوش ہوا ہوں۔ امام جماعت احمدیہ کی باتوں سے مجھے بہت کچھ سیکھنے کو ملا ہے جس پر میں ان کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔

☆ ایک اور جاپانی دوست 'میزونو یوتا' صاحب نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں نے اس طرح کی تقریب میں پہلے کبھی شرکت نہیں کی۔ آج اس تقریب میں شامل ہو کر اور خلیفۃ المسیح کا خطاب سن کر مجھے پہلی بار علم ہوا ہے کہ مسجد کے مقاصد کیا ہوتے ہیں۔

☆ ایک جاپانی ڈاکٹر 'مائدہ ناؤتو' صاحب بھی اس تقریب میں شامل ہوئے۔ موصوف احمدی نہیں ہیں لیکن اس کے باوجود گزشتہ تین سال سے چندہ دے رہے ہیں اور ہیومینٹی فرسٹ کے کاموں میں جماعت کی طرف سے رضا کارانہ طور پر خدمت پیش کرتے ہیں۔ موصوف نے کہا: جو اسلام امام جماعت احمدیہ نے پیش کیا ہے اس کے ماننے میں کسی شنٹو کے پیروکار، عیسائی، بدھسٹ یا کسی اور مذہب کے پیروکار کو کوئی عار نہیں ہے۔

☆ ایک دوست 'متسو ایشی کاوا صاحب' (Mitsuo Ishikawa) نے بیان کیا: ''اسلام کا مطلب امن اور باہمی سلامتی ہے'' امام جماعت احمدیہ کے یہ الفاظ میرے دل میں اتر گئے ہیں۔

☆ ایک جاپانی دوست 'چیکا موتو ناؤ کی' صاحب (Chikamoto Naoki) کہنے لگے: مسجد کی تعمیر بہت بہت مبارک ہو۔ امام جماعت احمدیہ کی آمد سے اس تقریب کو چار چاند لگ گئے ہیں۔ میں بہت متاثر ہوا ہوں۔

☆ برازیل سے تعلق رکھنے والے ایک غیر مسلم دوست مسجد کے افتتاح کی اس تقریب میں شامل تھے۔ موصوف نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: بہت ہی دلچسپ تقریب تھی۔ میں نے برازیل میں کبھی مسلمانوں کی اس طرح کی تقریب نہیں دیکھی۔ آج خلیفۃ المسیح کی باتیں سن کر مَیں نے اسلام کے بارہ میں بہت کچھ سیکھا ہے۔ خلیفۃ المسیح کا خطاب سن کر میں بہت جذباتی ہو گیا تھا۔ کوئی شک نہیں کہ خلیفۃ المسیح کے الفاظ دلوں کو بدلنے والے ہیں۔ خلیفۃ المسیح نے بتایا کہ دہشتگرد گھناؤنے کام کرتے ہیں لیکن اسلام کی اصل تعلیمات تو بہت اچھی ہیں۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ میڈیا جو اسلام کے بارہ میں بتاتا ہے وہ حقیقت سے بالکل مختلف ہے۔

☆ ایک جاپانی خاتون Mrs Uzuki صاحبہ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے بیان کیا: میرا خیال ہے آج کا یہ دن میری زندگی کی کایا پلٹ دینے والا دن تھا۔ خلیفۃ المسیح نے میرا اسلام اور مسلمانوں کے بارہ میں نظریہ کلیۃً تبدیل کر دیا ہے۔ خلیفۃ المسیح نے فرمایا ہے کہ یہ تلوار سے جہاد کرنے کا زمانہ نہیں بلکہ پیار سے جہاد کرنے کا زمانہ ہے۔ خلیفۃ المسیح کی باتوں کا مجھ پر بہت گہرا اثر ہوا ہے۔ میں تو کہوں گی کہ سب لوگوں کو یہاں آکر یہ مسجد دیکھنی چاہئے اور احمدیوں سے اسلام کے بارہ میں سیکھنا چاہئے۔

☆ ایک جاپانی خاتون Mrs Haiashi صاحبہ کہنے لگیں: دو سال پہلے بھی جماعت احمدیہ کی طرف سے جاپان میں ایک تقریب کا انعقاد ہوا تھا۔ میں اس تقریب میں بھی شامل تھی لیکن اس وقت اس تقریب میں شامل ہونے کے بعد بھی میرے ذہن میں کچھ سوال باقی رہ گئے تھے۔ لیکن آج خلیفۃ المسیح نے اپنے خطاب میں میرے ان تمام سوالوں کے جوابات دے دیئے ہیں۔ اب میرے دل میں اسلام کے بارہ میں کسی قسم کا کوئی خدشہ یا خوف باقی نہیں رہا۔ آج میں نے یہ سیکھا ہے کہ اسلام دنیا کے لئے خطرہ نہیں ہے بلکہ ہم سب کو یکجا کر سکتا ہے۔

☆ ایک جاپانی خاتون Miss Maho Haden صاحبہ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے بیان کیا: خلیفۃ المسیح کا خطاب سن کر مجھے اندازہ ہوا کہ وہ واقعی ایک امن کے پیغمبر ہیں۔ انہوں نے اپنے خطاب میں یہ واضح طور پر بتایا کہ انسانیت کی خدمت کرنا بھی اسلام کا ایک لازمی جزو ہے۔

موصوفہ کہنے لگیں: جب آپ خلیفہ کی طرف دیکھتے ہیں تو آپ کو اپنے اندر ایک سکون محسوس ہوتا ہے۔ خلیفہ کی روح واقعی بہت پُر امن ہے۔

☆ اسی طرح ایک اور جاپانی خاتون 'کوبایاشی ناکاؤ' صاحبہ جو کہ سکول میں ٹیچر ہیں انہوں نے کہا: مجھے خلیفۃ المسیح کا خطاب سننے سے پہلے دفتر میں ان سے ملاقات کرنے کا بھی موقع ملا۔ خلیفۃ المسیح نے ملاقات کے دوران اور پھر بعد میں اپنے خطاب کے ذریعہ میرے تمام سوالات کے جوابات دے دیئے۔ اب میرا پختہ یقین ہے کہ اسلام ایک امن کا مذہب ہے۔ میں یہاں بعض اپنے طالبعلموں کو ساتھ لے کر آئی تھی۔ یہ طالبعلم پہلے اسلام سے خوفزدہ تھے لیکن خلیفۃ المسیح کا خطاب سن کر ان کا نظریہ تبدیل ہو گیا ہے۔ بلکہ خلیفۃ المسیح کا خطاب سن کر وہ سخت حیران ہوئے اور مسجد میں اپنے آپ کو بہت محفوظ سمجھنے لگ گئے۔ میں چاہتی ہوں کہ جاپانیوں اور احمدیوں کے بیچ اس تعلق میں اضافہ ہوتا چلا جائے۔

☆ ایک جاپانی طالبعلم Ichino Noriyuki صاحب کہنے لگے: خلیفۃ المسیح کا خطاب ایک امن کا پیغام تھا۔ میرا خیال ہے کہ اب اس مسجد کے ذریعہ مسلمانوں اور دیگر لوگوں کے بیچ جو خلیج ہے وہ دُور ہو جائے گی اور جاپان میں اسلام پھیلنے لگ جائے گا۔

کلام الامام

''جب تک مسلمان قرآن شریف کے پورے متبع اور پابند نہیں ہوتے وہ کسی قسم کی ترقی نہیں کر سکتے۔''

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 379)

طالب دعا: قریشی محمد عبداللہ تیاپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین۔ صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

کلام الامام

''اسلام حقیقی معرفت عطا کرتا ہے جس سے انسان کی گناہ آلود زندگی پر موت آجاتی ہے۔''

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 344)

طالب دعا: طالب دعا: سکینہ الدین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الدین صاحب آف سکندرآباد

پرنٹ میڈیا اور ویب سائٹس کی کوریج

جاپان کے پرنٹ میڈیا اور ویب سائٹس پر بھی مسجد کے افتتاح کے حوالہ سے بڑی وسیع پیمانہ پر کوریج ہوئی۔

☆ ایک اخبار The Daily Yomiuri (یَومِی اُوری) جس کی اشاعت ایک کروڑ 12 لاکھ ہے۔ یہ دنیا کی سب سے زیادہ فروخت ہونے والی اخبار شمار ہوتی ہے۔ اس اخبار نے درج ذیل سرخی کے ساتھ خبر دی۔

[’اسلام کا اصل چہرہ‘۔ نئی تعمیر شدہ مسجد میں (سانحہ پیرس کے) ہلاک شدگان کے لئے دعا کی گئی]

خبر کی تفصیل دیتے ہوئے اخبار نے لکھا: جاپان میں 200 سے زائد افراد پر مشتمل ’’احمدیہ مسلم جماعت جاپان‘‘ نے جمعہ مورخہ 20 نومبر کو سوشیما شہر میں اپنی نو تعمیر شدہ مسجد کے افتتاح کے موقع پر نماز جمعہ میں سانحہ پیرس میں ہلاک شدہ گان کے لئے بھی دعا کی۔ اس موقعہ پر دنیا بھر سے آئے افراد جن کی تعداد پانچ سو کے لگ بھگ تھی موجود تھے۔

خطبہ جمعہ میں امام جماعت احمدیہ عالمگیر حضرت مرزا مسرور احمد صاحب نے اپنے خطاب میں سانحہ پیرس کو ’انسانیت کے خلاف ایک گھناؤنا جرم‘ قرار دیتے ہوئے شدّت پسند تنظیم داعش کی بھرپور مذمت کی اور اپنی جماعت کے افراد کو تلقین کرتے ہوئے اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ وہ جاپانی قوم تک اسلام کی اصل تعلیم پہنچانے کی ذمہ داری اٹھائیں۔

☆ اسی خبر کو انٹرنیٹ پر پانچ دیگر ویب سائٹس نے ڈالا ہے۔ ان میں Biglobe، Yahoo Japan، MSN Japan، Goo News اور Rakuten شامل ہیں۔ ان سب ویب سائٹس کے ناظرین کی کل تعداد ڈیڑھ کروڑ سے زیادہ ہے۔

☆ اخبار Daily Asahi، جس کی اشاعت 80 لاکھ سے زائد ہے، نے درج ذیل سُرخی کے ساتھ خبر شائع کی:

[ہمارا عقیدہ ہم آہنگی ہے]

خبر کی تفصیل دیتے ہوئے اخبار نے لکھا کہ: جماعت احمدیہ جاپان کی ’’مسجد‘‘، تعلیم وتربیت کے مرکز کی تعمیر سوشیما شہر میں مکمل ہوئی ہے۔ یہ مسجد 4 مناروں اور ایک گنبد سے آراستہ ہے اور یہ جاپان کی سب سے بڑی مسجد ہے اس میں 500 نمازی بیک وقت نماز ادا کر سکتے ہیں۔ دوسری منزل پر دفاتر، گیسٹ ہاؤسز، لنگر خانہ، میٹنگ روم، سیمینار روم بنائے گئے ہیں۔

یہ مسجد بلا تفریق قومیت و مذہب ہر کسی کے لئے اپنے دروازے کھلے رکھے گی۔ نمازوں اور عبادات کے علاوہ یہاں عربی، انگلش اور اردو سکھانے کے لئے رضا کارانہ طور پر کلاسز کا اہتمام کیا جائے گا۔

یہ وہ مذہبی جماعت ہے جس کی بنیادی تعلیمات کامل امن وآشتی پر مبنی ہیں۔ جاپان میں اس جماعت کے ممبران کی تعداد 200 سے زائد ہے جو قریباً 15 مختلف قوموں سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ جماعت رضا کارانہ خدمات میں بھی پیش پیش ہے۔ کوبے، نیگاتا اور شمال مشرقی جاپان کے زلزلہ کے وقت نیز امسال آنے والے سیلاب کے موقع پر اس جماعت نے سب سے پہلے اپنی عملی خدمات پیش کی ہیں۔

20 نومبر کی دوپہر کو نو تعمیر شدہ مسجد کا افتتاح عمل میں آئے گا۔ اس کا افتتاح لندن سے آنے والے، جماعت احمدیہ عالمگیر کے سربراہ کریں گے۔

☆ اسی خبر کو Yahoo Japan، Biglobe اور Ameba نے اپنی ویب سائٹس پر بھی ڈالا ہے۔ ان سب ویب سائٹس کے ناظرین کی تعداد 75 لاکھ سے زائد ہے۔

☆ JiJi Press (News Agency): یہ ایجنسی جاپان میں مختلف اخباروں، ٹی وی چینلز، رسالہ جات کو خبریں مہیا کرتی ہے، جن کی مجموعی تعداد 75 ہے۔ اس طرح ان کی ایک خبر تقریباً 65 لاکھ لوگوں تک پہنچتی ہے۔ اس ایجنسی نے درج ذیل سُرخی کے ساتھ خبر دی:

[جاپان کی سب سے بڑی مسجد کی تعمیر مکمل۔ ’امن چاہتے ہیں‘ مقامی احمدیوں کی دعا]

خبر کی تفصیل دیتے ہوئے لکھا کہ: بڑھتی ہوئی اسلامی تنظیم ’’احمدیہ مسلم جماعت‘‘ کے مرکز سوشیما شہر میں مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔ جماعت کے مطابق اس مسجد میں 500 افراد بیک وقت نماز ادا کر سکتے ہیں اس لحاظ یہ جاپان کی سب سے بڑی مسجد ہے۔ برطانیہ سے آئے ہوئے جماعت احمدیہ عالمگیر کے امام حضرت مرزا مسرور احمد صاحب نے سانحہ پیرس کے متعلق فرمایا ’یہ بہت ظالمانہ اور غیر انسانی فعل ہے جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب ہے‘ نیز فرمایا کہ ’اسلام کی ترقی کے لئے ہمیں تلوار کی نہیں بلکہ اپنے اندر کی برائی کو ختم کرنے کی ضرورت ہے۔‘ امام جماعت نے بھرپور انداز میں شدت پسندی کی مذمت کی۔

☆ Yahoo Japan، MSN News اور Ameba وغیرہ نے بھی اس خبر کو اپنی ویب سائٹس پر ڈالا ہے۔ ان ویب سائٹس کے وزیٹرز کی تعداد 75 لاکھ ہے۔

☆ اخبار Mainichi Shinbun (مَائی نِچی شِم بُن) نے درج ذیل سُرخی کے ساتھ خبر شائع کی:

[جاپان کی سب سے بڑی مسجد کا افتتاح۔ اسلام کے تعارف کا مرکز]

خبر کی تفصیل شائع کرتے ہوئے لکھا کہ:

مسلمانوں کی ایک تنظیم جماعت احمدیہ کے عالمگیر سربراہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب نے 20 نومبر کو آئی چی صوبہ کے سوشیما شہر میں جاپان کی سب سے بڑی مسجد کا افتتاح کیا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے نماز کے لئے جمع ہونے والے 150 سے زائد افراد سے خطاب فرماتے ہوئے دہشتگردی اور شدت پسندی کی مذمت کی ہے۔ آپ نے فرمایا ہے کہ: ’طاقت کے زور پر اسلام پھیلانے کا نظریہ غلطی خوردہ ہے۔ انسانی جانوں کا ضیاع اور انہیں پہنچنے والی تکالیف خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب بن رہی ہیں۔‘

مسجد میں نماز کے لئے آئے ہوئے کالج کے ایک طالبِ علم نے بتایا کہ، ’داعش کی وجہ سے اسلام کا نام بدنام ہو رہا ہے۔ مسجد کے امام انیس احمد ندیم صاحب نے بتایا کہ دہشتگردی کا اسلام کی تعلیم سے دُور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ ہم اس شہر کے لوگوں کو اور اپنے جاپانی بھائیوں کو اسلام کی حقیقی تصویر دکھانا چاہتے ہیں۔

☆ چنانچہ ان اخبارات میں خبروں اشاعت کے ذریعہ تین کروڑ افراد تک پیغام پہنچا ہے۔ اس کے علاوہ انٹرنیٹ ویب سائٹس ایڈیشن کے ذریعہ ایک کروڑ افراد تک پیغام پہنچا۔

......☆......☆......☆......

تصحیح: اخبار بدر 24/31 دسمبر 2015 میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیغام میں سہواً تاریخ 2014 درج ہوگئی ہے جبکہ صحیح تاریخ 2015 ہے۔ احباب درستی فرمالیں۔ ادارہ اس سہو پر معذرت خواہ ہے۔ (ادارہ)

سیرت حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی مبارک سیرت وسوانح پر کتاب تالیف کی جارہی ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کی ذات باصفات سے متعلق کوئی بھی تجربہ ہو یا کوئی واقعہ معلوم ہو تو براہ مہربانی اسے تحریر کر کے درج ذیل پتہ پر ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔ نیز اگر حضرت صاحبزادہ صاحبؓ کی زندگی سے متعلق کسی بھی رسالہ یا جریدہ میں شائع ہونے والے مضمون کا علم ہو تو اس کی نقل یا حوالہ ارسال فرمادیں۔ (انچارج شعبہ تاریخ احمدیت قادیان)

ای میل: tadwinetareekh@gmail.com فون: 98763-76447

اعلان برائے آسامی ڈرائیور

صدر انجمن احمدیہ قادیان میں ایک ڈرائیور کی آسامی پُر کی جانی مقصود ہے جو دوست بطور ڈرائیور خدمت کرنے کے خواہش مند ہوں وہ اپنی درخواست دو ماہ کے اندر نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ میں بھجوا سکتے ہیں۔ شرائط درج ذیل ہیں۔

1۔ امیدوار کے پاس ڈرائیونگ لائسنس اور ڈرائیونگ کا تجربہ ہونا ضروری ہے۔
2۔ امیدوار کیلئے تعلیم کی کوئی شرط نہیں ہے۔
3۔ امیدوار کو برتھ سرٹیفکیٹ پیش کرنا ضروری ہوگا۔
4۔ وہی امیدوار ڈرائیور کی خدمت کیلئے لئے جائیں گے جو انٹرویو بورڈ تقرر کارکنان میں کامیاب ہوں گے۔
5۔ وہی ڈرائیور خدمت کیلئے لئے جائیں گے جو نور ہسپتال قادیان سے میڈیکل فٹنس سرٹیفکیٹ کے مطابق صحتمند اور تندرست ہوں گے۔
6۔ امیدوار ڈرائیور کو درجہ دوئم کے برابر الاؤنس ودیگر سہولیات دی جائے گی۔
7۔ امیدوار کے اخراجات سفر خرچ قادیان آمد ورفت اپنے ہوں گے۔
8۔ اگر امیدوار کی سلیکشن ہوتی ہے تو قادیان میں اپنی رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا۔

نوٹ: مجوزہ درخواست فارم نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان سے حاصل کرلیں۔ درخواست فارم پُر ہو کر آنے پر اس کے مطابق کاروائی ہوگی۔ (ناظر دیوان قادیان)

مزید معلومات کیلئے رابطہ کر سکتے ہیں:

نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان

موبائل: 09815433760 دفتر: 01872-501130

E-mail: nazaratdiwanqdn@gmail.com

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka
طالب دعا: محمد مصطفیٰ مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

خطبہ نکاح
اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اہم نصائح

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 16/مارچ 2013 بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ تشہد و تعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں چھ نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ جس میں سے چار تو مبلغین سلسلہ یا جامعہ احمدیہ میں پڑھنے والے وہ بچے ہیں جو انشاء اللہ تعالیٰ مربی اور مبلغ بن کر نکلیں گے اور دو وہ ہیں جن کا تعلق خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہے۔ پس ان دو کو بھی خاص طور پر یاد رکھنا چاہئے کہ یہ خاندان کا تعلق اس وقت تک ہے جب تک ان لوگوں میں نیکی اور تقویٰ قائم ہے۔ جب تک کہ اس کا حق ادا کرنے والے ہیں ورنہ صرف ایک خونی رشتہ ہونے سے تعلق قائم نہیں ہو جاتا۔

پس یہ اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ یہ جو رشتے قائم ہونے والے ہیں ان میں بھی آپس میں وہ تعلق پیدا ہونا چاہئے جس کا اظہار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی جماعت کیلئے فرماتے رہے اور اسی طرح جو مبلغین سلسلہ ہیں وہ بھی یاد رکھیں کہ واقف زندگی ہیں اور انہوں نے دنیا میں تبلیغ اسلام اور تربیت کیلئے اپنے آپ کو پیش کیا ہے۔ پس اس لحاظ سے ان کو کوشش بھی کرنی چاہئے اور وہ اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی ضرورت ہوگی جو ایک واقف زندگی کا ہونا چاہئے اور جس کی توقع حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم سے کی ہے۔ اللہ کرے کہ یہ قائم ہونے والے رشتے اپنی اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے والے ہوں اور ان کی آئندہ آنے والی نسلیں بھی نیک اور صالح ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پہلا نکاح عزیزہ بارعہ طاہر بنت مکرم پیر محی الدین طاہر صاحب کا ہے جو کہ عزیزم حسن احمد ابن مکرم شکیل احمد صاحب آسٹریلیا کے ساتھ پچیس ہزار آسٹریلین ڈالر پر طے پایا ہے۔ عزیزہ بارعہ طاہر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے نواسے کی بیٹی ہے اور پوتی کی بیٹی ہے۔ اور پیر محی الدین طاہر پیرا کبر علی صاحب کی نسل سے ہیں۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یا خلافت ثانیہ میں شاید بیعت کی تھی۔ یہ ملتان کا مشہور خاندان ہے۔ اسی طرح عزیزم حسن احمد حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی پوتی کا بیٹا ہے اور والد کی طرف سے ڈپٹی محمد شریف صاحب جماعت کے ایک بزرگ تھے، صحابی تھے، ان کی نسل میں سے ہے۔ لڑکی اور لڑکے دونوں کے وکیل یہاں ہیں۔ مکرم سید محمد احمد اور مکرم مرزا عمر احمد صاحب۔

حضور انور نے فرمایا: دوسرا نکاح عزیزہ ثنیہ مبارکہ بنت مکرم پیر محی الدین مطاہر احمد صاحب کا ہے جو عزیزم سید مبارک حسن احمد ابن مکرم سید محمود احمد صاحب کے ساتھ طے پایا ہے۔ عزیزہ ثنیہ مبارکہ احمد پیر محی الدین مطاہر صاحب کی بیٹی ہے۔ ان کے دادا تو وہی پیر اکبر علی صاحب تھے جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں اور ان کی دادی حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ کی بیٹی تھیں۔ اس لحاظ سے ان کی دادی حضرت اماں جان ام المومنین کی بھتیجی ہیں اور عزیزم سید مبارک حسن احمد بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی پوتی کا بیٹا اور حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ کی نواسی کا بیٹا ہے۔ یہ نکاح پچیس ہزار یو ایس ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے۔ دونوں کے وکیل مکرم قمر احمد حماد خان صاحب اور سید محمد احمد صاحب یہاں ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ امۃ المتین خالد بنت مکرم تصور احمد خالد صاحب کا ہے جو عزیزم محمد احمد خورشید متعلم جامعہ احمدیہ یو کے جو منور احمد خورشید صاحب کے بیٹے ہیں ان کے ساتھ تین ہزار چھ سو پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

فریقین کے درمیان ایجاب وقبول کرواتے ہوئے حضور انور نے لڑکی کے والد سے دریافت فرمایا: آپ شاد صاحب کے بیٹے ہیں؟

ان کے اثبات میں جواب عرض کرنے پر حضور انور نے فرمایا: یہ خاندان بھی بڑا خدمت کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ آئندہ نسلوں کو بھی اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ ھبۃ الوحید بنت مکرم عبد المجید عامر صاحب کا ہے جو ہمارے عربی ڈیسک میں ہیں، جو اسلام آباد میں ہے۔ اللہ کے فضل سے بڑی محنت سے انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے عربی میں تراجم کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے علم وعرفان میں ترقی عطا فرمائے اور اتفاق سے جس سے ان کی بیٹی کا نکاح ہو رہا ہے اس کا نام بھی عرفان ہے۔ عزیزم عرفان احمد ٹھاکر جو جامعہ احمدیہ کے طالب علم ہیں۔ مکرم اسرار الحق صاحب کے بیٹے ہیں اور یہ نکاح چار ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ ماہا ارشد احمد بنت مکرم ارشد محمد احمد صاحب یمن کا ہے جو عزیزم طلحہ احمد چوہدری جو اس سال جامعہ احمدیہ کے دوسرے بیچ میں فارغ ہوئے اور مکرم مبشر احمد چوہدری صاحب ہالینڈ کے بیٹے ہیں، کے ساتھ پانچ ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔ مکرم محمد احمد صاحب لڑکی کے وکیل ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ فارعہ خالد بنت مکرم ظہیر احمد خالد جرمنی کا ہے۔ جو عزیزم محمد جری اللہ خان جو جامعہ احمدیہ یو کے کے طالب علم ہیں ان کے ساتھ پانچ ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے دریافت فرمایا سارے ہوگئے ہیں یا کوئی رہ گیا ہے۔ چھ کے چھ ہو گئے ہیں؟ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے عرض کیا کہ جی ہو گئے ہیں۔

تمام نکاحوں کے اعلان اور فریقین کے درمیان ایجاب وقبول کروانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رشتوں کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارکباد دی۔

(مرتبہ: ظہیر احمد خان مربی سلسلہ، شعبہ ریکارڈ دفتر پی، ایس لندن)

نماز جنازہ حاضر وغائب

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 13/دسمبر 2015 بروز اتوار نماز ظہر وعصر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرم اظہر احمد میاں صاحب (آف ویمبلڈن)

11/دسمبر 2015 کو 66 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ صحابی حضرت مسیح موعودؑ کے پڑپوتے اور ڈاکٹر عبد الحمید صاحب چغتائی صحابی حضرت مسیح موعودؑ کے پوتے تھے۔ مرحوم 2001 تا 2015 ناظم دفتر جلسہ سالانہ کے علاوہ قائد تجنید مجلس انصار اللہ یوکے، زعیم حلقہ، لائبریرین بیت الفتوح اور سیکرٹری امور عامہ جماعت مرٹن پارک کے طور پر خدمت بجالاتے رہے۔ آپ کے چھوٹے بھائی مکرم عمران چغتائی صاحب بطور نائب افسر جلسہ سالانہ خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ مرحوم نے لواحقین میں 3 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم عبد الباری قیوم شاہد صاحب واقف زندگی (ابن مکرم کیپٹن شیخ نواب دین صاحب مرحوم کراچی)

19/نومبر 2015 کو 73 سال کی عمر میں ہارٹ اٹیک کے باعث بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے 1967 میں جامعہ احمدیہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کی اور اس کے بعد عربی فاضل کا امتحان بھی پاس کیا۔ ٹی آئی کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کے میگزین ”المنار“ کے ایڈیٹر بھی رہے۔ آپ کو کئی علمی کتب تالیف کرنے کی بھی توفیق ملی۔ 1984 میں 3 سال کیلئے غانا میں نصرت جہاں سکیم کے تحت ٹیچر ٹریننگ کالج میں بھی خدمت کی توفیق ملی۔ اسی طرح مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ میں معتمد مقامی اور پھر 1993 میں مجلس انصار اللہ مارٹن روڈ کراچی میں 14 سال زعیم اعلیٰ انصار اللہ کی حیثیت سے خدمات کی توفیق پائی۔ آپ پنجوقتہ نمازی، تہجد گزار، نہایت شفیق، امانتدار، چندوں اور مالی تحریکات میں حصہ لینے والے، دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے، نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 2 بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرمہ رحمت بی بی صاحبہ (اہلیہ مکرم میاں غوث محمد صاحب، آف شیخوپورہ پاکستان)

11 ستمبر 2015 کو 94 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، قرآن کریم کی باقاعدگی سے تلاوت کرنے والی، غریب پرور، صلہ رحمی کرنے والی، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ آپ نے بیعت کے بعد مخالفت کا نہایت صبر اور استقامت سے مقابلہ کیا۔ اپنے گاؤں میں بہت سے لوگوں کو قرآن کریم بھی پڑھایا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(3) مکرم گناون احمد صاحب انجینئر (آف انڈونیشیا)

2/جون 2015 کو 48 سال کی عمر میں بعارضہ کینسر وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کے آباؤ اجداد انڈونیشیا کے Garut اور Tasikmalaya ریجن کے ابتدائی احمدیوں میں سے تھے۔ آپ نے حضرت مولانا رحمت علی صاحب مرحوم مبلغ سلسلہ کے ذریعہ بیعت کر کے جماعت میں شمولیت کی سعادت پائی۔ آپ 2011 سے پتے کے کینسر میں مبتلاء تھے۔ ڈاکٹروں نے انہیں بتایا تھا کہ وہ صرف ایک سال تک زندہ رہیں گے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس مہلک بیماری کے باوجود 5 سال مزید عمر پائی۔ آپ جماعت کے فعال رکن اور مخلص انسان تھے۔ ایک موقع پر آپ نے مخالفین کو جماعت کی مسجد پر حملہ کرنے سے بھی روکا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(4) مکرمہ طالعہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری احسان اللہ صاحب، نبی سرروڈ سندھ)

30/نومبر 2015 کو 92 سال کی عمر میں مختصر علالت کے بعد وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، قرآن کریم کی کثرت سے تلاوت کرنے والی، دعا گو، نہایت صابرہ وشاکرہ، جماعتی تحریکات میں حصہ لینے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور 6 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم ڈاکٹر سمیع اللہ طاہر صاحب نائیجیریا میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(5) مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ (کینیڈا)

17/نومبر 2015 کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کے آباؤ اجداد کا تعلق برہمن باڑیہ بنگلہ دیش سے تھا۔ آپ جماعتی پروگراموں میں فعال حصہ لینے والی، باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ کے میاں مکرم میاں نظام الحق صاحب نیشنل جنرل سیکرٹری آفس میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

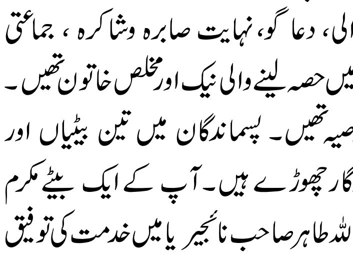

Zaid Auto Repair

زید آٹو ریپیئر

Mob. 9041492415 - 9779993615

Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles

Shop No. 7, Front of Guru Nanak Filling Station

Harchowal Road, White Avenue Qadian

طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 7687: میں سلیم احمد ولد مکرم لیاقت انصاری صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن بورڈنگ جامعہ احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9رنومبر 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: بلال احمد گنائی　　العبد: سلیم احمد　　گواہ: شاکر حسین شاکر

مسل نمبر 7688: میں رفیق خان رام ڈُرگ ولد مکرم حسین خان صاحب رام دُرگ قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 42 سال پیدائشی احمدی ساکن ہبلی ضلع دھارواڑ صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم ستمبر 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد طارق　　العبد: رفیق خان رامدرگ　　گواہ: محمد انور احمد

مسل نمبر 7689: میں محمد شریف کمبارگنی ولد مکرم عبد الرزاق صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 36 سال تاریخ بیعت 2000 ساکن ہبلی ضلع دھارواڑ صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2رستمبر 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/7000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد انور احمد　　العبد: محمد شریف　　گواہ: محمد طارق

مسل نمبر 7690: میں مولا صاحب ولد مکرم معین الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 35 سال تاریخ بیعت 2000 ساکن تیرتھ ڈاکخانہ نیرلگی ضلع دھارواڑ صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2رستمبر 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/7371 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: بدیع الزمان　　العبد: مولا صاحب　　گواہ: محمد طارق

مسل نمبر 7691: میں عبد المجید ولد مکرم ای. امام صاحب مجاور قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 36 سال تاریخ بیعت 1998 ساکن ہلّی گدہ ضلع کاروار صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم اکتوبر 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/5900 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ابراھیم تیر گھر　　العبد: عبد المجید　　گواہ: محمد طارق

مسل نمبر 7692: میں نصرت پروین زوجہ مکرم ناصر احمد صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 51 سال پیدائشی احمدی ساکن کاہلواں ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، مستقل پتہ: محلہ بساون گنج، امروہہ، یو.پی، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30رنومبر 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ محلہ بساون گنج امروہہ ایک کمرہ اور دالان پر مشتمل بوسیدہ جو خاکسارہ کے شوہر اور اُن کے چھوٹے بھائی کا ہے۔ شوہر کی وفات کے بعد اس کا نصف کے حقدار خاکسارہ اور خاکسار کا بیٹا ہیں، زیور نقرئی: ایک جوڑی پازیب 6 تولہ، حق مہر: -/5000 روپے (جو شوہر نے ادا نہیں کیا)۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: فضل ناصر　　الامۃ: نصرت پروین　　گواہ: حافظ مجید عالم

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ نمبر 24

ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے۔ اس سال جب وقف جدید کے بجٹ کے لئے ان کے پاس پہنچے تو انہوں نے بتایا کہ والد کا آپریشن تھا جس میں ایک لاکھ روپے خرچ ہو گئے ہیں اس لئے کافی تنگی ہے۔ موصوف نے اپنا وقف جدید کا وعدہ جوان کا کافی بڑا وعدہ تھا بائیس ہزار روپے کا کم کر کے سترہ ہزار روپے کروا دیا لیکن جب وصولی کرنے کے لئے گئے تو بائیس ہزار ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے خیال آیا کہ میں کیوں ایک نیکی کو جب جاری کر چکا ہوں تو اس میں کمی کروں۔ تو اس طرح بھی اللہ تعالیٰ ایمانوں میں اضافہ کرتا ہے اور خود احساس پیدا کرواتا ہے کہ تم لوگ قربانیاں کرو تا کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے مزید وارث بنو۔

بعد ازاں حضور انور نے افریقن ملک Benin، آسٹریلیا، ناروے، کونگو، جرمنی، کینیڈا، تنزانیہ کے بعض مخلصین جماعت کے ایمان افروز واقعات، چندہ وقف جدید کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی برکات کا تذکرہ فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پاک کمائی سے دی ہوئی ایک کھجور کی گٹھلی بھی جو ہے اللہ تعالیٰ اسے پہاڑ بنا دیتا ہے پھر یہ بھی فرمایا کہ ایک چھوٹا بچھڑا ہوتا ہے اور وہ بڑا جانور بن جاتا ہے اسی طرح پاک کمائی سے کی گئی قربانی کو اللہ تعالیٰ بڑھاتا ہے۔ پس یہ نظارے اللہ تعالیٰ اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جماعت کے افراد کو دکھاتا ہے۔

فرمایا اب میں گزشتہ سال کی رپورٹ پیش کرتا ہوں۔ پاکستان کے بعد جو ممالک ہیں ان میں اس سال پہلے نمبر پر برطانیہ ہے امریکہ دوسرے نمبر پے جرمنی تیسرے نمبر پے کینیڈا چوتھے پے ہندوستان پانچویں پے آسٹریلیا چھٹے پے انڈونیشیا ساتویں پے اسی طرح ایک مڈل ایسٹ کی اور جماعت ہے وہ آٹھویں نمبر پر بیلجیئم نویں پے اور گھانا دسویں پے۔

مقامی کرنسی میں وصولی میں اضافے کے لحاظ سے غانا نمبر ایک پر ہے۔ اس کے بعد امریکہ ہے پھر برطانیہ ہے۔

بڑی جماعتوں میں فی کس ادائیگی کے لحاظ سے پہلے ایک مڈل ایسٹ کی جماعت ہے پھر امریکہ ہے پھر دوبارہ مڈل ایسٹ کی جماعت ہے پھر چوتھے نمبر پر سوئٹزرلینڈ پھر پانچویں نمبر پے برطانیہ چھٹے پے آسٹریلیا ساتویں پے بیلجیئم آٹھویں پے بیلجیئم نویں پے جرمنی اور دسویں پے کینیڈا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال وقف جدید کے شاملین میں اضافے کے لحاظ سے افریقہ کے علاوہ انڈیا ہے نمبر ایک پے پھر کینیڈا برطانیہ اور امریکہ یہ نمایاں ہیں لیکن سب سے زیادہ اضافہ افریقہ کے ممالک میں ہوا ہے

میں کئی مرتبہ پہلے بھی توجہ دلا چکا ہوں کہ دفتر اطفال میں جس طرح کینیڈا میں کام ہو رہا ہے آرگنائز ہو کر باقی دنیا کے جو بڑے ممالک ہیں ان کو بھی اس طرف توجہ دینی چاہئے اور کام کرنا چاہئے۔ اس بارے میں یہ بھی بتا دوں کہ دفتر اطفال صرف وقف جدید میں ہوتا ہے تحریک جدید میں نہیں ہوتا۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے بھارت کے صوبہ جات جو ہیں کیرالہ نمبر ایک تامل ناڈو نمبر دو جموں کشمیر اور تلنگانہ پھر کرناٹک پھر ویسٹ بنگال پھر اڑیشہ پھر پنجاب پھر اتر پردیش پھر دہلی پھر مہاراشٹرا۔ اور جماعتیں جو ہیں وصولی کے لحاظ سے نمبر ایک پے کیرولائی نمبر دو پر کالی کٹ پھر حیدرآباد پھر پتھہ پیریم پھر قادیان پھر کانور ٹاؤن پھر کلکتہ پھر سولور پھر بنگلور بنگارڈی اور رشی نگر۔

اللہ تعالیٰ تمام قربانی کرنے والوں کے اموال اور نفوس میں بے انتہا برکت ڈالے اور اس سال میں اللہ تعالیٰ پہلے سے بڑھ کر جہاں قربانی کی توفیق دے وہاں تعداد میں بھی اضافہ فرمائے۔

آخر میں حضور پر نور نے دو مرحومین مکرم محمد اسلم شاد منگلہ صاحب پرائیویٹ سیکریٹری ربوہ اور مکرم احمد شیر جوئیہ صاحب کے اوصاف حمیدہ اور خدمات کا تذکرہ فرمایا نیز ان کی کی نماز جنازہ پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

......☆......☆......

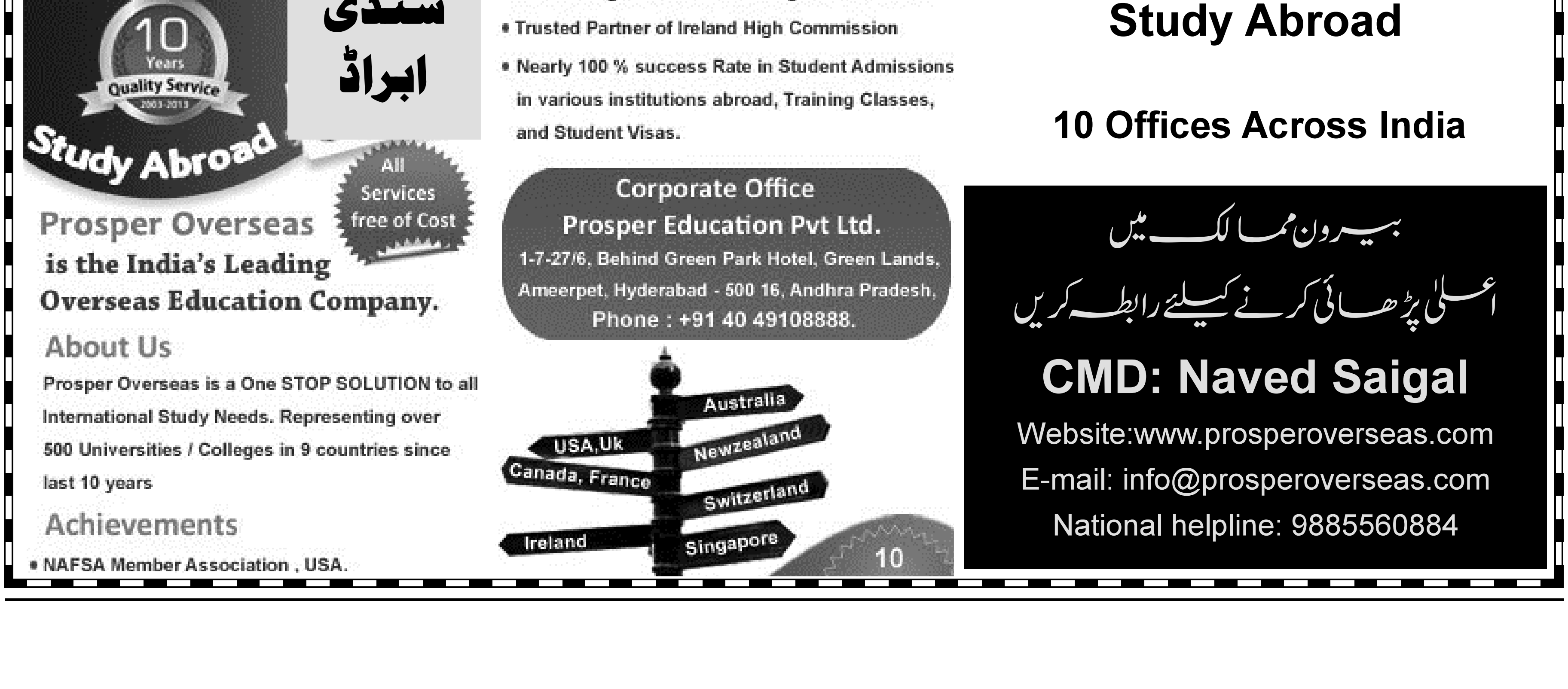

مَصَالِحُ العَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔ عربک ڈیسک یوکے)

مکرم عماد النجار صاحب (1)

مکرم عماد عبد البدیع حسن امام النجار صاحب کا تعلق مصر سے ہے جہاں ان کی پیدائش 1969ء میں ہوئی۔ انہوں نے 2006ء میں انٹرنیٹ کے ذریعہ ایک خط لکھ کر بیعت کی جبکہ 2011ء میں انہیں باقاعدہ بیعت فارم پُر کرکے اپنی بیعت کی تجدید کی بھی توفیق ملی۔ وہ اپنے احمدیت کی طرف سفر کا احوال بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اگر مَیں یہ کہوں کہ میرا جماعت کی طرف سفر میرے بچپن سے ہی شروع ہوگیا تھا تو بے جانہ ہوگا۔ کیونکہ میں بچپن ہی سے بعض دینی ومعاشرتی حالات کی وجہ سے روایتی عقائد سے متنفر ہوگیا تھا۔

دین کے نام پر سیاسی دھندا

ہمارا معاشرہ دینی لحاظ سے سلفیوں اور اخوان المسلمین کے زیر اثر تھا۔ ان کا طریق یہ تھا کہ دین کے نام پر بچپن ہی سے مسلمان معاشرے کے لڑکوں کو اپنے زیر اثر کر لیتے تھے۔ والدین کو بھی اس سے کوئی انکار نہ ہوتا تھا، بلکہ ان کے پروپیگنڈا کی وجہ سے انکار کرنے والا دینی اقدار سے منحرف سمجھا جاتا تھا۔ چنانچہ پرائمری سکول کی پڑھائی کے بعد انہوں نے مجھے اور میرے ہم عمر لڑکوں کو مسجد میں حفظِ قرآن کی کلاسز کا کہہ کر بلانا شروع کیا۔ اگرچہ میں گھر میں اپنے نانا سے قرآن حفظ کے دروس لیتا تھا پھر بھی مجھے زبردستی مسجد بھیج دیا گیا جہاں پر حفظِ قرآن کی کلاسز کی بجائے کھانا پینا ہوتا اور سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا کا درس سمجھایا جاتا تھا۔ دراصل اس طریق سے یہ لوگ اپنے سیاسی ورکرز بناتے تھے جن کو شروع سے ہی دین کے نام پر سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا کا درس پڑھایا جاتا، اور یوں وہ بڑے ہوکر دینی وسیاسی سطح پر ان کے سرگرم رکن بن جاتے تھے۔ مجھے بچپن ہی سے اس طریق سے نفرت تھی اور میں اکثر ان کی کلاسوں سے بھاگ جاتا تھا۔

روحانی خلا اور متضرّعانہ دعا

سترہ سال کی عمر تک پہنچتے پہنچتے میرے ذہن میں مروّجہ دینی عقائد کے بارہ میں اور سب سے زیادہ عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی اور ان کے آخری زمانے میں تجدیدِ دین کے لئے دوبارہ آنے کے بارہ میں سوالات پیدا ہونے لگے جن میں وقت کے ساتھ ساتھ اضافہ ہوتا گیا۔ نیز یاجوج وماجوج اور مسیح الدجال کے عجیب وغریب تصور کے بارہ میں بے شمار سوالات اور استفسارات جنم لیتے چلے گئے جن کا میرے پاس کوئی جواب نہ تھا۔

جب میں ان کے بارہ میں مولوی حضرات سے پوچھتا تو ان کے جوابات سے مطمئن نہ ہوتا۔ یہاں تک کہ بالآخر میں نے تنگ آکر ایسے خیالات اور عقائد کو خیرباد کہہ دیا۔ لیکن اس کے بعد میں فکری اور روحانی اعتبار سے شدید گھٹن کا شکار رہو گیا۔ ایسی حالت میں اکثر اپنے گھر کی چھت پر جاکر اپنے خدا سے مخاطب ہوکر کہتا کہ: خدایا! مجھے یقین ہے کہ تُو موجود ہے لیکن آج یہاں علم وروحانیت کے دعویدار مجھے تیری طرف آنے والی راہیں دکھانے میں ناکام رہے ہیں۔ الٰہی مجھے معلوم ہے کہ ہم آخری زمانے میں سے گزر رہے ہیں لیکن اس زمانے سے متعلق تیرے وعدے کہاں پورے ہورہے ہیں؟ الٰہی میری تضرعات سن لے اور مجھے ہدایت دے اور میرے دل کو اطمینان وقرار بخش۔

میرا دل اپنے علماء سے اس حد تک بھر گیا تھا کہ میں نے نماز میں بھی ان کی اقتدا چھوڑ دی۔ میں مسجد میں تو جاتا لیکن عمداً تاخیر سے جاتا تا ان کے ساتھ مجھے نماز نہ پڑھنی پڑے۔

اسی عرصہ میں مَیں نے شادی بیاہ کے لباس اور ڈرائی کلین وغیرہ کا کام شروع کیا اور بہت قلیل عرصہ میں خدا کے فضل سے میری تجارت چمکنے لگی جس کی وجہ سے اس مارکیٹ کے بڑے بڑے تاجروں کے دل میں حسد پیدا ہونا شروع ہوگیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے ان کے شر سے بچائے رکھا۔ سلسلہ یونہی چلتا رہا یہاں تک کہ میری عمر 33 سال ہوگئی۔

دردِ لادوا

ایک روز میں اپنے کام سے واپس آرہا تھا کہ اچانک مجھے اپنے جسم میں کوئی تبدیلی محسوس ہوئی۔ میرا پورا بدن متورم ہورہا تھا، کچھ دیر کے بعد درد اتنا بڑھا کہ میں ملنے جلنے کی سکت بھی کھو بیٹھا، اور چند منٹوں کے بعد شدت الم سے میں بیہوش ہوگیا۔ پھر جب ہوش آیا تو میں ایک ایک کرکے علاقے کے تمام ڈاکٹرز کو اس امید پر آزمانے لگا کہ شاید ان میں سے کوئی میرے درد کی دوا کرنے والا نکل آئے لیکن ہر ایک اپنی سوچ کے مطابق مجھے بیماری کی نوعیت اور اس کی وجہ بتاتا اور پھر یہ کہہ کر میری رہی سہی ہمت بھی توڑ دیتا کہ تمہاری بیماری لاعلاج ہے۔

جسمانی درد اور روحانی شفا کا دروازہ

خرابیٔ صحت کی بناء پر میرا کام بھی متاثر ہوا کیونکہ میں تقریباً گھر پر ہی رہنے لگا تھا۔ یہ 2006ء کی بات ہے۔ بیماری سے قبل میں اپنی دکان اور کاروبار میں اس قدر مصروف تھا کہ کبھی ٹی وی دیکھنے کی فرصت ہی نہ ملی تھی۔ لیکن اب گھر میں صاحبِ فراش ہونے کی حالت میں میرا یہ دستور بن گیا کہ دردوں سے جب کبھی رہائی ملتی تو میں ٹی وی دیکھنے لگ جاتا۔ ایک روز جب دردوں نے کسی قدر آرام کیا تو میں اٹھ بیٹھا اور ٹی وی دیکھنے لگ گیا۔ مختلف چینلز کو بدل بدل کر دیکھنے کے دوران ایک چینل بطور خاص میری نگاہوں کا مرکز بن گیا۔ اس پر ایک عالم دین انڈین لباس پہنے بچوں کو قرآن کریم سکھا رہا تھا۔ میں دیکھتا رہا اور اس چینل پر نظر رکھی کہ شاید اس پر کوئی عربی پروگرام بھی آئے لیکن مجھے کامیابی نہ ہوئی۔ ایک روز حسب معمول میں نے اس چینل پر رُک کر دیکھنے کی کوشش کی تو اتفاق سے اس وقت لقاء مع العرب پروگرام چل رہا تھا۔ اس پروگرام میں پوچھے جانے والے سوال اور ان کے جواب اتنے اہم تھے کہ مَیں ٹی وی سکرین کے سامنے سے ایک منٹ کے لئے بھی نہ ہل سکا۔ یہ سوال عیسیٰ ابن مریم کی زندگی اور ان کے آخری زمانے میں آنے سے متعلق تھے۔ یہ پروگرام تو ختم ہوگیا لیکن اس کا سوال وجواب کا سادہ طریق اور اس کا مضمون مجھے اپنی طرف کھینچنے لگا۔

علم ومعرفت کا چشمہ

ابھی میں انہی خیالوں سے ہی نہ نکل پایا تھا کہ مجھے اس سے بھی بڑا سرپرائز یعنی پروگرام ’الحوار المباشر‘ مل گیا جس میں اس وقت پوپ کی طرف سے اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کئے جانے والے اعتراضات کے مُسکت جواب دیئے جارہے تھے، اور یہ کام ایسے وقت میں کیا جارہا تھا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام سے محبت کے دعوے کے باوجود تمام عرب ممالک کا میڈیا اس دفاع سے عاجز وبے بس دکھائی دیتا تھا۔ چونکہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت زیادہ محبت ہے اس لئے جب میں نے دیکھا کہ میرے محبوب پر گند اچھالنے والوں سے نہایت مؤثر طریق پر بدلہ لیا جارہا ہے تو ایم ٹی اے پر ان دفاع کرنے والوں کے لئے میرے دل کے تمام دروازے کھل گئے۔ مَیں اپنے درد بھول گیا اور غیر معمولی بے تابی اور شغف کے ساتھ یہ چینل دیکھنے لگا۔

ایک روز اسی چینل پر میں نے دیکھا کہ یہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات اور ان کی مزعومہ صلیبی موت کی حقیقت کے موضوع پر بات کررہے تھے۔ میں اپنی صحت کے زمانے میں اس بارہ میں بہت سوچا کرتا تھا لیکن مجھے اس کا کوئی اطمینان بخش جواب نہ دیا جاتا تھا۔ اور میرا دل کہتا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اور کوئی لمبے عرصہ تک زندہ رہنے کا مستحق نہیں ہے۔ یہ پروگرام دیکھ کر مجھے ایسے محسوس ہونا شروع ہوگیا کہ جیسے کسی نے اس چینل کو میرے دل میں چھپے سوال بتادیئے تھے اور اس پروگرام کے شرکاء ایک ایک کرکے ان کے جواب دیتے جارہے تھے۔ پھر یوں ہوا کہ اس چینل کا ہر پروگرام اور اس کا ہر ہر لفظ میرے لئے سرپرائز بنتا چلا گیا۔ مَیں ہر ماہ ’الحوار المباشر‘ کا بشدّت منتظر رہتا، کچھ ماہ تک یہی روٹین رہی تا آنکہ ایم ٹی اے العربیہ کے افتتاح کا اعلان ہوا۔ یہ خبر بھی میرے دل پر برد وسلام بن کر نازل ہوئی۔ اس چینل کے افتتاح سے امام جماعت احمدیہ کی عربوں سے محبت اور عربوں کی طرف التفات کا بھی واضح اشارہ مل رہا تھا۔ اس چینل پر جب میں نے مسیح موعود اور امام مہدی کی آمد کی خبر سنی تو مسیح دجال اور اس طرح کی دیگر خبروں کے بارہ میں میرے دل میں چھپے سوال دوبارہ جاگ گئے۔ مجھے اس نئے چینل کی دریافت سے اپنے دیگر سوالوں کے جواب بھی ملنے کی امید پیدا ہوگئی۔

مَیں ایم ٹی اے العربیہ کے پروگرام دیکھتا تو ایسے محسوس ہوتا جیسے کے علم کے چشموں سے معلومات کے دھارے بہہ نکلے ہوں۔ گو اس عرصہ میں میرے دردوں میں بھی اضافہ ہوگیا لیکن اس جماعت کے بارہ میں جاننے کا جنون میرے درد والم کے احساس پر بھی حاوی ہوگیا تھا۔

اقرارِ حقیقت اور تصدیقِ حق

میرے جسم کا درد تو ختم نہ ہوسکا لیکن میرے ذہنی وفکری دکھوں کا مداوا ہوگیا تھا۔ مجھے اپنے سوالوں کا جواب مل گیا تھا اور میں جماعت کے عقائد وافکار کا مؤید اور مومن بن چکا تھا۔ بالآخر میں نے جماعت کی عربی ویب سائٹ کھولی اور وہاں پر لکھا کہ میں مطمئن ہوں اور بیعت کرنا چاہتا ہوں، براہ کرم مجھے مصر میں موجود احمدیوں سے ملادیں تا مَیں اپنے بعض دیگر سوالات کے جواب لے سکوں۔ تین روز ہی گزرے تھے کہ ایک شخص نے میرے دروازے پر دستک دی۔ آنے والے نے بتایا کہ وہ جماعت احمدیہ کی طرف سے میرے سوالوں کے جواب دینے کے لئے آیا ہے۔ شدید گرمی میں اس شخص کا لمبا سفر طے کرکے میرے سوالوں کے جواب دینے کے لئے آنا میرے لئے باعث حیرت وتعجب تھا۔ پھر اس شخص نے نہایت خاکساری کے ساتھ میرے سوالوں کے جواب دیئے اور جاتے ہوئے مجھے ’اسلامی اصول کی فلاسفی‘ کے عربی ترجمہ کی ایک کاپی اور اپنا فون نمبر بھی دے گیا۔

ملہم من اللہ کا کلام

’اسلامی اصول کی فلاسفی‘ احمدیت کی وہ پہلی کتاب ہے جسے میں نے پڑھا۔ اس کو پڑھنے کے بعد مَیں اس نتیجہ پر پہنچا کہ اس کا مؤلف کوئی عام مسلمان عالم نہیں ہے، بلکہ یہ کلام کسی ملہم من اللہ شخص کا ہے۔ چنانچہ اس کتاب کو پڑھنے کے بعد میں نے اپنے گھر آنے والے احمدی کو فون کرکے کہا کہ گواہ رہنا کہ میں آج سے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی صداقت پر ایمان لاتا ہوں اور آپ کی بیعت کرتا ہوں۔

یہ اقرار صرف میری طرف سے ہی نہ تھا بلکہ میری بیوی بھی میرے ساتھ شامل تھی کیونکہ صاحب فراش ہونے کی وجہ سے میری تحقیق کے اس سفر میں میری اہلیہ ہر قدم پر میرے ساتھ تھی۔

جزوی جنگ بندی

اسی عرصہ میں ایک شخص مجھ سے ملنے آیا اور میری حالت دیکھ کر اس نے ایک ماہر طبیب کا پتہ بتایا۔ مجھے کندھوں پر اٹھا کر اس طبیب کے پاس لایا گیا جس نے میرے جسم کی سوجن کو دیکھ کر بعض ٹیسٹ کئے اور مجھے بتایا کہ دراصل بات یہ ہے کہ تمہارے جسم کا مدافعاتی نظام ضرورت سے زیادہ ایکٹو (active) ہے اور وہ جسم اور اس میں جاری خون کو ہی بیرونی دشمن سمجھ کر حملے کرتا ہے جس کی وجہ سے جسم میں انفیکشن اور سوجن پیدا ہوتی ہے۔ اس صورتحال کو کسی قدر دبانے کے لئے اس نے ایک دوا دی جس سے میرے درد ختم تو نہ ہوئے تاہم ان میں بہت حد تک کمی آگئی۔ ایسے لگا جیسے میرے اندر کی دنیا میں جزوی جنگ بندی کا اعلان کردیا گیا ہو۔ میں تو لمبے عرصہ سے انہی دردوں کے ساتھ جی رہا تھا، اب اس دوا کے استعمال سے ان میں کمی ہوئی تو مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے میرے دردوں کا بڑا حصہ ختم ہوگیا ہو۔

ذہنی اذیت کی نئی رو

جسمانی دردوں کی کمی کی خوشی کو زیادہ دیر نہ ہوئی تھی کہ ذہنی اذیّت کا ایک اور سلسلہ شروع ہوگیا۔ وہ یوں کہ میری صحت کے حالات کے پیش نظر میری دکان کے مالک کے دل میں میل آگئی اس نے جعلی کاغذات بناکر دعویٰ کیا کہ اس دکان یا اس میں موجود سامان سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے اور اس کا مالک وہ خود ہے۔

میرا دکھ خدا کے حضور آنسوؤں میں ڈھلنے لگا اور میں نے اس کی بارگاہ میں جھک کر عرض کی کہ: الٰہی! تو میری حالت کو جانتا ہے۔ میں اپنے بچوں کے لئے روزی کمانے سے عاجز آگیا ہوں۔ گھر کی گزر بسر اسی دکان سے ہورہی تھی سو اب وہ بھی نہیں رہی۔ میری راہنمائی فرما کہ میں کیا کروں؟ کیونکہ میں حد درجہ بے چارگی کا شکار ہوں۔

اس کے بعد انہوں نے خدا تعالیٰ سے نہایت

تضرع کے ساتھ دعا کی، جس کے بعد وہ لکھتے ہیں کہ:

تہجد میں دعا کے بعد جب میں نماز فجر پڑھ کے سویا تو پریشانی کی وجہ سے جلد ہی بیدار ہوگیا۔ ایسے میں مجھے محسوس ہوا کہ جیسے کوئی شخص مجھے کہہ رہا تھا کہ مالک دکان سے ماہانہ کرائے کی ادائیگی کی رسید پر دستخط کروا لو۔ اسی حالت میں میرے دل میں یہ آیت ڈالی گئی: وَجَعَلْنَا مِنۢ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ۔ ترجمہ: اور ہم نے ان کے سامنے بھی ایک روک بنا دی ہے اور ان کے پیچھے بھی ایک روک بنا دی ہے۔ اور اُن پر پردہ ڈال دیا ہے اس لئے وہ دیکھ نہیں سکتے۔

میں یہ آیت دُہراتا ہوا مالک دکان کے پاس پہنچا اور لکھی ہوئی تحریر اس کے ہاتھ میں تھما دی۔ اس میں لکھا تھا کہ اس نے رواں ماہ تک مجھ سے دکان کا کرایہ وصول کر لیا ہے۔ اس نے بغور اس تحریر کو دیکھا اور بغیر کچھ کہے اس پر دستخط کر دیئے اور یوں اس نے عدالت میں اپنے دعویٰ کے خلاف خود ہی میرے ہاتھ میں دلیل تھما دی تھی۔

جب مالکِ دکان کی طرف سے عدالت میں دکان اور کاروبار کی ملکیت کا باضابطہ دعویٰ دائر کیا گیا تو میں نے اسے پیغام بھیجا کہ میرے پاس تمہارے دعویٰ کو ردّ کرنے کا قوی ثبوت موجود ہے اور وہ تمہارے ہاتھ کی لکھی ہوئی تحریر ہے کہ یہ دکان میری ہے اور میں تمہیں اس کا کرایہ ادا کر رہا ہوں۔ اس نے کہا کہ میں نے کوئی ایسی تحریر نہیں لکھی۔ لالچ نے اسے اندھا کر دیا اور وہ عدالت میں یہ کیس لڑنے لگا۔ میں نے مذکورہ تحریر پیش کی جس پر موجود اس شخص کے دستخط کی باقاعدہ تحقیق و تصدیق ہوئی اور اسے درست قرار دیا گیا جس کے نتیجہ میں یہ کیس اس کے گلے پڑ گیا۔ عدالت نے میرے حق میں فیصلہ دیتے ہوئے اس شخص کو میرے سامان کی تعویض دینے کا پابند کرنے کے علاوہ ایک عرصہ کے لئے جیل میں قید کرنے کی سزا بھی سنائی۔ تاہم اس حکم کی تنفیذ میں سُست روی کے باعث مَیں ابھی تک اپنے حق سے محروم ہوں۔

مخالفت

میرا ایک بھائی تکفیری جماعتوں کے ساتھ وابستہ تھا۔ دین کے نام پر پُرتشدد کارروائیوں میں ملوث ہونے کی وجہ سے اسے 15 سال قید کی سزا ہوئی تھی۔ بیعت کے بارہ میں میرا اپنی والدہ اور بھائیوں کو بتانا ہی تھا کہ مخالفت کا طوفان کھڑا ہوگیا۔ اور جب یہ خبر جیل میں میرے قیدی بھائی تک پہنچی تو اس نے وہیں سے میرے بارہ میں یہ فتویٰ صادر فرما دیا کہ یہ ملحد ہوگیا ہے اور واجب القتل ہے۔ چونکہ وہ خود جیل میں تھا اس لئے اس کے فتوے کا کچھ زیادہ اثر نہ ہوا۔

نصرتِ خداوندی کے نظارے

میرے والد صاحب وفات پا چکے تھے اور میں ان کے ترکہ میں دیگر وارثوں کے ساتھ برابر کا حصہ دار تھا۔ میرے والد صاحب کی ایک دکان تھی۔ میں نے اپنا پہلا کام ٹھپ ہوجانے کے بعد والد صاحب کی دکان میں اپنا نیا کام شروع کرنے کی کوشش کی تو تمام بھائی اور ان کے ساتھ میری والدہ بھی یک زبان ہو کر کہنے لگے کہ تم اسلام سے نکل چکے ہو اس لئے اس میں تمہارا کوئی حصہ نہیں ہے۔

مجھے کچھ سجھائی نہ دیتا تھا کیونکہ گھر کا چولہا جلانے کے لئے ماہانہ آمدنی کی ضرورت تھی۔ میری حالت کو دیکھ کر میرے ایک دوست نے مشورہ دیا کہ چونکہ تم سابقہ کام کے وقت سوشل انشورنس کے نظام سے بھی منسلک رہے ہو اس لئے اگر تم اپنی گرتی ہوئی صحت کا حوالہ دے کر پنشن کی درخواست کرو تو کچھ نہ کچھ تمہیں مل ہی جائے گا۔ چنانچہ میں انشورنس کے دفتر گیا تو وہاں پر مجھے ایک ملازم نے مشورہ دیا کہ تمہاری درخواست پر تمہیں کچھ نہ کچھ تو ضرور مل جائے گا لیکن چونکہ تمہارے والد بھی انشورنس کے اس نظام میں شامل رہے ہیں لہٰذا تم ان کی پنشن سے اپنا حصہ بھی لے سکتے ہو، لیکن اس کے لئے ایک طبّی کمیٹی تمہارا چیک اَپ کرے گی اور اس کی رپورٹ پر تمہارے کیس کا فیصلہ ہوگا۔ چنانچہ میں نے اس کی نصیحت پر عمل کیا، اور پھر طبّی کمیٹی کی رپورٹ کی بنا پر مجھے اپنے والد صاحب کی پنشن کا چوتھا حصہ بھی مل گیا۔

یوں روزگار کا تو کوئی سلسلہ چل نکلا گو بہت معمولی تھا لیکن نہ ہونے سے بہتر تھا۔ لیکن اس سلسلہ کو چلانے کے لئے مجھے ہر سال طبی کمیٹی کے سامنے پیش ہونا تھا۔ ایک سال گزرنے کے بعد جب میں ان کے سامنے پیش ہوا تو انہوں نے رپورٹ میں لکھا کہ میری معذوری میں اضافہ ہوگیا ہے اس لئے میری والدہ صاحبہ کی پنشن سے بھی مجھے ایک حصہ دیا جانا چاہئے۔ جب میری والدہ اور دیگر بھائیوں کو اس فیصلہ کا علم ہوا تو انہوں نے میرے خلاف شکایت کر دی کہ میں نے اپنی رپورٹس میں غلط بیانی اور جعلسازی سے کام لیا ہے۔ چنانچہ میری پنشن روک دی گئی اور مجھے کیس کی سماعت کے لئے بلا لیا گیا۔ اور پھر جب اس کیس کی کمیٹی کا فیصلہ آیا تو مَیں خدا کے حضور جھکتا چلا گیا کیونکہ مجھے علم تھا کہ یہ محض خدا تعالیٰ کی عنایت سے ہوا ہے ورنہ میں تو بے کس و بے حیلہ تھا۔ کمیٹی نے فیصلہ دیا کہ میری ساری رپورٹس ٹھیک ہیں اور والدہ صاحبہ بے شک اپنی پنشن سے مجھے کچھ نہ دیں لیکن میرے والد صاحب کی پنشن سے مجھے آج سے چوتھے حصہ کی بجائے ان کی نصف پنشن دی جائے گی اور ان کے اس فیصلہ کے خلاف کوئی اپیل نہیں ہو سکے گی۔

یہ فیصلہ میری والدہ اور بھائیوں پر بجلی بن کر گرا، اور نہ صرف یہ کہ ان کا پلان کامیاب نہ ہوا بلکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پہلے سے بھی زیادہ نواز دیا۔

پھر اسی مہینے میں اللہ تعالیٰ نے تیسرا بڑا نشان دکھایا اور وہ یوں کہ انشورنس کمپنی نے اپنے حساب کتاب میں غلطی پائی اور جب اس کی تصحیح کی گئی تو میری پنشن کی رقم تین گنا بڑھ گئی۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ نشانات مجھ عاجز اور بے کس کیلئے محض حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان کی برکت سے ظاہر ہوئے۔ یہ نشانات میرے لئے مزید مضبوطی اور ایمانی پختگی کا موجب ٹھہرے۔

ان واقعات کے بعد مَیں اپنی والدہ کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ آپ جانتی ہیں کہ میرے بس میں کچھ نہیں تھا پھر خدا تعالیٰ کی طرف سے پے در پے میری مدد و نصرت اس بات کی دلیل ہے کہ میں سچے اسلام پر قائم ہوں اور ان سچوں کے ساتھ جا ملا ہوں جن کے ساتھ خدا کا وعدہ ہے کہ وہ ان کو کبھی نامراد نہیں رہنے دیتا۔ یہ نشان آپ کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہونے چاہئیں۔

اسی عرصہ میں میرے تکفیری بھائی نے میرے ہمسائے، رشتہ داروں اور جاننے والوں کو میرے بارہ میں یہ کہنا شروع کر دیا کہ یہ کافر ہو چکا ہے اس لئے اس پر حدّ قتل واجب ہے۔ یہی حربہ اس نے اہلِ بستی کو انگیخت کرنے کے لئے استعمال کیا لیکن الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ان کی تمام سازشوں سے محفوظ رکھا۔

بیعت اور علاج

2011ء میں مَیں نے قاہرہ جا کر احباب جماعت سے ملنے کا سوچا۔ چنانچہ وہاں جا کر پہلے تو بیعت فارم پُر کیا اور پھر وہاں جب احمدی احباب سے ملا تو اسلامی اخوت، محبت اور یگانگت کے احساس کی لذت نے مجھے میرا دکھ بھلا دیا۔

اور میرا یہ احساس کوئی وقتی نہ تھا بلکہ اس کے بعد میں جب بھی وہاں جاتا اور دوستوں سے ملتا تو میرے دردوں میں نمایاں کمی آجاتی اور مجھے تسکین ملتی۔

یہاں میں نے مختلف کوالیفائیڈ ڈاکٹرز سے بھی رجوع کیا جنہوں نے کہا کہ جو دوا تم استعمال کر رہے ہو وہ وقتی طور پر تو ٹھیک ہے لیکن اس کا لمبے عرصہ تک استعمال بہت خطرناک ہو سکتا ہے لیکن ہمارے ملک میں اس سے بہتر علاج بھی کوئی نہیں ہے۔

تمنا۔ اور دیدار کی لذت

اسی اثناء میں میری بیعت کا جواب آگیا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی طرف سے ایسے حالات میں خط میرے زخموں پر کسی مرہم سے کم نہ تھا۔ یہ خط پڑھ کر میرے دل میں حضور انور سے ملاقات کی تمنا اس شدت سے پیدا ہوئی کہ کاش میرے مضمحل قویٰ میں طاقت آجائے، میرے کٹے پروں کو قوتِ پرواز عطا ہوجائے اور میں اڑ کر حضور انور سے جا ملوں تو مجھے یقین ہے کہ حضور انور کے دست مبارک کی لمس سے اور آپ کے مبارک دامن کے مَس کرنے سے خدا تعالیٰ مجھے شفا سے نواز دے گا۔

اس کے چند روز بعد ہی مَیں نے رؤیا میں حضور انور کو مصر میں دیکھا۔ آپ ہماری بستی میں بھی تشریف لائے اور میں نے حضور انور کو بستی کی گلیوں میں چلتے ہوئے دیکھا۔ پھر میں نے دیکھا کہ حضور انور کسی سے میرے گھر کا پتہ پوچھ کر میرے غریب خانہ پر تشریف لائے۔ آپ نے میری صحت کے بارہ میں پوچھا، مصافحہ کا شرف بخشا اور میرے گھر میں تو جیسے جشن کا سامان ہوگیا کیونکہ آپ کے تشریف لانے سے علاقے میں مشہور ہوگیا تھا کہ اس گھر میں ایک پُرنور چہرے والا صالح انسان آیا ہے جس کی بنا پر جس کسی نے بھی یہ بات سنی وہ اس پاکیزہ ہستی کو دیکھنے کے لئے میرے گھر چلا آیا۔

میں بیدار ہوا تو اس رؤیا میں حضور انور سے ملاقات کی وجہ سے طبیعت میں حد درجہ انبساط اور سرور کی کیفیت تھی۔

قتل کی کوشش

جیسا کہ میں نے ذکر کیا ہے کہ میرے قریبی رشتہ دار ہی میرے خون کے پیاسے ہوگئے تھے۔ میں نے ان کے شر سے بچنے کے لئے اپنے گھر میں ہی ایک دکان بنا لی۔ لیکن انہیں یہ بھی گوارا نہ ہوا اور انہوں نے اس دکان کو گرانے کی کوشش کی۔ میں نے روکا تو میرے تکفیری بھائی نے میری والدہ کی موجودگی میں ہی میرا گلا گھونٹ دیا۔ مَیں تو دفاع سے قاصر تھا اس لئے میری بیوی نے مجھے بچانے کی کوشش کی تو میری والدہ نے اس کا ساتھ دینے کی بجائے اس کے سر پر سونٹا دے مارا اور میرے تکفیری بھائی کو میری طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ اس گندگی کے ڈھیر سے ہمیشہ کے لئے ہماری جان چھڑا دو۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے مجھے قوت عطا فرمائی اور میں نے طاقت جمع کر کے ظالم بھائی کے منہ پر کاری ضرب لگائی تو وہ مجھے چھوڑ کر علیحدہ ہو گیا۔ یوں اللہ تعالیٰ نے مجھے موت کے منہ سے بچا لیا۔ مجھے تکفیری بھائی سے تو اس سے اچھے کی امید نہ تھی، اگر ملال تھا تو صرف اس بات کا میری ماں جس نے مجھے جنا تھا، جو میرے اس دنیا میں آنے کا موجب تھی وہی آج مجھے اس دنیا سے رخصت کرنے پر تُلی ہوئی تھی۔

مخالفین کا انجام

گو میں تو ان کی تمام تر مخالفتوں کے باوجود ان کے لئے دعا گو ہی تھا لیکن میرا خدا اپنے مسیح موعود کی غیرت رکھتا ہے۔ اور آپؑ کی اور آپؑ کے ماننے والوں کی سچائی کے نشان دکھاتا رہتا ہے۔ چنانچہ میرے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی ہوا۔

میرے تکفیری بھائی نے شادی کا سوچا۔ تمام انتظامات مکمل کر کے شادی کی تاریخ مقرر کر دی گئی لیکن اللہ تعالیٰ نے ایسی روک ڈال دی کہ نہ صرف شادی کی تاریخ منسوخ کرنی پڑی بلکہ شادی سے بھی انکار ہوگیا۔

والدہ صاحبہ کو برین ہیمبرج ہوا۔ ان کی زندگی تو بچ گئی لیکن وہ بیہوش ہیں۔

بیماری رحمت بن گئی

میں کتنا خوش قسمت ہوں کہ جسے بیماری بھی آئی تو رحمت بن کر کیونکہ اس کی وجہ سے میرا جماعت احمدیہ سے تعارف ہوا اور پھر امام الزمان کو قبول کرنے کی توفیق ملی۔

پھر میں خدا تعالیٰ کے حیّ و قیّوم ہونے کی اس سے کوئی ایک دلیل اور ایک نشان مانگا کرتا تھا لیکن اس نے مجھے تھوڑے عرصہ میں اتنے زیادہ نشانات عطا فرمائے کہ اب میری زبان اس کے شکر کے گیت گاتے نہیں تھکتی۔ بلکہ نشانات کا یہ سلسلہ اب بھی جاری ہے۔

اب صرف ایک ہی تمنا ہے کہ اس دنیا سے رخصت ہونے سے قبل حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی زیارت نصیب ہوجائے۔ وما ذالك على الله بعزيز۔

.................................(باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 27 نومبر، 4 دسمبر 2015)

......☆......☆......☆......

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Mobile. : +91-82830-58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 65 Thursday 7-14 January 2016 Issue No. 1-2

MANAGER
NAWAB AHMAD
Mobile : +91-94170-20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com
ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs. 550/-
By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $
60 Euro or 80 Canadian Dollar

جماعت کے ہر فرد کو یاد رکھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ تمہاری خدمتوں کا محتاج نہیں ہے تمہاری مددوں کا محتاج نہیں ہے نہ ہی تمہاری قربانیوں کا محتاج ہے جب اس نے اس سلسلے کو قائم فرمایا ہے تو اس کو چلانے کا بھی وہ انتظام کرنے والا ہے۔تمہیں جو خدمت کا موقع ملتا ہے اس کو فضل الٰہی سمجھ کر کرو

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ 08۔جنوری 2016ء بمقام بیت الفتوح لندن

تشہد،تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک الہام ہوا کہ لا الٰہ الا انا فاتخذنی وکیلا کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں پس تو مجھے ہی اپنا کارساز بنا۔

پس اس الہام میں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ بھی تسلی دلا دی کہ تجھے کسی اور طرف دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تیرے سب کام سنوارنے والا میں ہوں۔ تیرے کاموں کو چلانے والا میں ہوں۔ میں ہی ان سب کاموں کی نگرانی کرنے والا ہوں اور میں ہی ان کاموں کے لئے وسائل بھی مہیا کرنے والا ہوں۔ جب تو نے مجھے اپنا معبود بنالیا اور جب میں نے تجھے دین کی اشاعت کے لئے کھڑا کیا تو پھر کسی پریشانی کی ضرورت نہیں میں ہی تیرے سب کام سنوارنے کی طاقت رکھتا ہوں اور سنواروں گا۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود بھی اس کی مختصر سی وضاحت فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں ہی ہر ایک کام میں کارساز ہوں۔ پس تو مجھ کو ہی وکیل یعنی کارساز سمجھ لے اور دوسروں کا اپنے کاموں میں کچھ بھی دخل مت سمجھ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس الہام پر مجھے خوف پیدا ہوا اور میرے دل پر لرزہ پڑا کہ شاید اللہ تعالیٰ کی نظر میں میری جماعت اس قابل نہیں کہ خدا تعالیٰ اس کا نام بھی لے۔آپ نے جماعت کو توجہ دلائی کہ یہ الہام ایسا ہے کہ جماعت کے ہر فرد کو یاد رکھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ تمہاری خدمتوں کا محتاج نہیں ہے تمہاری مددوں کا محتاج نہیں ہے نہ ہی تمہاری قربانیوں کا محتاج ہے۔ جب اس نے اس سلسلے کو قائم فرمایا ہے تو اس کو چلانے کا بھی وہ انتظام کرنے والا ہے۔آپ نے افراد جماعت کو فرمایا کہ تمہیں جو خدمت کا موقع ملتا ہے اس کو فضل الٰہی سمجھ کر کرو۔ پس آپ کی اس بات کو افراد جماعت نے سمجھا اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کی تکمیل کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد کے یہ نظارے ہم آج تک دیکھ بھی رہے ہیں خدا تعالیٰ احمدیوں کے دلوں میں قربانی کی اہمیت ڈالتا ہے اور وہ غیر معمولی نمونے بھی دکھاتے ہیں۔ جماعت میں وصیت کا ایک نظام ہے چندہ عام کا نظام ہے اس کے علاوہ مختلف تحریکات ہوتی رہتی ہیں اور احباب ان میں قربانی کی غیر معمولی مثالیں قائم کرتے ہیں۔ دو تحریکات تو مستقل تحریکات ہیں یعنی تحریک جدید اور وقف جدید۔ احباب جماعت جانتے ہیں کہ پاکستان میں جب تحریک کی گئی تھی تو دیہاتی اور دور دراز علاقوں میں تربیتی اور تبلیغی کاموں میں تیزی پیدا کرنے کے لئے وقف جدید کو جاری کیا گیا تھا۔ پھر یہ تمام دنیا کے لئے جب عام کی گئی تب بھی اس کے مخصوص مقاصد تھے۔شاید کسی کے ذہن میں بھی یہ سوال اٹھے کہ اتنی تحریکات ہیں ان کا کیا مقصد ہے؟ تو اس بارے میں میں وضاحت کر دوں تھوڑی سی کہ وقف جدید مخصوص ملکوں اور مخصوص علاقوں کے لئے ہے یعنی اس کے اخراجات۔ مغربی اور امیر ممالک سے وقف جدید کی مدّ میں جو چندہ آتا ہے وہ بھارت اور افریقہ کے عموماً دیہاتی علاقوں میں خرچ ہوتا ہے بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے جب یہ تحریک عام کی تھی باقی دنیا کے لئے بھی تو امیر ممالک میں وقف جدید کو جاری کرنے کا مقصد ہی یہ تھا کہ ہندوستان کے اور قادیان کے جو اخراجات ہیں وہ وقف جدید سے پورے کئے جائیں جبکہ تحریک جدید سے جو اخراجات کئے جاتے ہیں وہ دنیا کے ہر ملک میں جہاں مرکز سے مدد کی ضرورت ہو کیونکہ رقم مرکز میں آتی ہے وہاں یہ اخراجات کئے جاتے ہیں۔

وقف جدید کے ذریعہ سے بہت سے منصوبے غریب یا غیر ترقی یافتہ ملکوں میں سرانجام پا رہے ہیں جنوری کے پہلے یا دوسرے جمعہ میں وقف جدید کے سال کا بھی اعلان ہوتا ہے اس لئے میں وقف جدید کے حوالے سے آج بات کروں گا اور اس سال کا اعلان بھی کروں گا نئے سال کا اور گزشتہ سال کی رپورٹ بھی پیش کروں گا جیسا کہ روایت ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف جدید کا اٹھاونواں سال 31؍دسمبر 2015ء کو ختم ہوا اور اس سال کے دوران خدا تعالیٰ کے فضل سے وقف جدید میں احباب جماعت کو 68لاکھ 91ہزار پاؤنڈ کی مالی قربانی پیش کرنے کی توفیق ملی۔ اور یہ وصولی گزشتہ سال سے چھ لاکھ بیاسی ہزار ایک سو پچپن پاؤنڈ زیادہ ہے۔ اس میں سے کل وصولی کا جو تیسرا حصہ ہے انہی ملکوں میں لگایا جاتا ہے یعنی یہ غیر ترقی یافتہ یا کم ترقی یافتہ یا غریب ممالک جو ہیں۔ بقیہ دو حصے اس میں سے بھی نصف قادیان اور بھارت کی جماعتوں کے لئے خرچ کیا جاتا ہے اور بقایا نصف جو تیسرا حصہ ہے وہ پھر افریقہ اور دوسرے ممالک میں خرچ ہوتا ہے۔ ہندوستان میں اب تک اس سال میں بھی انیس مساجد کی تعمیر مکمل ہوئی ہے دو مساجد زیر تعمیر ہیں۔ اس سال 23 مشن ہاؤس بنائے گئے۔ چار مشن ہاؤسز اس وقت زیر تعمیر ہیں۔ اس کے علاوہ قادیان میں بھی جلسہ گاہ اور مختلف پراجیکٹس جو ہیں ان کی تعمیر ہوئی ان پر خرچ ہوا۔ نیپال میں بھی، نیپال بھی بھارت کے تحت ہی ہے۔ یہاں سے وکالت تعمیل و تنفیذ کنٹرول کرتی ہے اور بھوٹان میں بھی یہیں سے ہوتا ہے کنٹرول۔ بہرحال نیپال میں دو پختہ مساجد بنی ہیں اور عارضی دو شیڈ بنائے گئے۔

مساجد اور مشن ہاؤسز کی تعمیر پر خاص طور پر توجہ دی جاتی ہے ہر جگہ۔ اس کے علاوہ جو کام ہوتے ہیں اس میں اخراجات بھی ہوتے ہیں۔ ہندوستان میں دوران سال تربیتی کلاسوں کا انعقاد ہوا ریفریشر کورسز ہوئے کافی تعداد میں اور ان پر بھی اخراجات ہوتے ہیں۔ اس وقت معلمین ہیں جو کام کر رہے ہیں ہندوستان میں صرف ان کی تعداد بھی 1127 ہے۔ ان کے الاؤنسز ہیں ان کی رہائش گاہیں ہیں اور ان کے سفر کے اخراجات ہیں اس طرح کے بڑے وسیع اخراجات ہوتے ہیں۔ پھر افریقہ ہے افریقہ کے 26 ممالک میں اس وقت 1287 لوکل معلمین کام کر رہے ہیں۔ دیہاتوں میں مساجد کی تعمیر کے ساتھ بعض مقامات پر معلمین کی رہائش کے لئے کمرے یا مکان بھی تعمیر کئے گئے۔ اور اس کے علاوہ جہاں تعمیر نہیں ہوتی معلمین کو ٹھہرانے کے لئے کیونکہ جیسا کہ میں نے کہا جماعتیں اگر قائم رکھنی ہیں پھر بہرحال معلمین بھیجنے پڑتے ہیں گو ان کی تعداد ابھی بہت کم ہے ہمیں بہت زیادہ معلمین چاہئیں لیکن بہرحال جس حد تک کیا جا سکتا ہے کوشش کی جا سکتی ہے کرنی چاہئے۔ تو جہاں مکان نہیں بن سکتے ابھی فوری طور پہ وہاں کرائے پر مکان لئے جاتے ہیں۔ اس وقت بھی افریقہ میں ہی مثلاً 372 ایسی جماعتیں ہیں جہاں کرائے پر مکان لے کر ان کو معلمین کو وہاں رکھا ہوا ہے۔ اس سال میں افریقہ میں 130 مساجد کی تکمیل ہوئی ہے۔ 47 مساجد اس وقت زیر تعمیر ہیں اور منصوبہ جو ہے ان کا بھی 95 مزید مساجد بنانے کا ہے اس سال میں ہی۔ پھر افریقہ کے اٹھارہ ممالک میں 82 مشن ہاؤسز کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے۔ تیرہ ممالک میں اکیس مشن ہاؤسز زیر تعمیر ہیں اور اس کے علاوہ بھی تعمیری منصوبے ہیں۔ افریقہ میں تربیت کے لئے نومبائعین کی تربیت کے لئے تربیتی کلاسز اور ریفریشر کورسز بھی ہوتے ہیں۔ تقریباً دو ہزار ایک سو چھپن مقامات پر سینتیس ہزار کے قریب تربیتی کلاسز اور ریفریشر کورسز مکمل کئے گئے اور تقریباً اس میں ایک لاکھ نومبائعین نے شرکت بھی کی۔ 1132 اماموں نے ٹریننگ لی۔ نومبائعین کی تعلیم و تربیت کے لئے اور ان کو نظام جماعت کا فعال حصہ بنانے کے لئے مختلف ممالک میں تعلیمی و تربیتی کلاسز اور ریفریشر کورسز منعقد کئے جاتے ہیں۔ بہت سارے شریف الطبع مساجد کے امام بھی بیعت کرتے ہیں احمدیت میں شامل ہوتے ہیں ان کی بھی نئے سرے سے تربیت کرنی پڑتی ہے صحیح اسلام کے بارے میں مسائل سکھانے پڑتے ہیں ان کی کلاسیں لگائی جاتی ہیں۔ وقف جدید میں شامل ہونے والے مخلصین کی تعداد 2010ء میں چھ لاکھ تھی۔ اب اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان شامل ہونے والوں کی تعداد بارہ لاکھ سے اوپر جا چکی ہے لیکن ابھی بھی بہت زیادہ گنجائش ہے۔ چند ایک واقعات بھی اس کے آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

تنزانیہ کے ہی ہمارے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک نومبائع خاتون صرف ایک ماہ پہلے انہوں نے بیعت کی تھی ایک گاؤں کی رہنے والی۔ ان کو جب وقف جدید کی برکات کے بارے میں بتایا گیا تو کہنے لگیں کہ اس وقت میرے پاس رقم تو نہیں ہے لیکن چونکہ چندہ کی ادائیگی کا سال ختم ہو رہا ہے میں چندے کی برکت سے محروم نہیں ہونا چاہتی تھوڑا سا انتظار کریں۔ چنانچہ وہ اپنے گھر گئیں وہاں سے انڈے لئے گھر میں انڈے پڑے ہوئے تھے وہ جا کے بازار میں بیچے اور دو ہزار شلنگ ان کی قیمت وصول ہوئی چندہ وقف جدید میں دے گئیں۔ اب یہ ایک مہینہ پہلے صرف احمدی ہوئیں اور اس کو یہ احساس ہوا اس خاتون کو کہ چندہ دینا ضروری ہے۔

پھر گیمبیا سے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ ایک دوست ہیں ایک گاؤں کے۔ ایک سال سے بیمار تھے اور بیماری کے دوران نہ چل سکتے تھے نہ پھر سکتے تھے نہ کوئی کام کر سکتے تھے اس وجہ سے مالی حالت بھی بہت زیادہ خراب تھی چنانچہ گزشتہ سال جب وقف جدید کی تحریک کی گئی تو ان کے پاس پانچ ڈلاسی تھے جو ان کو کسی نے صدقے کے طور پر دیئے تھے۔ وہ پانچ ڈلاسی انہوں نے وقف جدید میں ادا کر دیئے۔ کہتے ہیں کہ اللہ نے ایسا فضل کیا کہ جو شخص چلنے پھرنے سے قاصر تھا اب وہ ایسی برکت ڈالی اس کے کام میں کہ جانوروں کا ایک ریوڑ ان کے پاس ہے اور وہ کھیتی باڑی کرتے ہیں اور ان کا وہ کہتے ہیں کہ یہ سب جو اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا کہ میری فصلیں بھی اچھی ہونے لگ گئیں اور میرے پاس جانوروں کا بڑا ریوڑ آ گیا یہ سب چندے کی برکات ہیں۔

سیرالیون کی ایک احمدی خاتون ہیڈ مسٹرس ہیں پرائمری سکول کی۔ کہتی ہیں کہ مشنری صاحب نے چندے کی تحریک کی۔ میرے پاس رقم نہیں تھی پہلے میں دے چکی تھی۔ کہتی ہیں میرا ایک بھائی تھا جو بڑے عرصہ سے عیسائی ہو گیا تھا اور مجھ سے ناراض تھا کہ تم بھی عیسائی ہو جاؤ اور چھوڑ کے چلا گیا تھا۔ امریکہ چلا گیا تھا۔ کہتی ہیں مشکل سے چندہ تو ادا کر دیا حالات ایسے نہیں تھے ایک دن اس کا فون آیا اور اس نے کہا کہ تم ٹھیک ہے بیشک مسلمان رہو، احمدی رہو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن بہرحال مجھے تحریک ہوئی ہے کہ میں تمہاری مدد کروں اس لئے میں تمہیں ایک رقم بھیج رہا ہوں بڑی ایک رقم۔ چنانچہ اس نے رقم بھیجی۔ بھائی سے رابطہ بھی ہو گیا اور کشائش بھی پیدا ہو گئی۔

ہندوستان کے صوبہ اُڈیشہ کے ایک شخص قرضے میں ڈوبے ہوئے تھے اور اس کی وجہ سے لوگوں سے چھپتے پھر رہے تھے۔ چھپ چھپا کر اپنا وطن چھوڑ کے حیدر آباد چلے گئے۔ خیر جب ان کے بارے میں علم ہوا رابطہ ہوا مربی صاحب نے یا انسپکٹر صاحب نے ان کو چندے کی اہمیت بتائی۔ خیر انہوں نے کسی نہ کسی طرح اپنا چندہ ادا کر دیا اور جماعت سے رابطہ بھی رکھا۔ اس کے بعد کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایسی برکت عطا فرمائی کہ آمدنی پیدا ہونی شروع ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے سارے قرضے بھی اتار دیئے اور نہ صرف ان کے قرضے اتر گئے جس کی وجہ سے چھپتے پھرتے تھے بلکہ کہتے ہیں میں نے اپنا مکان بھی خرید لیا۔ اب انہوں نے اپنا وعدہ اس سے کئی گنا بڑھ کے لکھوا دیا۔ بنگال اور سکم کے انسپکٹر صاحب لکھتے ہیں کہ ڈارجلنگ جماعت کے ایک دوست دس سال قبل جماعت میں شامل ہوئے تھے۔ مالی قربانی میں

باقی صفحہ نمبر 21 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badr, at Fazle-Umar Printing Press Qadian, Harchowal Road Po. Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab, India.
And published at office of the Weekly Badr Moh- Ahmadiyya, Harchowal Road P.o Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor: Mansoor Ahmad